۵۷۸۶
حقیقت سیادت

۵۷۹:
اموی سیاست

حسینی مشن دارالتبلیغ کا
دوسرا جزو نمبر ۲

حقیقت اسلام
و مسیحیت

در مطبع نظامی واقع وکٹوریا اسٹریٹ لکھنؤ طبع شد

سادات بنی فاطمہ کے دوستدارو

جیسی زمانہ کی ضرورت ویسی ہماری خدمت ملاحظہ کرو

ایک اسلام میں، بجائے ایک دو زبردست مذہب سنی و شیعہ چار شریف قومیں سید شیخ مغل پٹھان اور بہت سے رذیل پیشے جا بجا نظر آتے ہیں اگر کچھ صرف آل رسول و اہلبیتؑ کے فدائی ہیں تو بہت سے چار یاری دم لگاتے ہیں ایسے خلط مبحث میں اس بات کی ناواقفوں کے سامنے خاص کر جتلانے کی سخت ضرورت ہوئی کہ وہ پہلے آل رسول و اہلبیتؑ کو جانیں کہ وہ کون ہیں اصحاب رسول کون تھے اور دونوں کو رسول سے کیا علاقہ تھا۔

( ) مسلمانوں کی چاروں شریف قوموں میں شیعہ مذہب کس قوم سے خاص ہے اور مذہب سنت والجماعت کس کس قوم اور رذیل پیشوں سے مخصوص ہے ان کی درمیانی گتھیاں ہر اک طالب حق پر عیاں ہو جائیں سب کے سامنے حق و باطل میں ایسی تمیز ہو جائے کہ وہ حق کو حق اور باطل کو باطل سمجھیں اسی قدر کافی ہے خواہ وہ اپنے باطل کو نہ چھوڑیں وہ بات دوسری ہے پس اے برادر ایمانی اپنے حسینی مشن کی ایسی مطبوعہ کتب کی جلد قدر کرو خریداری میں پس و پیش نہ کرو۔ تا مقدور بہت سے رسالے خرید کر اپنے پرایوں کو مفت بٹوا کے اپنے ائمہ کو خوش کرو۔

۱۵ جنوری ۱۹۳۲ء

معرفت اہلبیت و حقیقت سادات ایک نئی چیز ہے جلد منگا لیے۔ قیمت ۳ر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منصف اور حق پسندونکی خدمت میں واجبی عرض ہے

کہ اس کتاب کو از اول تا آخر عالی ہمتی سے تھوڑا سا وقت خدا کے واسطے نکال کر بغور ملاحظہ فرمائیں جو امر اپنے خلاف مزاج خلاف اعتقاد اس میں پائیں تو بلا اس کتاب کو نفرت سے نہ دیکھیں بغیر ختم کیے نہ چھوڑیں بلکہ بخوف خدا انصاف سے کام میں اُسکی تحقیق اُن کتابوں سے کریں کہ جنکے نام اسمیں درج ہیں جسقدر الزام دینا یا جسقدر بُرا کہنا ہو وہ ان کتابوں کے مصنف عالموں اور راویوں کو دیں کہ جنھوں نے اپنے مذہب اعتقاد کے خلاف مُضر باتیں اور اہلبیت کی اطاعت و خلافت ثابت کرنیوالی مفید باتیں دونوں اپنی کتابوں میں درج کردی ہیں جن سے خدا سے ڈر کر انجام کے درست کرنے والے بحسب مرضی خدا اور رسول اہلبیت کے صراط مستقیم کو حاصل کر لیتے اور کورانہ تقلید کرنے والے حق و انصاف کو بالائے طاق رکھ کر اپنے آبائی اعتقاد پر بدستور جمے رہنے کو برحق اور عین مرضی خدا و رسول جانتے ہیں۔

ہم اپنے ناواقف ناداں بھائیوں کے سامنے موافق اور مخالف ہر دو مضامین اسلئے خدا سے ڈر کر ظاہر کرتے ہیں کہ ہمارے ناواقف بھائی اچھی بُری باتوں سے واقف ہو کر راہ صواب حاصل کرنے کی بابت ذاتی رائے لگانے کی جرات کر سکیں اور آبائی کفر کی برائیاں چھوڑنے اور اسلام کی اچھائیاں معلوم کر کے اختیار کرنے پر اصحاب رسول کی طرح ہمت کر سکیں نجات کی خاطر تبادلہ خیالات کو کتابوں سے مذہبی تحقیقات کو عیب نہ سمجھیں۔ آپس میں نفرت بغض و عداوت اور اذیت رسانی سے بچیں ہر شخص اپنا اعتقاد و عمل لے کر اپنی قبر میں سووے گا۔ اور بعد خدا و رسول علی کی محبت امامت کا سوال حسن حسین و دیگر امہ کے سب مردوں سے ہو گا جو کوئی خلافت امامت کا قائل نہیں تو وہ ہرگز نہ بخشا جائے گا اگر اسکے جنازہ کو ہزاروں نے مل کر دفن کیا ہو اور جو رسول کے اہلبیت کی خاندانی خلافت امامت پر مرا ہے اسکے جنازہ کو غسل و کفن نہ ملے۔ نماز یا کہ قبر بھی میسر نہ ہو تو یہ اوپری باتیں اسکے نجات اور مغفرت حاصل کرنے میں ضرر نہ پہنچائیں گی۔

حصہ اول

حقیقت سادات و معرفت اہلبیت

از کتب اہلسنت

(۱) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ارشاد رسول ہے کہ ہر کام سے پہلے بسم اللہ کہو۔ تو کام پورا ہوگا اور نہ کہو گے تو کام خراب ہو جائے گا چونکہ بسم اللہ دنیا کے تمام جائز و حلال کاموں کو فتح اور کامیاب کرنے کا باعث اور قرآن کی سورہ توبہ چھوڑ ہر آیت پڑھنے اور اُسکے کھولنے کی کنجی ہے یا کہ کاموں کے فتح کرنے کا باب ہے تو حضرت علیؑ کا ابن عباس ایسے جلیل القدر صحابی رسول سے ایک رات کو بسم اللہ کی تفسیر صبح تک بیان کرتے ہوئے یہ فرمانا کہ دیکھو ابن عباس جسقدر ریاضتیں دُنیا بھر کی قرآن میں ہیں وہ سب سورہ فاتحہ یعنی سورہ حمد میں ہیں اور جو کچھ سورہ فاتحہ میں ہے وہ بسم اللہ میں ہے اور جو بسم اللہ میں ہے وہ بائے بسم اللہ میں ہے اور جو بائے بسم اللہ میں ہے وہ اُس نقطہ میں ہے کہ جو ب کے نیچے دیا جاتا ہے اور وہ نقطہ میں ہوں۔ جسکے مطالب ایک دو نہیں پچاسوں ایسے نکلتے ہیں کہ جن سے بعد خدا و رسول فقط علیؑ کی واحد ذات ایسی دکھائی کہ جو قرآن یا کہ تمام دنیا کے کروروں مقاصد و مطالب و تمناؤں کا مرجع و نتیجہ یا مبدا و منتہی ہوگی جیسے دریائے علم قرآنی و علم لدنی علیؑ جیسے کوزہ یا نقطہ میں سما دیا گیا ہو ادھر تو خود حضرت علیؑ اپنے قول سے

ثابت کر دکھاتے ہیں کہ جس طرح خدا کے نام بسم اللہ سے سارے کام کھلتے آسان ہوتے ہیں اسی طرح میرے نام علی سے جو خدا کا نام ہے زبان پر جاری کرنے یا کہ معرفت علی حاصل کرنے سے ہر مخلوق کے مقاصد حل ہو جاتے ہیں جس طرح ہر حرف کی تمیز نقطہ سے ہوتی ہے تو مجھ سے بھی حق و باطل میں دنیا کو تمیز ہو گی اور نقطہ کے بغیر ذرا سا لفظ کا ایک حرف بھی نہیں بن سکتا تو پورا اسم نہیں بن سکتا پس آپ کا مطلب یہ ہے کہ تمام زمین و آسمان کے بننے بگڑنے حرکت و سکون کا کھیل اور تماشہ تو میرے نقطہ اور ایک نکتہ پر ہے۔ تمام مخلوقات عرش و فرش کے حالات مجھ سے پوچھ لو۔ یہ کیفیت مختصر تو بسم اللہ اور نقطہ بسم اللہ کی بیان ہوئی اور ادھر رسولؐ نے بھی علیؑ کو دروازہ اور اپنے آپ کو شہر علم فرمایا ہے تو اے مسلمانو تمام دنیا کے لوگو جس شہر کا دروازہ ایسا ہو جس کا مختصر بیان صرف ب کے نقطہ سے ہوا ہے تو بتاؤ اس شہر کے کیا صفات ہونگے۔

پس علیؑ جیسے نقطہ کی معرفت و اطاعت پر خدا و رسول اور قرآن و احادیث کی معرفت و اطاعت کل عالم کی حقیقت کا مدار ہے جس شہر کے دروازہ کی یہ رفعت ہو کہ قلعہ نبوت کا باب بنا دیا جائے تو شہر و قلعہ نبوت کے علم کی وسعت کا اندازہ تو خدا ہی کر سکتا ہے۔ مبارک ہیں وہ لوگ کہ جو نالیوں پر نالوں کو یا کہ دیوار پھاندنے خود ساختہ سیڑھیاں یا کہ نئے نئے دروازے لگا لگا کر شہر میں بغیر مرضی بغیر قاعدہ گھس جانے کو چھوڑ کر علیؑ جیسے لب کھلے دروازہ سے بلحاظ رسول کی قدم بوسی کریں۔ ورنہ بغیر علیؑ جیسے دروازہ کے مذکورہ بالا صورتوں سے شہر میں گھسنے والا ضرور مجرم خدا اور رسول ہو جائے گا۔

(۲) سورہ الحمد میں۔

اھدنا الصراط المستقیم ۰ سے محمدؐ و آل محمدؐ کا طریقہ مراد ہے جسکو امام ثعلبی نے اپنی تفسیر معالم التنزیل میں مسلم ابن حیان سے زبانی ابوہریرہ روایت کی ہے۔ (معالم التنزیل اور دو النص الجلی) پھر صراط الذین انعمت علیھم راستہ (طریقہ) ان کا کہ جن پر تو نے اپنی نعمت نازل کی ہے جن سے محمدؐ و آل محمدؐ مراد ہیں اور انعمت علیکم نعمتی سے خدا نے تصدیق کی ہے۔

(۳) قال ھذا صراط علی مستقیم ۰ کہا اللہ نے (شیطان) کہ یہ سیدھا راستہ ہے کہ جو مجھ تک پہونچتا ہے۔ یہ علیؑ کا راستہ سیدھا ہے۔ مناقب خوارزمی میں حضرت خواجہ حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ وہ اس آیت کو صراط علیٍ مستقیم پڑھتے تھے اور اسمیں لکھتے ہیں کہ یہاں علیؑ کا سیدھا راستہ مراد ہے۔ تفسیر درمنثور جلد ۳ مطبوعہ مصر میں علامہ سیوطی نے رسول سے روایت کی آپ نے فرمایا کہ جسطرح انبیا کے وارث خدا کی کتاب میں اور نبی کی حدیث کے ہوتے آئے ہیں ایسے ہی تم میرے وارث ہو خدا کی کتاب اور میری احادیث کے۔ تم میرے بھائی میرے قصر جنت میں میرے ہمراہ رہوگے۔

(۴) ان اللہ اصطفٰی اٰدم و نوحا و اٰل ابراھیم و اٰل عمران علی العٰلمین ۰ علامہ ثعلبی اپنی تفسیر میں اعمش سے اور وہ ابن وائل سے ناقل ہیں کہ ابن مسعود کے کلام مجید میں آل عمران کے بعد و آل محمد علی العالمین موجود تھا (نص جلی)

(۵) آل لیسین یا آل محمد آل رسول اہلبیت ہیں

پارہ پنجم سورہ والصافات میں خدا سلام علی آل یسین کہکر آل محمد آل رسول یعنے اہلبیت سادات پر سلام بھیجتا ہے۔

امام رازی اپنی تفسیر میں اور کلبی اور فضل ابن زور بہان اپنی کتاب میں آل لیسین سے مراد آل محمد روایت کرتے ہیں کیونکہ لیسین محمد کا نام ہے اسپر سب کا اتفاق ہے۔

اور سات قاریوں میں سے ابن عامر۔ نافع یعقوب کی قرات میں بجائے الیاسین کے ال یٰسین پڑھا ہے اسکی تائید میں وہ روایتیں ہیں جنکو ابن حاتم نے۔ طبرانی نے اور ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ آل لیسین آل محمد ہی ہیں۔ (دیکھو تفسیر درمنثور علامہ سیوطی جلد ۵ صفحہ ۲۸۶ سطر ۳۶ مطبوعہ مصر۔

کتاب اہلسنت کنوز الحقائق میں بحوالہ طبرانی یہ روایت ہے کہ رسول نے فرمایا اہلبیت سے۔

اصبروا آل یٰسین فان موعدکم الجنة۔ کہ اے آل لیسین تم اپنی اذیتوں پر صبر کرو کیونکہ تمہارا وعدہ گاہ جنت ہے۔

(۶) کتاب حسن الانتخاب کے صفحہ ۱۶ میں ہے حضرت فاطمہ کی اولاد وابناء سے حضرت کی کہی جاتی ہے خود رسول نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ ہر نبی کی ذریت اسکے صلب میں خدا نے قرار دی اور میری اولاد علی م کے صلب میں قرار دی یہ خصوصیت صرف حضرت فاطمہ کی اولاد کے لیے ہے اور کسی صاحبزادی

کے لیے ہیں الخزن الوید ال محمد (اسعاف الراغبین وصواعق محرقہ)۔
(۵) اہلبیت میں سے بارہ اماموں کی امامت منصوصہ ہے (از بخاری و مسلم)
(۶) اور اخطب خوارزمی کے مناقب میں اور سید علی ہمدانی کی کتاب مودۃ القربیٰ
میں سلمان فارسی سے روایت ہے کہ میں حضرت کی خدمت میں گیا دیکھا تو
کہ حضرت کے زانو پر حسینؑ بیٹھے ہیں اور آپ انکی آنکھوں کو منہ کو چومتے
جاتے تھے اور فرماتے تھے کہ اے حسینؑ تو سید ہے اور سید کا بیٹا ہے۔
اور تو امام ہے اور امام کا بیٹا ہے تو حجت ہے اور حجت کا بیٹا ہے اور تو
نو حجتوں کا باپ ہے نواں ان کا قائم آل محمد ہے یعنی مہدیؑ ہے اور
ابن عباس سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ میں اور علیؑ اور حسنؑ
اور نو شخص اولاد حسینؑ سے معصوم ہونگے۔ اور یہ فرمایا کہ اولنا محمد
و آخرنا محمد و اوسطنا محمد و کلنا محمد قائم بالقسط والعدل
نوٹ: جبکہ بسم اللہ کے ب کے نقطہ کو علیؑ نے بتا دیا کہ میں ہوں بغیر میرے
پہچانے کسی کلام کی ابتدا درست نہیں ہو سکتی ادھر رسولؐ نے علیؑ کو اپنے
شہر علم کا دروازہ بنا کر علانیہ بتا دیا کہ جو شخص مجھ سے ملے علیؑ جیسے دروازے
کے ذریعہ سے مجھ سے مل سکتا ہے۔ بعینہ پھاڑ کے یا دیوار پھاند کر یا کوئی
اپنی لمبی سیڑھیاں لگا کر میرے پاس نہ آئے ورنہ وہ سرکار الٰہی کی تعزیرات
دفعہ میں کا کوئی مجرم ہو کر گرفتار ہو جائے گا۔ یعنی سورہ الحمد کی آیت اہدنا
الصراط المستقیم سے مراد طریقہ آل محمدؐ پر قائم رہنے کی پانچوں وقت دعا مانگنے
سے اور آل یٰسین سے آل محمدؐ اور فاطمہؑ و علیؑ کی اولاد حسنؑ حسینؑ اور ان کی معصوم

اولاد و باقی ائمہ رسول اللہ کی اولاد کی جانے اور امامت و خلافت بقول
رسول اور آیات سے بارہ اماموں میں منحصر ہونے ائمہ معصوم اور حجت خدا
ثابت ہوسکے اور یہ کہ امام محمد مہدی سب محمد ہیں ایک ذات صفات
کے اعتبارات ختم ہو گئے ہیں۔ ایک منصف مزاج پر علانیہ روشن ہوسکتا ہے
کہ حق خلافت و حکومت کے لیے صرف اہلبیت ہی تھے اور وہی
امامت کے عہدے کے لیے خاص کر دنیا میں پیدا کیے گئے تھے اور انہی
تبلیغ ہدایت جاری رکھنے کو قوم بعد رسول خدا نے لیا اور تاقیامت
ایسا رہے گا۔

اور باقی صحابہ کی امامت حکومت خلافت طریقہ عبادت اور اسکے
احکام و اعمال فقط ان کی ذاتی رائے ہے کہ جن کی تقرری میں اور خلافت
کے باب اصول پر باقی رہے اور دیگر احکام اسلام اصول و فروعات کے
جاری کرنے میں بڑا اختلاف ہوتا آیا اور مذہب کی ایجادات پر ایجادات ہوتی
آئیں اور تاقیامت ہر ایک کے اعتقادات ایجادات ہوتے رہیں گے۔

(۹) جناب امیر کے القاب و آداب جناب امیر کے القاب بہت زیادہ
ہیں منجملہ ان کے۔ امیر المومنین۔ امام المتقین مولی المومنین سید المسلمین [illegible]
سید المومنین سید العرب سید فی الدنیا و الآخرہ۔ یعسوب الدین
و المومنین خاتم الوصیین خیر الوصیین امام الاولیا صدیق اکبر فاروق
اعظم۔ امام البررہ قاتل الفجرہ۔ صاحب الرایہ العظیم الحمد۔ اسد اللہ حجۃ اللہ
سیف اللہ ولی اللہ صفوۃ اللہ خلیفۃ الرسول۔ شیخ المہاجرین و الانصار

قسیم الجنۃ والنار۔ وارث الرسول۔ وزیر رسول اللہ۔ خیر البشر بعد النبیین
وارث علم الانبیاء۔ قتال اہل الفتنۃ۔ قتیل جیسے یعسوب الامۃ۔

نوٹ صرف جناب امیرؑ کے نام القاب خطابات سرکار اللہ اور نبی سے
ثبوت سے زیادہ ہیں جو کہ علاوہ شیعہ کے سُنّی و شیعہ کتب میں موجود ہیں۔ اہلسنت
کی مروجہ عام کی کتابوں میں ارجح المطالب مولفہ عبید اللہ امرتسری
یا احسن الانتخاب مولفہ پیر محمد علی حیدر صاحب مکاکوری کے صفحہ ۴۲ و
۴۵ میں ملاحظہ کر لیجیے یوں اکثر نام تو مسلمانوں کی زبان پر بھی جاری
رہتے ہیں۔

القاب و خطاب سرکار عالیہ سے انہی کو ملتے ہیں کہ جو اپنے تمام امتحانات
میں کامیاب ہو کر خود کو کسی حکومت کے لیے اہل ثابت کر چکا ہو۔ ہر کس
و ناکس کو خواہ مخواہ خطاب نہیں ملا کرتے۔

سرکار سے جس جس کو جو عہدے اور خطابات ملتے ہیں تو وہ کیا بیکار
دیئے جاتے ہیں کیا وہ اپنے عہدے پر تعینات ہو کر اپنے برابر والوں سے
افضل اور اپنے ماتحتوں پر حکمرانی نہیں کیا کرتے۔

جبکہ دُنیا کے چھوٹے بڑے بادشاہوں کے عطا کیے ہوئے خطابات ان کے
عہدہ داروں کے لیے بیکار ثابت نہیں ہوتے بلکہ وہ اپنے خطابات کے
حکمرانی کیا کرتے ہیں تو حضرت علیؑ کے جملہ خطابات عطیہ کردگار جن سے
اصحاب کیا تمام دین و دنیا کی چیزوں کے حاکم ہو جاتے ایک تھا رسول کے
بعد مسلمانوں کے نزدیک کیوں بیکار بے قدر کر دیئے گئے ہیں تعجب

اور وہ باقی آلِ رسول اللہ کی اولاد کہی جانے اور امامت و خلافت اقوال رسول اور آیات سے بارہ اماموں میں منحصر ہونے انکے معصوم اور حجت خدا ثابت ہونے اور ہر ایک امام متحد ہونے کے سبب محمد ہو کر ایک ذات و صفات کے اعتبار سے متحد ہونے سے ہر ایک منصف مزاج پر حاکمانہ روشن ہو سکتا ہے کہ حق خلافت و حکومت کے لیے صرف اہلبیت ہی زیبا تھے اور وہی پاک نبوت و امامت کے عہدے کے لیے خاص کر دنیا میں پیدا کیے گئے تھے مگر ان سے تبلیغ ہدایت محمدی جاری رکھنے کا کام بعد رسول خدا نے لیا اور تا قیامت لیتا رہے گا۔

اور باقی صحابہ کی اطاعت حکومت خلافت و طریقہ عبادات اور ان کے احکام و اعمال فقط ان کی ذاتی رائے پر تھو کہ جنکی تفرقہ میں اور خلافت کے ایک اصول پر باقی رہنے اور دیگر احکام اسلام اصول و فروعات کے جاری کرنے میں بڑا اختلاف ہوتا آیا اور مذہب کی ایجادات پر ایجادات ہوتی آئیں اور تا قیامت ہر طرح کے اعتقادات ایجادات ہوتے رہینگے۔

(۸) جناب امیر کے القاب آداب | جناب امیر کے القاب جو بہت زیادہ ہیں مشہور انکے امیرالمومنین۔ امام المتقین مولی المومنین سید المسلمین سید الصادقین سید المومنین سید العرب سید ولی الدنیا والآخرہ۔ یعسوب الدین والمومنین خاتم الوصیین خیر الوصیین امام الاولیا صدیق اکبر فاروق اعظم۔ امام البررہ قاتل الفجرہ۔ صاحب الرایہ العظیم الحمد۔ اسد اللہ حجۃ اللہ سیف اللہ ولی اللہ۔ صفوۃ اللہ۔ خلیفۃ الرسول شیخ المہاجرین والانصار۔

تفسیر الجنۃ والنار - وقائع الرسول تذکرہ رسول اللہ خیر البشر مصالح المومنین
باب الجنۃ الیا - کتاب اہل السنۃ بشیل ہے یعقوب الرحمہ

نوٹ صرف جناب امیرؑ کے نام القاب خطابات سرکار خداوندی سے
ثابت زیادہ ہیں جو کہ فضیلت حضرت سنی وشیعہ کتب میں موجود ہیں اہلسنت
کی مروجہ حال کی کتابوں میں ارجح المطالب مولفہ عبید اللہ امرتسری یا
یا احسن الانتخاب مولفہ پیر محمد علی حیدر صاحب کاکوری کے صفحہ ۴۴ و
۴۵ میں ملاحظہ کریجیے یوں اکثر نام تو مسلمانوں کی زبان پر بھی جاری
رہتے ہیں۔

القاب وخطاب سرکار عالیہ سے اسی کو ملتے ہیں کہ جو اپنے تمام امتحانوں میں کامیاب ہوکر خود کو کسی حکومت کے لیے اہل ثابت کر چکا ہو ہر کس و ناکس کو خواہ مخواہ خطاب نہیں ملا کرتے۔

سرکار سے جس جس کو جو عہدے اور خطابات ملتے ہیں تو وہ کیا بیکار دیے جاتے ہیں کیا وہ اپنے عہدے پر تعینات ہو کر اپنے برابر والوں سے افضل اور اپنے ماتحتوں پر حکمرانی نہیں کیا کرتے۔

جبکہ دُنیا کے چھوٹے بڑے بادشاہوں کے عطا کیے ہوئے خطابات انکے عہدہ داروں کے لیے بیکار ثابت نہیں ہوتے بلکہ وہ اپنے خطابات سے حکمرانی کیا کرتے ہیں تو حضرت علیؑ کے جملہ خطابات عطیہ کردگار جن سے وہ صحابہ کیا تمام دین و دنیا کی چیزوں کے حاکم مختار اور مختار مقرر کیے گئے مسلمانوں کے نزدیک کیوں بیکار سب معطل کر دیے گئے اگر کوئی یہ

ان کی نفی اور خلفا کے جملہ صفات کا لحاظ۔ تمام دیوتاؤں کی حکومت اور
نفاذ کو باطل کرنے کے لیے ہیں یا کہ رسول اور دیگر انبیا کے مخصوص
صفات تو خلفا کے خود ساختہ پیشواؤں کو باطل کرنے کے لیے موجود کیے گئے
ہیں یعنی انھیں میں مسلمانوں کے نزدیک واجب الاطاعت ہیں تو پھر ہوا
کہ یہ طلب کر کے رسول کا حضرت علی کو امیر المومنین امام المتقین مولی المومنین
سید المسلمین سید الصادقین یعسوب الدین یعسوب الایمان صاحب الرایہ
حجۃ اللہ۔ ولی اللہ سید العرب و نجم وارث رسول خلیفۃ الرسول۔
وصی رسول۔ امام البررہ۔ قاتل الکفرہ۔ شیخ المہاجرین والانصار۔
صدیق اکبر فاروق اعظم۔ سید فی الدنیا والآخرہ وغیرہ وغیرہ القاب
آداب عطا کرنا اور اہلبیت کی ہر طرح طرح سے فضائل و مناقب
اور انکے ساتھ انکی وہ خصوصیت جتانا یعنی اہل بیت کو انکی اطاعت
قرار دینا مسلمانوں کو بتا دینا کر دینا چاہیے اور علی کو خلفاء القاب
خطابات ہی سے بعد رسول بلافصل خلیفۃ المسلمین واجب الاطاعت
ماننا چاہیے۔ یہی خطابات حضرت علی کے خلیفہ بلافصل امیر المومنین ہونے
کی ایسی زبردست مستحکم دلیلیں ہیں کہ جنھوں نے اپنے مقابل انکے اہلبیت
کے مقابل تمام خلفا کے جملہ معتقدین کے اعتقادات و اعمال کو بیکار کر کے
انکی خلافتوں کو ناجائز کر دیا ہے یوں لوگ اپنے اعتقاد کی طرف میں باطل باتوں
کو پوشیدہ رکھیں اور علی و حسنین کے مقابل تمام خلفا کو مانتے رہیں
تو وہ بیشک خدا و رسول کے باغی ہیں کہ اتنی ثابت ہو گیا ہے۔

(۹) علی کے فضائل کا احاطہ ممکن نہیں | بہت سی کتابوں کے علاوہ
مسند الفردوس دیلمی - کفایۃ الطالب - ارجح المطالب امرتسری عبید اللہ
امرتسری - اور حسن الانتخاب کے صفحہ ۲۲ میں مشہور روایت حضرت ابن
عباس سے ہے۔

قال رسول الله لو كان البحر مداداً والاشجار قلاماً والانس حساباً والجن كتاباً ما احصوا فضائلك يا ابا الحسن.	رسول اللہ نے فرمایا کہ اگر تمام دریا سیاہی بن جائیں تمام درخت قلم بن جائیں تمام انسان لکھیں تمام جن حساب کریں تو اے ابوالحسن تیرے فضائل کا احاطہ نہیں کر سکتے۔

نوٹ حضرت ابن عباس کی روایت سے رسول کا یہ ارشاد کہ اے علی تیرے فضائل کا احاطہ مخلوقات کی طاقت سے باہر ہے مذکورہ کتب کے علاوہ بہت سی کتابوں میں صحیح ملے گا تو صحابہ کا کیا ذکر جنکے ایمان ہی کا پتہ نہیں ہم انبیا و ملائکہ سے افضل ثابت کرتے ہیں۔ پھر جو شخص علی کو رسول کا خلیفہ بلا فصل تسلیم کرنے کے بجائے صحابہ کو افضل سمجھ کر خلیفہ رسول مانے گا اس کا حشر کہاں ہوگا۔

(۱۰) آیہ وانذر عشیرتک الاقربین نازل ہونے پر سرداران عرب کے سامنے علی کو کہا کہ تو میرا وصی وارث اور خلیفہ ہے۔

تاریخ طبری - مسند احمد بن حنبل - تفسیر معالم التنزیل

(۱۱) پارہ پچیس سورہ زخرف کی آٹھویں آیت وانہ لعلم للساعۃ یعنے بلاشک وہ یعنی علی یا ان کی اولاد میں امام مہدی کی ایک روشن دلیل ہیں۔

ابن مغازلی مالکی فقیہ مذہب شافعی نے مناقب میں اپنے اسناد کے ساتھ جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ یہ آیت یوں نازل ہوئی تھی اِنَّ عَلِیًّا لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَۃِ یعنی یقیناً علی قیامت کی ایک روشن دلیل ہے۔ اور علامہ ابن حجر نے صواعق محرقہ میں اور صباغ مالکی نے فصول المہمہ میں اور علامہ شبلنجی نے ذخائر میں روایت کی ہے کہ یہ آیت امام مہدی آخر الزمان کے بارے میں نازل ہوئی۔

(۲) علامہ ابن حجر نے صواعق محرقہ میں اور امام احمد حنبل نے آلِ محمد سے بیان کیا ہے کہ ایک واقعہ کے سلسلے میں آپؐ نے علیؑ سے خطاب کرکے مجمع کے سامنے فرمایا کہ اے علیؑ تمہاری مثال عیسیٰ کی طرح ہے کہ جس طرح عیسیٰ کی دوستی میں انکو خدا کا بیٹا کہنے والے اور عیسیٰ سے عداوت کرنے والے دونوں گروہ ہلاک ہوئے ایسے ہی تیری دوستی میں خدا کہنے والے اور تجھ سے عداوت رکھنے والے دونوں ہلاک ہیں۔

(۳) شاذان نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ حضرت کی حدیث ستفترق امتی علی ثلث وسبعین فرقۃ کلھا فی النار الا واحدۃ کہ میری امت میں تہتر فرقے ہونگے ان میں سے ایک جنتی باقی سب ناری ہے۔ اور جنتی وہ لوگ ہیں کہ جنکے بارے میں خدا نے

وممن خلقنا امۃ یھدون بالحق وبہ یعدلون ۞ اور ہماری مخلوقات میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں کہ جو دین حق کی ہدایت کرتے ہیں اور حق فیصلہ کرتے ہیں۔

وہ لوگ میں اور میرے شیعہ ہیں (دیکھو یہی کتاب علامہ ابن مردویہ میں)۔

عہدِ الست اور حضرت علیؑ کی ولایت

(۱۳) عالمِ الست میں علیؑ فقط مسلمانوں کے نہیں تمام انبیاء و ملائکہ و غیرہ کل مخلوقات کے امیر و حاکم ہو چکے

دیکھو کتاب فردوس الاخبار باب ۴۳ - (ارجحی میں ہے کہ

خدا نے عالمِ الست یا عالمِ ارواح میں انبیاء و ملائکہ اور تمام انسانوں کی روحوں سے اپنی وحدانیت رسولؐ کی نبوت اور علیؑ کی امارت کا اقرار لیا - عربی عبارت مع ترجمہ یہ ہے -

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لو یعلم الناس متی سُمّی علی امیر المومنین ما انکروا فضلہ - سُمّی امیر المومنین و آدم بین الروح والجسد - قال عزوجل: و اذا اخذ ربک من بنی آدم من ظہورہم ذریتہم و اشہدہم علی انفسہم الست بربکم قالوا بلیٰ - فقالت الملائکۃ بلیٰ فقال اللہ تعالیٰ انا ربکم و محمد نبیکم و علی امیرکم -

فرمایا رسولؐ نے اگر لوگ جانتے کہ علیؑ کا نام امیر المومنین کب رکھا گیا تو اس کی فضیلت سے انکار نہ کرتے - علی امیر المومنینؑ اس وقت سے کہلائے کہ جب آدمؑ کا جسد و روح درست ہوا تھا - جیسا کہ خدا عالمِ الست کے وقت میں فرماتا ہے: و اذا اخذ ربک سے آخر آیۃ غافلین تک - یعنی اے رسولؐ تم یاد دلاؤ کہ جب تمہارے پروردگار نے آدمؑ کی اولاد سے یعنی ان کی پشتوں سے باہر نکالکر ان کی اولاد سے خود ان کے مقابلے میں اقرار کرا لیا تو اس وقت ان سے پوچھا تھا

کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں - تو سب کے سب بولے ہاں سب اسکے گواہ ہیں - یہ اقرار اسلئے لیا تھا کہ ایسا نہ ہو کہ کہیں تم قیامت کے دن بول اٹھو کہ ہم تو اس سے بالکل بے خبر تھے (ترجمہ پورا ہوا)

آیت ۵۵ پارہ ۶ سورہ مائدہ رکوع ۸ تو تفسیر [illegible] سے یہی قول [illegible]

علمائے عظام کرتے ہیں [illegible] آیا۔

قال اللہ تعالیٰ انا یکمل حسن [illegible] نبیکم و علی امیرکم فتابوا

[illegible] اللہ [illegible] تمہارا [illegible] تمہارا نبی ہے [illegible] اور علی امیر [illegible] امیر [illegible] ہیں۔

بلی - [illegible] یا ہے [illegible] [illegible] ان [illegible]

[illegible] نظام [illegible] کی پیچان [illegible] تو اسکا [illegible]

(۴) یا ایھا الذین امنوا اطیعو اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم ؕ

اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور [illegible] رسول اور اولی الامر کی اطاعت کرو [illegible] اولی الامر اہلبیت ہیں۔

(۵) انما ولیکم اللہ و الرسول والذین یقیمون الصلوٰۃ و یؤتون الزکوٰۃ وھم راکعون ؕ

بس تمہارا ولی اللہ ہے اور اسکا رسول [illegible] اور وہ جو نماز کو قائم کرتا اور بحالت رکوع زکوٰۃ دیتا ہے وہ تمہارا ولی ہے

(۶) رب ھب لی حکما و الحقنی بالصالحین و اجعل لی لسان صدق فی الاخرین ؕ

[illegible] حکم [illegible] اور مجھکو نیکوں میں شامل کر اور آنے والی نسل میں میرا ذکر خیر قائم رکھ۔

یہ دعا حضرت ابراہیم نے [illegible] ابن مردویہ نے [illegible] کی ہے کہ لسان صدق سے مراد علی ہیں کہ جب علی کی ولایت حضرت ابراہیم کے سامنے پیش کی گئی تو آپ نے یہ فرمایا اللھم اجعل فی ذریتی - خدایا تو اسکو میری ذریت سے کر خدا نے یہ دعا قبول کی اور ابراہیم کی [illegible]

علیؑ کی صورت میں ظاہر ہو کر قبول ہو گئی۔

(۱۴) [illegible] ووهبنا لهم من رحمتنا وجعلنا لهم لسان صدق عليا

يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله وكونوا مع الصادقين ۔

ابن عباس سے روایت ہے کہ صادقین سے علیؑ ہیں اور جعفر بن محمدؑ سے روایت ہے کہ مراد محمدؐ و علیؑ یا محمدؐ و آل محمدؐ ہیں۔

حلیۃ الاولیاء از حافظ ابو نعیم، تفسیر ثعلبی، تذکرۃ خواص الامۃ ابن جوزی، ینابیع المودۃ

(۱۵) علیؑ کی یہ چند باتیں کو مستحکم ہیں اور جملہ خلفاء کو باطل ثابت کر رہی ہیں

جناب امیرؑ نے جب عبدالرحمن بن عوف نے عثمان کے ہاتھ پر بیعت کی تو اسوقت حاضرین کو متوجہ کر کے ایک خطبہ پڑھا جس میں لوگوں کو اپنے فضائل کی احادیث کی جانب یاد دلائی کہ کوئی تم میں ایسا ہے کہ جسکے بارے میں رسول اللہ نے فرمایا انت اخی فی الدنیا والآخرۃ۔ (۲) من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔ (۳) انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی (۴) پھر سورۂ برات لیجانے کا امین قرار دے کر الفاظ بجز میرے اور کسی کے حق میں ارشاد فرمائے لا یؤدی عنی الا انا او رجل منی من اہل بیتی و عترتی۔ (۵) بجز تمام لڑائیوں میں حضرت نے میرے اوپر کبھی کسی کو امیر کیا ہے۔ اور مجھکو سب پر امیر بنایا ہے (۶) اور انا مدینۃ العلم و علی بابہا رسول نے میرے لیے ارشاد نہیں کیا (۷) پھر تم یہ نہیں جانتے کہ جب اکثر صحابی رسول کو دشمنوں کے خطرہ میں چھوڑ کر میدان جنگ سے بھاگ گئے تو میں ثابت قدم رہا سب نے کہا سچ ہے

(۸) سب سے پہلے اسلام کون لایا (۹) اور نماز کس نے پہلے پڑھی (۱۰) کون سب سے زیادہ آنحضرت کا قریب ہے (از احسن الانتخاب کا کوری شریف)

نوٹ | اتنا تو عرض ہے کہ کہ مسلمہ یہ دس باتیں تمام صحابہ اور دنیا کے لوگوں کے سامنے ایسی اٹل چٹانیں ہیں کہ کسی طاقت سے اپنی جگہ سے نہیں ہٹ سکتیں اور اول و آخر انہیں فضائل کل خود رسول مدد سے یافتہ خلافتوں کو باطل کئے ہوئے ہیں۔ لا شک ہمارے برادران اسلام اگر معتقدین علیؑ کو ان باتوں کے مفصل ثبوت لئے سے برا کہتے ہیں تو خود علیؑ کے اس قول سے جسکو حضرت عثمان کے ہاتھ پر بیعت کرتے وقت فرما کر سب کو لاجواب کر دیا تھا اس قائل ہو جائیں کہ جو حاضرین تھے انہیں مذکورہ فضائل سے ابو بکر کی بیعت کرنے پر لاجواب کرکے بغیر بیعت ابو بکر کے وہاں سے اٹھ کھڑے ہونے سے کسی لا اعیان حاصل کریں۔

سچ فرمایئے کہ جب احادیث جو کہ خود علیؑ نے مجمع کے سامنے دہرائیں مسلمانوں نے ان سب کو مان کر حضرت علیؑ و فاطمہؑ کو حقیر و ذلیل نہیں کیا بلکہ خود عمل نہ کر کے خدا اور رسول کی ذلت توہین کے باعث ہوئے۔

علیؑ پر ملک مقرب پیغمبر مرسل کا یا بعضوں کو خدا کا گمان ہونا اور صرف انکے معجزنما کمالات سے انکی خلافت و نیابت رسول پر راہب کا ایمان لانا	(از احسن الانتخاب کے صفحہ ۶ سطر ۱۱ ترجمہ از روضۃ الشہدا و روضۃ الصفا و شواہد النبوۃ۔ اثنائے سفر میں جب لشکر پیاسا ہوا تو آپ نے ایک دیر کے راہب سے پانی کا پتہ پوچھا وہ لاعلمی ظاہر کرتا رہا

آپ نے ایک جگہ کھودنے کا حکم دیا۔ تو پتھر نکلا جسکو کوئی اٹھا نہ سکا پھر آپ نے

وقت جب ریتی اکھڑ گیا اور چشمہ پایا سے پانی پیا اور بھر لیا پھر آپ نے خود پتھر
کو اپنی جگہ رکھ دیا اور پانی سے منع کیا۔

پھر اس راہب نے عرض کیا کہ آپ پیغمبر ہیں یا فرشتہ مقرب
نے کہا نہ میں پیغمبر ہوں بلکہ وصی پیغمبر رسول اللہ صلعم کا ہوں اور اس نے کہا پھر آپ
ہی حضرت ایک مرتبہ عبادت کے زمانہ میں جب کہ ایک راہب آپ کی خدمت میں
آیا اس پر تحقیق سے آگاہ کیا مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ جب کہ وہ خدا نے حضرت
اس لڑکے نے کہا اطاعت کا میں نے ...
کی خدمت سے میں نے بات جینگا۔ راہب کہنے لگا مجھے مسلمان کر لیجیے آپ نے
مسلمان ہونے کا سبب پوچھا اس نے کہا کہ میں نے اپنی کتابوں میں پڑھا ہے
بزرگوں سے سنا ہے کہ یہاں ایک چشمہ ہے جس کا پتھر بجز نبی یا رسول یا اسکے
وصی کے بغیر دوسرا نہیں اٹھا سکتا سو میں نے آپ کو یہ دیکھ کر یقین کیا کہ آپ
وصی ہیں۔ پھر وہ آپ کے ساتھ رہا اور جنگ صفین میں شہید ہوا آپ نے
خود اسپر نماز پڑھی اور مقبرۂ شہدا میں دفن کیا۔ اور دعا کرتے تھے کہ یہ میرا
دوست تھا۔

حیرت ہے مسلمانوں کی حالت افسوس اور کس قدر شرمناک بات ہے کہ اہلبیت کے
معجزوں سے غیر مسلم قومیں عیسائی اور راہب لوگ علیؑ کو پیغمبر یا فرشتہ سمجھیں اور علیؑ
کے قول اور عمل سے صداقت رسالت جناب رسول کی تصدیق پر ایمان لے آئیں اور
مسلمان ان باتوں کو سن کر اپنے اعتقادی صحابہ کے مقابل سرسری کر کے ٹال دیں

اور فرمایا ان سے برحق بات تہ حاصل کریں علی کو وصی اور خلیفہ رسول کہنے میں
(اپنا یا کہ صحابہ کی عار سمجھیں۔

احسن الانتخاب صفحہ ۳۰ سے حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول نے
علی سے فرمایا کہ تم خلیفہ ہو گے اور تمہاری داڑھی سر کے خون سے رنگین ہو گی
پھر فرمایا کہ میری امت کے لوگ میرے بعد ناخوشی کا کام کرینگے اور تمہارے
زمانہ میں اختلاف ہوگا تو اپنے بچاؤ کی کوشش کرنا (مشکوٰۃ)
جنگ صفین میں اہل شام نے قرآن جبکہ لب کرکے صلح چاہی تو علی نے
فرمایا کہ یہ قرآن صامت ہے میں قرآن ناطق ہوں۔
پھر رسول نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں دو گروہ حکم مقرر ہوا پسمیں گمراہ ہو
اور لوگوں کو بھی گمراہ کیا ایسے ہی میری امت میں اختلاف ہو کر دو حکم مقرر
ہوں گے اور خود گمراہ ہو کر لوگوں کو بھی گمراہ کرینگے۔

پھر علی نے فرمایا کہ حضرت نے مجھے قاسطین (صفین والوں) سے
ناکثین (جمل والوں) سے مارقین خوارج سے لڑنے کا حکم دیا اور یہ فرمایا کہ
میرے بعد اے علی تم سے میری امت جدا ہو جائے گی اور تم میرے طریقہ پر
جنگ کروگے جو تم کو دوست رکھے گا وہ مجھے دوست رکھے گا اور جو تمہیں دشمن
سمجھے گا وہ مجھے دشمن رکھے گا۔ اور تم میرے بعد بڑی سختی و مصیبت میں
پڑوگے۔ علی نے فرمایا کہ یا رسول اللہ میرا دین سلامت رہے گا۔ آنحضرت نے
فرمایا کہ ہاں تیرا دین سلامت رہے گا۔

چنانچہ جناب امیر سختیاں برابر اٹھاتے رہے اور آپ کے زمانہ خلافت

ہیں تو کوئی عداوت نہ رہی۔ مشکوٰۃ احسن الانتخاب صفحہ ۱۹۹ شجاعت شریف میں ہے
کہ حضرت عائشہ نے قتل علی سے جنگ کرنے پر عمر بھر افسوس کرتی رہیں کہ کاش
میں بیس برس پہلے مر جاتی۔ اور مجھے حضرت کے قریب دفن نہ کرنا جنت البقیع
میں دیگر ازواج کے ساتھ دفن کرنا۔ مستدرک میں لکھا اور ہے کہ میں نے آنحضرت
کے بعد گناہ کیا ہے۔ طبقات ابن سعد میں ہے کہ جب آپ آیہ وقرن
فی بیوتکن پڑھتیں تو اس قدر روتیں کہ آنچل تر ہو جاتا۔

دیگر احادیث در مناقب علیہ السلام و ترتیب خلافت علی از کتب اہلسنت والجماعت

(۱) قال رسول اللہ صلعم انا خاتم الانبیاء وانت یا علی خاتم الاوصیاء

(۱) رسول خدا نے فرمایا کہ میں خاتم الانبیاء اور تو اے علی خاتم الاوصیاء ہے۔

(۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللھم اکرم من اکرم علیا

(۲) فرمایا کہ اے خدا تو بھی اسکا اکرام کر جو علی کا اکرام کرے لیکن علی اور آل کو خلافت سے محروم و معطل کر کے محکوم اور مجبور کرتے رہے اور خود کو حاکم کرتے رہے وہ خدا اور رسول کے نزدیک عزت والے نہ ہوں گے۔

(۳) قال رسول اللہ صلعم اللھم انصر من نصر علیا واخذل من خذل علیا وعاد اللہ من عادی علیا

(۳) فرمایا اے خدا تو اس کی مدد کر جو علی کی مدد کرے اور اسکو ذلیل کر جو علی کو چھوڑ دے۔ پس کھو دیا جنہوں نے خلافت اور بیعت علی کو جنہوں نے بعد رسول بیعت کو توڑ کے علی کو چھوڑ کر خود کو خلیفہ اور حاکم بنانے والوں کو خدا و رسول نے چھوڑ دیا اور کیا ان کو منتظر اور دشمن کر دیا۔
[illegible]

(٤) عن ام المؤمنين عائشة رضي الله عنها انها قالت قال رسول الله صلعم حب علي عبادة	(٤) حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول نے فرمایا کہ علی کی دوستی [illegible] عبادت [illegible]
(٥) قال ابن عباس رض [illegible] صاحب علي بن ابي طالب [illegible] لو اجتمع الناس على حب علي لما خلق الله جهنم	(٥) حضرت ابن عباس [illegible] سے روایت کی کہ [illegible] محبت [illegible] آگ [illegible] اگر تمام لوگ علی کی محبت پر اتفاق کر لیتے تو خدا جہنم کو پیدا نہ کرتا۔
(٦) قال ابن مسعود رض قال قال رسول الله صلعم لو اجتمع الناس على حب علي ابن ابي طالب ما خلق الله النار	(٦) حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اگر لوگ علی کی محبت پر متفق ہو جاتے تو خدا جہنم کو پیدا نہ کرتا۔
(٧) قال رسول الله صلى الله [illegible] السلام [illegible] علي	(٧) رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ علی [illegible] ہے۔
(٨) قال رسول الله صلعم لعلي سلام الله عليك يا ابا الريحانتين	(٨) رسول اللہ نے علی سے کہا کہ سلام ہو تجھ پر اے دو پھولوں کے باپ۔
(٩) قال رسول الله صلعم يا علي انت اعلمكم [illegible]	(٩) اے علی تو میری امت میں سب سے زیادہ [illegible] ہے
(١٠) قال رسول الله صلعم [illegible] علي ابن ابي طالب	(١٠) رسول اللہ نے فرمایا کہ [illegible] ہے۔

(۱) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا وعلي حجة الله على عباده

(۱) رسول خدا نے فرمایا کہ میں اور علی حجت خدا
کی ہیں زمین پر

(۲) عن ابي سعيد رضي الله عنه [illegible]
النبي صلعم قال الحق معروف [illegible]
[illegible]

(۲) ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا
[illegible]
[illegible]

(۳) قال رسول الله صلى الله عليه
والسلام انا المنذر وعلي الهادي

(۳) رسول خدا نے فرمایا کہ میں ڈرانے والا ہوں
اور علی ان کو ہدایت کرنے والا ہے

(۴) علي مني بمنزلة الرأس
من الجسد

(۴) رسول خدا نے فرمایا کہ علی کی نسبت مجھ سے ایسی ہے
جیسی سر کو جسم سے ہوتی ہے

(۵) خصائص میں امام نسائی نے اور استیعاب میں عبداللہ بن [illegible]
عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت علی نے فرمایا کہ

انا عبد الله واخو رسول الله
انا الصديق الاكبر لا يقول
ذلك بعدي الا كاذب

میں بندۂ خدا اور رسول اللہ کا بھائی ہوں
میں ہی صدیق اکبر ہوں اس لقب کو میرے بعد
کوئی نہیں کہے گا مگر وہ جو کاذب ہوگا۔

(۶) روایت ہے کہ جناب امیر رسول اللہ کے بھائی ہیں اور وزیر ہیں اور خلفاء
راشدین میں سے ایک ہیں۔ اور ایک وہ ہیں کہ جنہوں نے قرآن جمع کرکے
رسول اللہ کے سامنے پیش کیا تھا۔

(رواہ ابن عساکر و تاریخ الخلفاء و نور الابصار وغیرہ)

(۷) قال رسول الله صلعم لكل نبي وصي

(۷) رسول خدا نے فرمایا ہر نبی کا [illegible]

وهو ابنک وعلی وصیی ووارثی
(کنوز الحقائق بحوالہ دیلمی)

(۱۰) قال رسول اللہ صلعم ھذا علی
لحمہ لحمی ودمہ دمی

(۱۱) وعن فاطمة علیہا السلام انہ
قال رسول اللہ من کنت ولیہ
فعلی ولیہ ومن کنت امامہ
فعلی امامہ

(۹) ... جو کیا نبی کریمؐ ...
ہو گا خلیفہ اول مجھ میں ...
(۱۰) اسکا گوشت میرا گوشت ہے اسکا ...
گوشت اس کا خون میرا خون ہے۔

(۱۱) جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا سے روایت ...
ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس کا میں ولی ...
ہے اور جس کا میں امام ہوں پس اسکا ...
علی بھی اسکا امام ہے۔

پس مسلمان اگر محمدؐ کو اپنا پیشوا اور ولی جانتا ہے اور ان پر ایمان لاتے ہیں تو ان پر ...
علی کو بھی اپنا امام اور ولی خلیفہ اول خدا نے بنایا وہ قول رسول کی تردید
کریگا پھر خدا اور رسول پر ایمان لانا کب درست ہو گا۔

(۱۲) وعن ابن عباس قال قال رسول
اللہ صلعم لام سلمة رضی اللہ عنہا یا
ام سلمة علی منی وانا من علی
لحمہ من لحمی ودمہ من دمی وھو
منی بمنزلة ھارون من موسی
یا ام سلمة اسمعی واشھدی
ھذا علی سید المسلمین ٥
اور طبرانی میں بھی آیا

(۱۲) حضرت ابن عباس سے روایت ...
کہ رسول اللہ نے حضرت ام سلمہ سے فرمایا ...
ام سلمی علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ...
ہوں اسکا گوشت میرا گوشت اسکا خون ...
خون ہے اور وہ میرے لئے ایسا ہے جیسے ...
ہے اور اے ام سلمہ سن اور گواہ ...
کہ یہ علی سید المسلمین ہے۔
(کنوز الحقائق بحوالہ دیلمی)

قال رسول الله صلعم لعلی مرحبا
بسید المسلمین وامام المتقین

وقال رسول الله صلعم مثل علی فی
الناس مثل قل هو الله احد
فی القرآن۔

عن ابی هریرة وجابر
قال قال رسول الله صلعم
علی ابن ابی طالب صاحب حوضی
یوم القیامة

خبر آمده است که ساقی حوض کوثر علی
مرتضی بود رضی الله عنه
محبت رشته تعالی از بیت شکل
حوض آب کوثر (ارجح المطالب)

(۱) حلیۃ الاولیاء میں حافظ ابو نعیم ... روایت
... علی ... مسلمانوں کا سردار اور ...
... پرہیزگاروں کا امام ...

(۲) رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ علی کی مثال
لوگوں میں ایسی ہے کہ جیسے قرآن میں سورہ قل
ہو اللہ احد (ریاض ... المجالس)

(۳) ابو ہریرہ اور جابر ... سے
روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ
قیامت کے روز میرے حوض کوثر کا صاحب
... علی ابن ابی طالب ہوگا۔

(۴) ارجح المطالب ... میں ... لکھتے ہیں کہ
ساقی کوثر علی ابن ابی طالب ہونگے اور ...
اہل بیت ... کا ...
... ہوگا۔

نوٹ علی سے محبت اسی مسلمان کی صحیح قابل نجات ثابت ہوگی جو کہ علی اور
حسن و حسین کو بعد رسول خدا کے سردار اور خلیفۃ المسلمین اور فاطمہ کو انکے حق
فدک پر حقدار مانے اور جو نہ مانے تو ایسے کلمہ گو مسلمان دشمنان اہلبیت ثابت
ہونگے بھی ان کے فضائل کو بیکار مستثنیٰ کرکے خود کو ... آب کوثر
سے محروم کرتے ہیں۔

آسمان کے مقابل علیؑ کے ایمان کی تھی۔ کہاں کی ہی دکھائی کہ علیؑ ایمان کی چیزوں کا وزن خدا اور رسول کے نزدیک بیک ثابت ہو گیا لیکن صحابہ خود کو اور معتقدین اپنے صحابہ کو جبکہ تخت فضیلت و دنیا دونوں پر بٹھو گئے تب وہ علیؑ کے بھاری ایمان کے مقابل بھلا یاں یہ معلوم کس طرح تھے سے خود کو خلافت حاصل کرنے کی خاطر ایسے کہاں تک سمجھے گئے کہ انکے مقابل پر قیامت تک کسی صورت سے افضل نہ ہو سکے۔ اور علیؑ کے کل ایمان کے مقابل میں صحابہ کی کتابوں میں فضائل ایسی احادیث بڑھتی گئیں کہ اب علیؑ کے ایمان کے ساتھ رسولؐ کے ایمان میں اب چل رہی کہ ان باقی نہ رہی اور علیؑ کے ساتھ رسولؐ سے بھی صحابہ کو افضل بتا رہی ہے۔

(ترجمہ الماس)

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما عن النبی صلعم قال ما مررت بسماء الا و اھلھا مشتاقون الی علی ابن ابی طالب

(۱) ابن عباس نے بیان کیا کہ مجھ سے رسولؐ خدا نے فرمایا کہ میں جب آسمانوں پر گیا تو وہاں کو علیؑ کی زیارت کا مشتاق پایا

(ترجمہ الماس)

(۲) عن علی رضی اللہ عنہ قال کانت لی منزلۃ من رسول اللہ صلعم لم تکن لاحد من الخلائق

(۲) خصائص امام نسائی اور مسند احمد حنبل میں ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ سے ایسی (قربت اور منزلت تھی کہ دنیا میں کسی کو حاصل نہ تھی)

(امام نسائی مسند احمد حنبل)

حضرت علیؑ کا یہ قول اور اتنا جبکہ صحیح ہے اور صحابہ بھی واقف تھے تو پھر کس وجہ سے ان میں کس فضیلت کو علیؑ سے بڑھا کر تخت خلافت پر بٹھا دیا۔

(١٤) قال رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم لا یقضی دینی الا علی۔

(١٥) قال انس قال قال رسول الله صلعم لعلی تؤتی یوم القیامۃ بناقۃ من نوق الجنۃ فتترکبہا وتکبتک مع رکبتی حتی تدخل الجنۃ جمیعا۔

(١٦) قال رسول الله صلعم حق علی علی هذه الامۃ کحق الوالد علی الولد۔

(١٤) رسول خدا نے فرمایا کہ میرے قرض کو سوائے علی کے کوئی نہیں ادا کر سکتا۔
(مسند احمد حنبل)

(١٥) انس ابن مالک سے روایت ہے کہ رسول نے علی سے کہا کہ روز قیامت جنت کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ تمہارے پاس لایا جائے گا جس پر تم سوار ہو گے اور تیرا زانو میرے زانو کے ساتھ برابر ہو گا یہاں تک کہ ہم دونوں جنت میں داخل ہو جائیں گے (احمد بن حنبل)

(١٦) پھر رسول نے فرمایا کہ علی کا حق تمام امت محمدی پر ایسا ہے کہ جیسا باپ کا حق بیٹوں پر ہوتا ہے۔

(١٧) منقول ہے کہ جب حضرت علی گھر سے باہر نکلتے تو جو شخص ان کے چہرہ پر نظر کرتا تو بے ساختہ یہ کلمہ زبان پر جاری کرتا۔
لا الہ الا اللہ ما اشرف ھذا الفتی لا الہ الا اللہ ما اکرم ھذا الفتی لا الہ الا اللہ ما اشجع ھذا الفتی۔ (مناقب ابن شہر آشوب)

(١٨) آپ گہوارہ میں تھے کہ ایک بڑا سانپ قریب آیا اس نے حملہ کرنا چاہا آپ نے اسکے کلے پکڑ کر چیر ڈالا۔ آنحضرت نے سنا کہ یہ حیدر تو اژدہا کو چیر ڈالا ہے اپنے دشمن کی طرح اسکا قتل کیا۔ (ملاحظہ مجالس بحوالہ ابن جوزی)

۱ قال رسول الله صلعم ضربة علي
يوم الخندق افضل من عبادة
الثقلين الى يوم القيامة

۲ قال رسول الله صلعم لعلي ان
الله يغضب لغضبك ويرضى
لرضاك

۳ عن عبد المطلب بن حنطب عن
ابيه قال قال رسول الله صلعم
في خطبته اوصيكم
بحب ذي القربى اخي
وابن عمي علي ابن
ابي طالب فانه لا يحبه
الا مومن ولا يبغضه الا
منافق فمن احبه
فقد احبني ومن
ابغضه فقد ابغضني ومن
احبني دخله الله الجنة ومن
ابغضني دخله الله النار

۱ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ علی کی ایک ضرب
روز جنگ خندق افضل ہے عبادت سے
تمام جن و انس کی تا قیامت عبادت سے
افضل ہے

۲ رسول خدا صلعم نے علی سے
فرمایا کہ اللہ غضبناک ہوتا ہے جس پر تو
غضبناک ہو اور راضی ہوتا ہے جس پر تو راضی ہو

۳ عبد المطلب بن حنطب اپنے باپ سے روایت
کرتا ہے کہ رسول خدا نے خطبہ میں فرمایا
میں وصیت کرتا ہوں تم کو اس کے قرابت داروں کی
محبت کی جس میں میرا بھائی اور ابن عم علی ابن
ابیطالب بھی ہے کہ جن کو سوائے مومن کے
کوئی دوست نہیں رکھتا اور سوائے منافق
کے اور کوئی شخص عداوت نہیں رکھتا جس نے
اسکو غضبناک کیا اس نے مجھے غضبناک کیا اور
جس نے اسے دوست رکھا اس نے مجھے دوست
رکھا اسکو خدا جنت میں داخل کرے گا اور
جس نے مجھے غضبناک کیا اسکو
خدا جہنم میں داخل کرے گا

عن زید ابن ارقم قال سمعت
رسول الله صلعم یقول من احب ان
یتمسک بالقضیب الاحمر الذی غرسه
الله بیده فی جنة عدن فلیتمسک
بحب علی ابن ابی طالب

۱۔ زید ابن ارقم سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ جو شخص کہ اس سرخ شاخ سے تمسک کرنا چاہے جو خدا نے جنت عدن میں اپنے ہاتھ سے لگایا ہے اسے علی ابن ابی طالب سے تمسک کرنا چاہیے۔

قال النبی صلی الله علیه وآله وسلم
لابی برده ان رب العالمین
عهد الیّ عهدا فی علی ابن
ابیطالب رضی الله عنه انه رایة
الهدی ومنارة الایمان وامام
الاولین والاخرین ونور جمیع
من اطاعنی یا ابا برده علی بن
ابیطالب امینی غدا فی القیامة
وصاحب رایتی فی القیامة علی
بن ابی طالب معه مفاتیح خزائن
رحمة ربی

۲۔ حدیث ... میں ہے کہ نبی نے ابی بردہ سے کہا کہ خدا نے مجھ سے علی کے باب میں عہد و اقرار لیا ہے کہ وہ ہدایت کا نشان و علم ہے اور ایمان کا روشن منارہ ہے اور اول و آخر کے تمام مخلوق انسان کا امام ہے اور میری مطیع اور فرمانبرداروں کا نور ہے اور علی روز قیامت میرا امین ہوگا اور میرے علم کو اسے ... حاصل ہوگا اور علی کے ساتھ رحمت خدا کی کنجیاں ہوں گی۔

عن مجاهد قال قیل لابن
عباس ما تقول فی شأن علی
ابن ابیطالب فقال والله هو

۳۔ ینابیع المودة ... میں مجاہد سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت ابن عباس سے پوچھا کہ تم علی ابن ابیطالب کے بابت کیا کہتے ہو تب ابن عباس نے کہا کہ وہ رسول کی

[illegible]

احد الثقلین سبطا النبی الامین وصی المصطفیٰ ابو السبطین الحسن والحسین وھو مولای ومولی الثقلین ومن لاجلہ مثل ذی القرنین وردت علیہ الشمس مرتین ۰

(۲)

شاہ ولی اللہ صاحب نے معجزۂ شق القمر و معجزۂ رد الشمس کے متعلق جناب رسولخدا صلعم و حضرت علی مرتضیٰ کی شان میں کیا خوب کہا ہے ؎

اے افسر سرداں و اے افسر سرداں
قرباں ہر یک زشما شمس و قمر
از چرخ یکے دو پارہ گردید یکے
وز مہر دگر دو بارہ گردید اے گرم

[illegible] ہو کر [illegible] گئے [illegible] اہلبیت نبی
کے ایک ہی [illegible] میں [illegible] شمار کئے [illegible]
[illegible] میں جنت کی [illegible]
کی [illegible] ہیں [illegible]
کے [illegible] میں [illegible]
[illegible] میں [illegible]
[illegible] میں [illegible] کے
[illegible] کی [illegible]
کے [illegible] مرتبہ [illegible] چنانچہ
[illegible] شاہ ولی اللہ صاحب [illegible]
کے ساتھ [illegible] کر کے دونوں بھائیوں سے
معجزۂ شق القمر اور معجزۂ رد الشمس کو
[illegible] میں [illegible] کیا ہے ؎

[illegible] دنیا کے [illegible]
[illegible] ایک [illegible] رد الشمس [illegible]
[illegible] ایک کے [illegible] شق [illegible]
[illegible] بھائی [illegible]

احادیث رسول بحث شیعوں کے [illegible] اور رسول کے شجرۂ طیبہ
کے پھل قرار دینے کتاب میں صاحب المسنت [illegible] کی [illegible] کتب سنت [illegible] آپ بھی کچھ [illegible]

قال رسول الله صلعم یا علی انت
وشیعتک تردون علی الحوض
رواءً

(۲۳) ... قال رسول الله
شیعۃ علی هم الفائزون یوم القیامۃ

(۲۴) قال رسول الله یا علی ان الله غفر لک
ولذریتک (از کتاب دیلمی)

(۲۵) عن النبی صلی الله علیه وسلم یا علی
خُلقتُ انا وانت من شجرۃ انا اصلها
وانت فرعها والحسن والحسین اغصانها
فمن تعلّق بغصن من اغصانها
دخل الجنۃ (از نزهۃ المجالس)

(۲۶) عن ابن عباسؓ عن النبی انا شجرۃ
وفاطمۃ حملها وعلی لقاحها والحسن
والحسین ثمرتها ومحبونا اهل البیت
ورقها کلنا فی الجنۃ حقاً حقاً۔

(از نزهۃ المجالس)

(۲۷) قال رسول الله اثبتکم علی الصراط
اشدکم حباً لاهل بیتی

فرمایا رسول اللہ نے اے علیؓ تو اور تیرے شیعہ
حوض کوثر پر وارد ہوں گے۔ سیراب ہو کے
(از کنوز الحقائق)

فرمایا رسول اللہ نے کہ علیؓ کے شیعہ روز قیامت
یقیناً فائز ہوں گے۔ (از کتاب فردوس دیلمی)

فرمایا رسول اللہ نے اے علیؓ تجھ کو اور تیری ذریت کو
خدا نے بخش دیا ہے (از فردوس الاخبار دیلمی)

رسول نے فرمایا اے علیؓ میں اور تم ایک درخت
سے پیدا کیے گئے ہیں کہ جس کی جڑ میں ہوں اور
تم اس کی شاخ ہو اور حسنؑ و حسینؑ اس کی شاخیں
ہیں جو شخص اس شاخ کو پکڑے گا ...
سلامت ... جنت میں داخل ہو گا۔

فرمایا رسول مقبول نے کہ میں ہوں درخت اور فاطمہ
اس کا حمل ہے اور علیؓ اس کا لقاح ہے اور
حسنؑ و حسینؑ اس کے پھل ہیں اور ہم اہل بیت کے
محب اس کے پتے ہیں اور ہم سب بلا شک
جنت میں ہوں گے۔

رسول خدا نے فرمایا کہ تم میں پل صراط پر زیادہ ثابت قدم
رہنے والا وہ ہو گا کہ جو اہل بیت کی محبت میں زیادہ سخت
ہو گا۔ (کنوز الحقائق۔ ...)

۲۹) قال رسول الله شفاعتی لامتی من احب اهل بیتی و هم شیعتی (۲) ۳۰) عن علی [illegible] ان الرسول صلی الله علیه وآله وسلم قال [illegible] من یعمل [illegible]	فرمایا رسول اللہ نے میری شفاعت میری امت کے لیے [illegible] اہل بیت [illegible] ہیں [illegible] فرمایا رسول اللہ نے [illegible] اہل بیت کے حق میں [illegible]

نوٹ | عربی لغات میں [illegible] شیعہ کے معنی [illegible] کے [illegible] جناب ابراہیم جیسے خلیل اللہ کے لئے لفظ شیعہ [illegible] کیا گیا ہے۔ پھر دوسری آیت میں لفظ شیعہ [illegible] کے مقابل لفظ [illegible] دشمن استعمال کیا ہے۔

رسول نے بحکم خدا ایک صورت سے نہیں مختلف الفاظ سے شیعوں کے [illegible] جنت [illegible] کی شفاعت کی ذمہ داری [illegible] اپنے [illegible] علیؑ و فاطمہ حسنؑ و حسینؑ کی شاخوں اور پھلوں کی شیعہ جیسے [illegible] سے [illegible] حدیثیں بیان کیں اور وہ سب قدرت کی [illegible] سے ان [illegible] کے [illegible] کتابوں میں [illegible] علی کو خلیفہ بلافصل نہیں مانتے تھے۔ باقی اماموں کو خلیفہ رسول نہیں سمجھتے تھے۔

مذکورہ احادیث کے بابت دیگر علمائے قدیم و مورخین اہلسنت نے کچھ زیادہ [illegible] ذکر کے اپنا منشا جدا ظاہر نہیں کیا لیکن مولانا شاہ عبد العزیز مرحوم دہلوی کو [illegible] لطیفہ کی [illegible] بات بہت سوجھی لیکن نہ سمجھے کہ یہ بات بجائے [illegible] کے قابل مضحکہ اور [illegible] کی [illegible] کا باعث ہو جائے گی آپ اپنی کتاب تحفہ میں بطور ارشاد

[illegible] قرآن میں لفظ شیعہ آیا [illegible] رسول نے شیعوں کے فضائل بیان کئے [illegible]

حقیقت سادات

حصہ دوم در معرفت اہلبیت علیہم السلام

مسلمانو! اگر تمہارا اعتقاد رسول اکرم پر ہے تو اپنے رسول کی ولادت کی مختصر طور سے معرفت حاصل کرو تو نجات دارین پاؤ۔

(۱) رسول اکرم کی نورانی خلقت

خود ہی رسول ارشاد فرماتے ہیں۔

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِی — خدا نے پیدائش دنیا سے ہزاروں برس پہلے میرا نور پیدا کیا۔

پھر ارشاد فرماتے ہیں۔

(۲) اَنَا وَ عَلِیٌّ مِنْ نُوْرٍ وَّاحِدٍ — میں اور علی دونوں ایک نور سے ہیں

اہلبیت کی نورانی خلقت

ینابیع المودۃ۔ مودۃ القربیٰ۔ کفایت الطالب از عبداللہ گنجی شافعی۔ کتاب بحر الانساب از سید محمد بن جعفر مکی، فرائد السمطین، ہدایۃ السعداء از شہاب الدین دولت آبادی، ریاض الفضائل از شیخ محمد واعظ ہروی۔ خصائص العلویہ۔ کتاب زین الفتی۔ کتاب الاربعین از جمال الدین عطاء اللہ نیشاپوری وغیرہ بہت سی معتبر کتب اہلسنت میں، اور کتب شیعہ میں محمد و علی کے ایک نور ہونے کے علاوہ فاطمہ حسن و حسین کے پانچوں انوار مقدسہ کی خلقت عبادت کو کئی ہزار برس پہلے دکھایا ہے۔

شیعہ کتب کے نام — بحار الانوار، عبقات الانوار، کافی، کتاب امالی، المجالس۔

کتاب الخصال از شیخ صدوق۔ فاطمہ الزہرا وغیرہ۔

(۳) [illegible] علی [illegible] | (۱) مشکوٰۃ شریف باب مناقب علی فصل ثانی۔ رسول نے فرمایا
[illegible] | انت منی وانا منک [illegible] لا نبی بعدی

[illegible] میں احمد حنبل نے ترمذی نے امام نسائی نے ابن ماجہ نے
حبشی ابن جنادہ سے روایت کی کہ فرمایا رسول خدا نے یا علی انت منی و
انا منک (۱) علی منی وانا من علی ولا یؤدی عنی الا انا او علی (۲) اور رسول
یا علی لحمک لحمی ودمک دمی ومحاربک حربی وسلمک سلمی
فرمایا کہ تمام آدمی مختلف درختوں سے ہیں اور میں اور علی
ایک درخت سے ہیں [illegible] دونوں ایک طینت اور ایک ہی سے ہیں
انما فاطمۃ بضعۃ منی فمن اذاھا فقد اذانی الحسین منی
وانا من الحسین

نوٹ | پس جب علی کا فاطمہ کا حسن و حسین کا رسول کے ساتھ یہ ارشاد ہو [illegible]
[illegible] ثابت ہے تو ان سے [illegible] ان کی اذیت [illegible] رسول کی
[illegible] ثابت ہو گی [illegible]
[illegible] حسن و حسین کو [illegible] سے محروم [illegible]
خود کو خلیفۃ المسلمین [illegible] فاطمہ کو [illegible] سے [illegible] والے
[illegible] قول [illegible] ثابت ہو [illegible] فاطمہ کو [illegible]
[illegible] ہاتھ [illegible] گا۔ [illegible] کھاتے [illegible] پاس رہنے والے [illegible]
[illegible] ہیں فدک کی [illegible] جائداد سے محروم ہونے سے [illegible] حضرت فاطمہ

معہ اہلبیت کو خلافت سے جو اذیت ہو گئی ہے وہ کتابوں میں موجود ہے اگر ان سے اذیت نہیں ہوئی تو علی کو خلافت سے محروم کیوں کیے جاتے اور غیر حق خود کو خلیفہ رسول کہلاتے پھر شوہری کی جگہ سے فاطمہ یا کہ خدا اور رسول سے وہ ناخوش ہوتے

۱۳- قرآن و علی حق کے ساتھ ہیں	اسی طرح ترمذی کے مسند میں رسول اللہ نے

حضرت عائشہ وغیرہ سے روایت کی الحق مع علی و علی مع الحق علی حق کے ساتھ ہیں اور حق علی کے ساتھ ہے کہ علی جدھر رخ کرے کتاب اوسط میں طبرانی نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی فرمایا رسول نے علی مع القرآن والقرآن مع علی۔ قرآن علی کے ساتھ اور علی قرآن کے ساتھ لا یفترقان حتی یردا علی الحوض۔

نوٹ	اگر رسول پاک کا یہ قول کہ علی حق اور قرآن کے ساتھ ہے سچا ہے تو

اسکے مقابل صحابہ کے بابت جعلی قول رسول کہ میرے صحابہ مثل ستاروں کے ہیں جدھر وہ ہدایت کریں ادھر تم ہدایت پاؤگے جھوٹے ہوں گے دونوں کی راہ کا صحیح ہونا محال ہے۔ ان دونوں راستوں کے درمیان ضد و منافرت ہونے کے علاوہ رسول نے کسی حدیث میں بجز اہلبیت کی جماعت فضیلت کے صحابہ کی اطاعت و فضیلت کا حکم نہیں دیا دیگر اصحاب کی اطاعت کیسی۔ کیونکہ فقط خلافت ہی نے صحابہ کے باطل کو اہلبیت کے حق سے جدا کر دکھایا۔ اختلافات نے سب سے اتحاد کے دروازہ حق و باطل جدا ایسی قائم کر دی ہے کہ صحابہ کے معتقدین کو خلیفہ بلافصل کا سننا تک گوارا نہیں ہوتا اور فوجداری کرنے مرنے مارنے پر تیار ہو جاتے ہیں تو ترجیح فرمایئے کہ کس گروہ سے خلافت یعنی نیابت ختم

نقل کر دکھایا۔ جیسے مہاجرین حضرات ہارون جیسی شخصیت کو وہ بھائی علیؑ کو وزیر و نائب
گوارا کر لیتے جب تو یہ نوبت نہ آتی۔ مہاجرین اور دیگر تمام مسلمانوں سے خدا و
رسول کی بیعت شدہ علی کی امامت کو فراموش کر دیں آپس کی خود ساختہ خلافت
بنا کر خلافت کی خاطر کرنا فخر جانا تھا اور علی کو حسن و حسین کو معطل و گوشہ نشینی
کے سایہ میں بٹھا دیا تھا جبکہ سخت ضرورت پڑنے پر جواب ساری کائنات کر دیں ورنہ
سے بچا لیتے خیر تاہم دو ایمان اور خدا پرستی و صفائی قلبی کی قابل تعریف ہیں
تک یہ بات ہوتی کہ اگر یہ حقیقت بھی قابل ذکر ہو۔ ان لوگوں نے بظاہر حضرت
ابوبکر کی پیرانہ سالی سے فائدہ سے اور حضرت عمر کی تیزی و عیاری جلد بازی
اور حوصلہ مندی کی رعایت سے ابوبکر و عمر کو خلیفہ بنا لیا تھا تو یہ انتظار علیؑ کی
گردن پر زبردستی رکھ کر خود ان سے انکار ہو جاتے تو سارے مسلمان تا قیامت
عمر و ابوبکر کے اس سکتی عمل پر تحسین و آفرین کی تالیاں بجاتے رہتا اور عمر کی
تعریف کر کے ان کا کردار نمایاں دکھائی دیتا۔ جبکہ ایسا نہیں ہے تو پھر صحابہ کی
نیتوں اور خلافتوں کی دال میں کالا خود بخود عیاں ہو گیا۔ ان کے فعل
باطل نے علیؑ و فاطمہؑ حسن و حسینؑ کے برحق امامت کو جدا کر دیا۔

ثبوت جبکہ علیؑ و فاطمہؑ حسن و حسینؑ نور خدا و رسول ثابت ہوتے ہوں علیؑ کعبہ میں
پیدا ہوں رسول کی گود میں لعاب نبوت چوس کر پلیں اور ان کی سرشت علم و ایمان
میں ڈھلا ہو اور جملہ قدرتی طاقتوں سے کامل ہو کر افضل انبیاء و ملائکہ ہوں پھر کچھ شیعہ
ہونے پرستی کر کے حسن و حسینؑ کو امام و خلیفہ رسول نہ مانتے تیس چالیس برس کے
کفر و شرک سے نکلنے والے صحابہ کو افضل کر کے خلیفہ بنانا اتنا سر نور رسول سے

صحابہ کو تفضیل کرنا اور معصوم آلِ رسول کی شان اور منزل کی توہین کرنا ہے۔

عالم امامت میں اہلبیت کا انتخاب کیا۔

تاریخ ربیع الابرار اور معادن الجواہر عربی کی صفحوں میں رسول و آلِ رسول کی نورانی پیدائش لکھی ہے یہاں عربی عبارت چند سطروں کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔ ارواح انبیاء و اولیاء و ملائکہ کے سامنے ربِّ عزوجل نے خطاب فرمایا تھا کہ اے رسول تیرے اہلبیت کو ہم نے بخشا ہے قدیم ایک ایسا علم مخفی (لدنی) بخشوں گا کہ ان پر کوئی بات کی قدرت کی چیز و کوئی مشتبہ امر کی اور کوئی امر مخفی ان کو عاجز نہ کر سکے گا۔ میں ان کو اپنی مخلوقات پر حجت قرار دوں گا اور وہ اہلبیت میری قدرت و وحدانیت سے لوگوں کو آگاہ کرنے والے ہوں گے پھر حق تعالیٰ نے سب سے اپنی وحدانیت و ربوبیت کی شہادت لی اور قبل عہد میثاق سب ارواح انبیاء و ملائکہ وغیرہ نے جناب رسالتمآب اور ان کی آلِ پاک کا انتخاب منظور کیا کہ آنحضرت برحق ہیں اور ہدایت ان کی جانب سے ہے اور **منصب امامت** ان کی آل کے لیے ہے تاکہ طریقۂ عدل کو قدم ہو اور خلق کو کوئی عذر باقی نہ رہے۔ بعدہٗ نورِ رسالت کے انبیاء میں منتقل ہونے کا ذکر کر کے حضرت علیؑ کا قول نقل کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

ثم انتقل النور الی غرائزنا ولمع فی ائمتنا فنحن انوار السماء و انوار الارض۔ فبنا النجاة ومنا مکنون العلم والینا مصیر الامور وبمهدینا تنقطع الحجج

پھر وہ نور ہماری غریزوں میں منتقل ہو کر ہمارے آئمہ میں چمکا۔ پس ہم آسمان و زمین کے انوار اور باعثِ نجات ہیں ہم ہی سے علوم غیبیہ ظاہر ہوتے ہیں جو کہ ہر طرف تمام امور (دینی و دنیاوی) کا مرجع ہے اور ہمارے آخری امام مہدیؑ موعود پر خدا کی حجتوں کا

خاتمۃ الائمۃ ومفضل
الامۃ وغایۃ الشرور و
مفسد الامور

کہا یعنی حضرت رسول الخدا نے امت کو
کہ و ان کے شر میں ... خدا ... نہیں کرتی

انقطاع ... عم جبرائیل کے سلسلہ
طاقت ... روایت کا ... حدیث ...
... حدیث ...
الاسلام ... حسین ...
منسلع ... ہے۔ (انتہی ...)

نوٹ اور ان اہلسنت کی کتب سے جنکا ... حق ... اہل تشیع کو
ہو پہنچا ... ناقیامت ... رہیں گے اہلسنت کو بجز اپنے مذہب اقتضا
کا ... باتوں سے ... فائدہ حاصل کرلینے کے کوئی بجز فائدہ
نہ تو تصنیف کرنے والے سُنی عالموں نے نہ یا ... سُنی راویوں نے اور
نہ ان کتابوں کے چھاپنے والے سُنی مذہب کے لوگوں نے۔

اپنے مذہب کے موافق ایک ... کتابوں کا حوالہ کافی ہوتا ہے شیعوں کے
جملہ اعتقادات جملہ اصول و فروع اور طریقہ اذان و نماز خصوصاً تعیین بیت کا
ثبوت ... کتب اہلسنت میں موجود ہے جسکو وہ سلف سے ثبوت
دیتے آئے ہیں اور تا قیامت ثابت کرتے رہیں گے اب جسکو خدا توفیق
دیتا ہے ایسی ... تحقیق کرنا چاہتا ہے وہ تو ہر حق بات مان لیتا اور
عقل کے خلاف ظلم و ... سے ... باتوں سے ... جاتا
ہے۔ مگر ... متعصب شخص اپنی بات پر اڑا رہتا ہے۔

... کے ... نام پر ... اُنکے نام علی ... [illegible] ... حیدر ...
تو خدا نے بھی اپنے حبیب کے نام علی ... اور ... رکھا ہے ...

نفس اللہ یداللہ لسان اللہ جنب اللہ سیف اللہ نفس نفس رسول اللہ
وغیرہ القاب بہت سے عطا فرمائے ہیں۔

علاوہ اس کے علامہ ابوبکر ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس اور انس
ابن مالک سے محمد بن یزید اور حضرت سے حدیثیں بیان کی ہیں کہ
رسول نے علی کو ابوتراب ، ابوالحسن ، امیرالمومنین ، قائد الغر المحجلین ، سید
المسلمین امام المتقین یعسوب الدین ، خاتم الوصیین سید العرب اسداللہ
یداللہ لسان اللہ وجہ اللہ جنب اللہ اذن اللہ خطاب عنایت کیے
وغیرہ وغیرہ سے مشابہت ہیں کہ بہت سے ... سوانح عمری عبیداللہ امرتسری
میں ملیں گے اور مصداق خود تم ہیں

خدا نے پانچ نام پنجتن کے نام لکھے ہیں

امام ابوالقاسم عبدالکریم رافعی اور ابراہیم حموینی رحمۃ اللہ
نے حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے اصل عربی عبارت معہ ترجمہ دیکھنا ہو تو
سوانح عمری حضرت علی عبیداللہ امرتسری اہل امرتسری کے صفحہ ۲۰۰
سے ... تک دیکھو وہ کہتے ہیں کہ رسول کو یہ فرماتے ہوئے میں نے
سنا کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم کو پیدا کیا تو انہوں نے عرش
کی طرف دائیں جانب دیکھا کہ پانچ تن کا نور رکوع و سجود کر رہا ہے۔ تو
عرض کیا کہ اے خدا مجھ سے بھی پہلے کسی کو پیدا کیا ہے۔ رب العزت نے
کہا نہیں۔ آدم نے عرض کیا کہ پھر یہ کون ہیں خدا نے فرمایا کہ یہ تیری
اولاد سے پانچ تن ایسے ہیں جن کے سبب میں نے تجھے پیدا کیا ہے یہ اسی سے مشتق

ان کے لئے میں نے اپنے ناموں میں سے باقی نام مشتق کیے اگر یہ نہ ہوتے
تو میں کچھ نہ پیدا کرتا میں محمود ہوں تو اس کا نام محمد رکھا میں علی و اعلیٰ
عالی ہوں تو یہ علی ہے میں فاطر ہوں یہ فاطمہ ہے میں احسان ہوں تو یہ
حسن ہے میں محسن ہوں تو یہ حسین ہے۔ مجھے اپنی عزت کی قسم ہے کہ جو
ذرہ بھی ان کا بغض لے کر میرے پاس آئے گا تو میں اسکو دوزخ میں
ڈالوں گا۔ اے آدم یہ میرے برگزیدہ ہیں میں ان کی وجہ سے بہت
لوگوں کو نجات دوں گا اور بہتوں کو ہلاک کروں گا جب تجھے کوئی
حاجت پیش آیا کرے تو ان کی ذات کے واسطہ سے دعا مانگا کر۔
اس کتاب کے علاوہ عبقات الانوار جلد تین پر [illegible] کتاب [illegible] ہے
رسول کا نام محمد اور [illegible] علی ہے | سو جو کوئی حبیب اللہ اور [illegible] ہوئے
[illegible] میں [illegible] ابن ابا [illegible] سے روایت ہے کہ

مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَلَهُ نَظِيرٌ فِي أُمَّتِهِ. فَعَلِيٌّ نَظِيرِي	فرمایا جناب رسالتمآب نے کہ ہر نبی کا نظیر
علی کی جو بیانی [illegible] صلوات	امت میں ہوتا ہے میری امت میں نظیر علی ہے
	سو کوئی حبیب اللہ [illegible] ہے سو [illegible] کے

[illegible] میں کہا ہے کہ مسند میں ابی الحمراء سے روایت کی ہے کہ سرورِ عالم نے
فرمایا کہ اگر کوئی شخص علم میں حضرت آدم کو فہم میں حضرت نوح کو حلم میں حضرت
ابراہیم کو زہد میں حضرت یحییٰ کو حلم میں حضرت موسیٰ کو دیکھنا چاہے تو علی ابن
ابی طالب کو دیکھے یا ان کے چہرہ پر نظر کرے۔ اس حدیث کے ذیل میں
فخر الاسلام امام فخر الدین رازی عالم زبردست اہلسنت لکھتے ہیں جسکا ترجمہ

کیا جاتا ہے کہ یہ حدیث رسول اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ علیؑ ان صفات
میں جملہ انبیا کے مساوی ہوئے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ انبیا
ہمارے تمام صحابہ سے افضل ہیں۔ اور مساوی افضل کا افضل ہوتا ہے
تو واجب ہوا کہ علیؑ بھی جملہ صحابہ سے افضل ہوں۔ (ترجمہ صحابہ کا خلیفہ ہو
اور ایمان سب سے اشرف ہے کیا)

محمد اور علی ایک ہی درخت سے ہیں | فرمایا جناب رسول اللہ نے کہ اے علی تمام آدمی
مختلف درختوں سے پیدا ہوئے ہیں اور ہم ایک ہی درخت سے ہیں۔

اور یہ بھی فرماتے ہیں کہ ہم اور تم ایک طینت ابراہیم سے مخلوق ہوئے
ہیں (وسیلۃ النجاۃ مولوی محمد مبین فرنگی محلی صفحہ ۹۶)

بعد رسول علی سب صحابہ سے بہتر | صفحہ ۱۰۱ میں مبین اللہ صاحب نے لکھا ہے کہ
میرا بھائی اور وزیر علی ہے جسکو میں اپنے بعد سب میں بہتر چھوڑتا ہوں۔ خوارزمی نے بھی مناقب میں یہی لکھا ہے۔

عبداللہ بن مسعود اور سلمان فارسی سے ہے کہ رسول نے فرمایا کہ اپنے بعد
جسکو میں چھوڑتا ہوں ان میں علی سب سے بہتر ہیں۔ سوانح عمری صفحہ …
بعد علی کے انتقال پر امام حسنؑ نے خطبہ میں فرمایا کہ لوگو تم سے آج وہ جدا
ہو گیا ہے کہ پہلے لوگ اس سے کسی بات میں بڑھے ہوئے نہ تھے اور
بعد والے لوگ اس کے مرتبہ میں نہ پہونچ سکیں گے۔ سوانح عمری صفحہ …

نوٹ | جبکہ محققین کے نام خدا کے نام ہوں سراپا نور خدا۔ دیگر انبیا سے مساوی
ہیں ان سے افضل ہوں۔ رسول کیا تو علیؑ فاطمہؑ اور حسنینؑ کا گوشت پوست

اور حضرت پر بہتان نفاق و منافقی ہونا ایسوں کے جو مثل ... نیز بعض
مسلمانوں کے طرح پر ہو جائیں یہاں آبائی اقتدا ... وہ ... خلیفہ رسول
مان لئے جائیں کہ جن کا تئیس چالیس برس کی بڑی مقدار کو سب ...
پھر جب اسلام ایمان و محبت کے کارہائے نمایاں خدا اور رسول پر ...
ثابت ہوں ۔ اعتقاد بڑی مقدار ایمان گئے پر وہ سب خلیفہ ...
کئے جائیں اور علی کے چھٹے سے معصوم ہے ایسا ... کعبہ میں پیدا ...
رسول کی گود میں عتاب سے پلیں وہ ... رسول اطاعت حکومت اسلام
سے کل محروم و معطل کر دئیے جائیں یہ کیسا ایمان آ جس اسلام میں ہو گیا

آواز غیبی لا فتیٰ الا علی سے دنیا بھر میں ... | جنگ احد میں ...
دو صحیفوں ... [illegible] ان خدا و رسول گر ... | اور خدا اور رسول ...

جانثاری دکھا کر علی نے ... سے کیا خدا اور رسول سے باواز غیبی
زمین و آسمان والے سن لیں یہ شجاعت علی اور غور کر دنیا بھر میں ہوا
خدا کے نزدیک ثابت کر دیا اور صحابہ نے حضور سے مکر خود کو ...
کی رفتار سے تشبیہ دی اور خدا نے قرآن میں جدا جانے کا ...

... خدا و رسول کے نزدیک | حضرت انس بن مالک سے روایت ہے
محبوب ترین ثابت ہوا | ... کیا کرتے ... ایک بھنا ہوا طائر

گوشت آیا تو آپ نے اس وقت دعا کی کہ اے خدا تو میرے پاس ...
بھیج کر جو تیرے نزدیک تمام خلقت سے زیادہ تیرا محبوب ہو اور میرے
ساتھ ... کھائے ... دعا ... کہ ... علی نے آ کر ...

تو اُس نے روکر کہا کہ آنکھوں میں لگایا۔ دوبارہ رسولؐ نے پھر دعا کی
خدا سے آواز سنی علیؑ کو خبر ہو چکا۔ علی دروازہ پر آئے پھر
اُس نے واپس کر دیا تیسری مرتبہ پھر رسولؐ نے دعا کی اور
علیؑ آواز کے سنتے ہی دروازے کے اندر داخل ہو گئے اور اُس
پرند کو رسولؐ نے بیٹھ کر تناول کیا۔

علیؑ خدا و رسولؐ کو دوست رکھتے تھے اس لئے اور خدا و رسولؐ دونوں علیؑ کے دوست تھے	جناب رسول خداؐ جنگ خیبر کے موقع پر درد سر میں مبتلا تھے

آپ کے اصحاب میں سے حضرت ابوبکر و عمر و عثمان خود لشکر کے ساتھ
جا جا کر بغیر فتح کئے یا بغیر لوگوں کو مقتول کئے بغیر خون میں نہائے واپس آئے
ہوئے حضرت کو یہ معلوم کر کے کہ فلاں فلاں وہاں گئے اور
بغیر قتل و مقتول کئے واپس آئے۔ تو آپ نے نہایت جوش میں یہ
قول ارشاد فرما کر نہایت تہذیب میں اپنے ناکامیاب اصحاب کو
معمولی بنا دیا۔ اور علیؑ کے مرد میدان ہونے بڑھ بڑھ کر حملہ کرنے
صحابہ کے بھاگنے ناکامیاب ہونے اور علیؑ کی خدا و رسولؐ
کی ساتھ اور خدا و رسولؐ کی علیؑ کے ساتھ دوستی ثابت ہو جانے
پر مہر کر دی۔

لأعطين الراية غداً رجلاً كرّاراً غير فرّار يحب الله و رسوله و يحبه الله و رسوله	کل میں یہ علم ایسے مرد کو دوں گا جو بڑھ بڑھ کر حملہ کرنے والا ہو بھاگنے والا نہ ہو وہ خدا و رسول کو دوست رکھتا ہے اور خدا و رسول اس کو دوست رکھتے ہیں

اسداو جماعت من اصحاب رسول اللہ [illegible] مشکوٰۃ خطیب بیاں حب علی فضل اول سعادت رسول اللہ [illegible]	ونیز کتب تاریخ خمیس - تاریخ الخلفا سیرۃ ابن ہشام - مدارج النبوۃ - تاریخ مسند احمد بن حنبل وغیرہ میں مفصل

نعت شاہ اس قسم کی بہت سی حدیثوں سے جبکہ علی دنیا بھر میں خدا اور رسول کے انتخاب میں آپ کے کار نمایاں کے خاطر محبوب ترین خلق ہو گئے چالیس برس بعد جانثاری صحابہ کی کار گذاری اور خدا و رسول کی رضامندی ان پر ظاہر ہو گئی تو محبوب ترین خدا و رسول کے انتخاب کو رد کر کے کو چوبیس برس علی سے بعد رسول تب مسلمان کو برگشتہ کر دیا اسکے بجائے خود کو خلیفہ رسول کہلانا ظلم و عداوت مقابلہ خدا و رسول نہ تھی تو کیا تھا [illegible] ہی ہے۔

علی کا اعلیٰ منصب ووشِ رسول پر اور بت شکنی سے ثبوت ملتا ہے	باوجود ازواج صحابہ کی موجودگی صرف علی کو رسول نے بغرض بت شکنی حکم خدا اپنے

کاندھے پر جبکہ چڑھایا تو آپ نے علی سے پوچھا کہ خود کو کیا پاتے ہو۔ آپ نے فرمایا کہ میرا سر اسقدر بلند ہے کہ میں چاہوں تو عرش کو چھو لوں۔ اور تمام آسمان کے پردے مجھ پر کھل گئے ہیں۔ بعد بت شکنی کندھوں سے کود کر آپ نے فرمایا کہ میں اسقدر بلندی سے کودا مجھکو ذرا چوٹ نہیں لگی۔ جناب رسول نے ارشاد کیا کہ اے علی شکر کرو کہ تمہے پہونچانا بلند کرنیوالے تم کو رسول اور اتارنے والے تم کو جبرئیل امین۔ کرنت وصلواۃ

مشہور آیت و من الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ و اللہ رؤف بالعباد	(بستر) رسولؐ پر علیؑ کی پاسداری عدالت ہو ثبت از دیا بات

یعنے خدا فرماتا ہے کہ لوگوں میں کچھ ایسے بھی خدا کے بندے ہیں جو خدا کی مرضی پر اپنی جان بیچ ڈالتے ہیں۔ اور اللہ تو اپنے ایسے بندوں پر مہربان ہوتا ہے۔

رسولؐ نے اپنے پیچھے اپنا اپنے خاندان کا وارث جانشین علیؑ کو اپنے بستر پر بٹھا کر دنیا کو یہ جتا دیا کہ یوں جانثاری کر کے نیابت حاصل کیجاتی اور کوشش ایسو نکو دیجاتی ہے اپنی جان بچا کر بھاگنے والوں نے آجتک بجز جنگ و جدل اور جبر و تشدد کے برضا مندی کوئی عہدہ کسی نے نہیں پایا ہے۔ اس بھاگنے والوں کو سرکاری حکم سے پہلے پیچھے صف دے کوڑوں سے مار ڈالتے ہیں اور اگر اس زد سے بچ گئے تو تا قیامت لعنت ملامت کی گولیاں برسائی جاتی ہیں۔ الٹا اپنے عہدے سے معزول و مردود کر دیا جاتا اور اگر حاکم وقت بھاگنے والو کی جائدادیں ضبط کر لیتے اور شہر بدر کر دیتے ہیں۔

مگر رسولؐ پر ایمان لانیوالے کیسے منصف ایماندار تھے کہ ان کی نگاہیں مذکورہ صفات کے جانثار رسولؐ علیؑ پر تو نہ پڑیں لیکن خدا و رسولؐ کو کفار میں دو تین مرتبہ چھوڑ کر میدان جنگ سے بھاگنے والوں اور جنازہ رسولؐ کی آخری زیارت کے شرف سے محروم ہو جانیوالوں پر کود کر جا پڑیں اور انکو نائب رسولؐ خلیفۃ المسلمین امیر المومنین سمجھا اور علیؑ کو ایسا معطل کر کے

اور قرآن میں ان کے ذاتی وصفاتی پیدا ہوا کہ ہر شخص دم بخود چپ رہ
مسلمانوں کے نظر میں نہ جائیں اپنے آبائی عقائد سے وہ رنگ خلیفہ رسولؐ
مان لئے جائیں کہ جن کا تیس چالیس برس تک بڑی مقدار کو سب کو سول
چہ جائیکہ اسلام ایمان و محبت کے کارہائے نمایاں خدا اور رسولؐ پر
ثابت ہوں۔ اعتقاد بڑی مقدار ایمان گھٹے وہ سب خلیفہ
سمجھے جائیں اور ان کے چہرے سے معصوم بنے اہل اکعب میں
رسولؐ کی عمر میں صحابہ سے چلیں وہ بعد رسولؐ اطاعت حکومت اسلام
سے کیوں محروم و معطل کردیے جائیں یہ کیسا ایمان اور کیسا اسلام میں ہوگیا

آواز غیبی لا فتی الا علی سے دنیا بھر میں نقارہ کی	جنگ احد میں اسل
دو جہاں میں جس کا کوئی ... خدا اور رسولؐ پر واری	ور خدا اور رسولؐ

جانثاری دکھا کر علیؑ نے جو علی سے کہا خدا اور رسولؐ سے باآواز غیبی
زمین و آسمان والے سن لیں وہ شجاعت علی اور غور کو دنیا بھر میں ہو
خدا کے نزدیک ثابت کردیا اور صحابہ نے مقبوضہ جنگ بزرگ کو
کی رفتار سے تشبیہ دی اور خدا نے قرآن میں جدا جانے کا

عوض خدا و رسولؐ کے نزدیک	حضرت انس بن مالک سے روایت ہے
محبوب ترین علی ہے	بیان کیا کرتا ہے ... ایک بھنا ہوا طائر

گوشت آیا تو آپ نے اس وقت دعا کی کہ اے خدا تو میرے پاس اس
بھیج کہ جو تیرے نزدیک تمام خلقت سے زیادہ محبوب ہو اور میرے
ساتھ یہ پرندہ کھائے۔ دروازہ کو کھٹکھٹا کر علیؑ نے آ کر

تو انس نے یہ کہدیا کہ آپکو مشغول پایا دوبارہ رسولؐ نے پھر دعا کی
خدا سے اور آواز شیں علیؑ کو خبر ہو گئی۔ علی دروازہ پر آئے پھر
انس نے واپس کر دیا تیسری مرتبہ پھر رسولؐ نے دعا کی اور
علیؑ آواز کے سنتے ہی دروازہ کے اندر داخل ہو گئے اور اُس
پرند کو رسولؐ کے ساتھ تناول کیا۔

علی خدا و رسولؐ کو دوست رکھتے ہیں اور خدا و رسولؐ اور علیؑ کے دوست ہیں	جناب رسول خدا جنگ خیبر کے موقع پر [illegible] میں مقابلے

آپکے اصحاب میں سے حضرت ابوبکر و عمر و عثمان خود کفار کے مقابل
جا جا کر بغیر فتح کئے یا بغیر کفار کو مقتول کئے میدان میں سے واپس
ہوئے حضرت کو یہ معلوم ہو گیا کہ فلاں فلاں وہاں گئے اور
بغیر قتل و مقتول کئے واپس آئے - تو آپنے نہایت جوش میں یہ
قول ارشاد فرما کر نہایت تہذیب میں اپنے ناکامیاب اصحاب کو
عورتیں بنا دیا۔ اور علیؑ کے مرد میدان ہونے بڑھ بڑھ کر حملہ کرنے
صحابہ کے بھاگنے ناکامیاب ہونے اور علیؑ کی خدا و رسولؐ
کیساتھ اور خدا و رسولؐ کی علیؑ کے ساتھ دوستی ثابت ہو جانے
پہ مہر کر دی ۔

لَأُعطِیَنَّ الرَّایَةَ غَدًا رَجُلًا کَرَّارًا غَیرَ فَرَّارٍ یُحِبُّ اللّٰهَ وَ رَسُولَهُ وَ یُحِبُّهُ اللّٰهُ وَ رَسُولُهُ	کل میں ایسے مرد جانور کو علم عطا کرونگا جو بڑھ بڑھ کر حملے کریگا بھاگنے والا نہ ہوگا اور جو رسولؐ کو دوست رکھتا ہے اور خدا و رسولؐ اسکو دوست رکھتے ہیں

[illegible] فضیلت [illegible] مشکوٰۃ [illegible] (حدیث)	[illegible] کتاب [illegible] مسند احمد بن حنبل وغیرہ [illegible]

تعریف | اس حدیث کی نسبت سی حدیثوں سے جبکہ علیؑ دنیا بھر میں خدا اور رسولؐ
کے انتخاب میں [illegible] کار نمایاں کے خاطر محبوب ترین خلق ہو گئے چالیس
برس بعد جانثاری صحابہ کی کارگزاری اور خدا اور رسولؐ کی خوشنودی اور
منشا [illegible] انکار ہو گئی تو محبوب ترین خدا و رسولؐ کے انتخاب کو توڑ کر اُنکے
کو فضل دکھانے [illegible] بعد رسولؐ سب مسلمانوں کو برگشتہ کر دیا اُنکے بجائے
خود کو خلیفہ رسولؐ کہلانا ظلم و بغاوت بمقابلہ خدا و رسولؐ ثابت کر دیا یا [illegible]
کرلی۔

ایک فضیلت [illegible] رسولؐ پر چڑھایا اور بت شکنی سے [illegible]	باوجود ازواج صحابہ کی موجودگی صرف علیؑ کو رسولؐ نے بغرض بت شکنی بحکم خدا اپنے

کاندھے پر چڑھایا تو آپ نے علیؑ سے پوچھا کہ خود کو کیا پاتے ہو۔
آپ نے فرمایا کہ میرا سر اس قدر بلند ہے کہ میں چاہوں تو عرش کو
چھو لوں۔ اور تمام آسمان کے پردے مجھ پر کھل گئے ہیں۔ بعد بت شکنی
بلندیوں سے کود کر آپ نے فرمایا کہ میں اس قدر بلندی سے کودا مگر ذرا چوٹ
نہیں لگی۔ جناب رسولؐ نے ارشاد کیا کہ اے علیؑ تم کو کیسے
چوٹ لگتا بلند کرنے والے تم کو رسولؐ اور اُتارنے والے تم کو
جبرئیل امین۔ (کنز [illegible] مشکوٰۃ)

لیٹنا رسولؐ کی جگہ علیؑ کا خدا کی جانب سے ثابت	متعلق آیت ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ واللہ رؤف بالعباد

یعنے خدا فرماتا ہے کہ لوگوں میں کچھ ایسے بھی خدا کے بندے ہیں جو خدا کی مرضی پر اپنی جان بیچ ڈالتے ہیں۔ اور اللہ تو اپنے ایسے بندوں پر مہربان ہوتا ہے۔

رسولؐ نے اپنے پیچھے اپنا اپنے خاندان کا وارث جانشین علیؑ کو اپنے بستر پر بٹھا کر دنیا کو یہ جتا دیا کہ یوں جانثاری کرکے نیابت حاصل کی جاتی ہے اور جو سختی اسیر کو دکھائی سب اپنی جان بچا کر بھاگنے والوں نے آج تک بجز جنگ و جدال اور جبر و تشدد کے برضامندی کوئی عہدہ کسی نے نہیں پایا ہے۔ ہاں بھاگنے والوں کو سرکاری حکم سے پہلے پیچھے صف در گولی سے مار ڈالتے ہیں اور اگر اس زد سے بچ گئے تو تا قیامت لعنت ملامت کی گولیاں برسائی جاتی ہیں۔ اور اپنے عہدے سے معزول و مردود کر دیا جاتا اور اکثر حاکم وقت بھاگنے والوں کی جائدادیں ضبط کر لیتے اور قید کر دیتے تھے۔

مگر رسولؐ پر ایمان لانے والے کیسے منصف ایماندار تھے کہ ان کی نگاہیں مذکورہ صفات کے جانثار رسولؐ علیؑ پر تو نہ پڑیں لیکن خدا و رسولؐ کو غار میں دو تین مرتبہ چھوڑ کر میدان جنگ سے بھاگنے والوں اور جنازہ رسولؐ کی آخری زیارت کے شرف سے محروم ہونے والوں پر کود کر جا پڑیں اور ان کو نائب رسولؐ خلیفۃ المسلمین امیر المومنین کہا اور علیؑ کو ایسا معطل کر کے

ذلیل و حقیر مسلمانوں نے غور کر دیا کہ مذہب خود غلطیہ یا فضل الرحمٰن
سے تابع کام لیا ہے۔

علی کا ذکر اور چہرہ پر نظر کرنا عبادت خدا ہے	کتاب نزول الابرار میں علامہ بدخشی لکھتے ہیں کہ طبرانی اور ابن عساکر اور ابن عقیلی نے ابن مسعود

سے اور ابن عساکر نے حضرت ابوبکر اور حضرت عائشہ سے روایت کی
کہ رسول پاک نے فرمایا کہ علیؑ کا ذکر کرنا علیؑ کے چہرہ پر نظر کرنا بھی
عبادت خدا ہے۔ سوانح عمری صفحہ ۱۳۲

علی کا علم و روایات	سوانح عمری کے صفحہ ۱۳۰ میں کتاب اربعین از

فخر الدین رازی سے منقول ہے۔ اور کتاب وسیلۃ النجاۃ مؤلفہ
مرحوم فرنگی محل صفحہ ۱۳۱ میں ہے کہ علی نے فرمایا کہ اگر میرے لئے
مسند بچھا دی جائے تو میں مسند پر توریت والوں کا توریت سے انجیل
والوں کا انجیل سے اہل زبور کا زبور سے قرآن والوں کا قرآن سے
فیصلہ کر دوں۔

سوانح عمری کے صفحہ ایک سو چالیس میں ابو طفیل سے روایت ہے
کہ حضرت علی کو یہ کہتے ہوئے میں نے سنا کہ مجھ سے ہر آیت کی بابت
وہ کیا اور کیا نازل ہوئی اور میں جانتا ہوں اتری ہے اسکے اسباب و واقعات ساتھ بتا سکتا
ہوں امام ابو عمر نے بھی اسے روایت کیا ہے نیز یہ بھی فرمایا ہے
پوچھو مجھ سے عرش کے اوپر اور زمین کے نیچے کی باتیں قبل اسکے
تم مجھے دنیا میں نہ پاؤ۔ ایسا دعویٰ کرنا اور کر کے دکھانا بعد رسول

کسی صحابی سے ذکر کیا کسی نبی نے کتابوں میں حتیٰ کہ سوال نہیں کیا دیکھو صواعق محرقہ کے صفحہ ۷۳ میں اور وسیلۃ النجاۃ صفحہ ۱۲

اسنی المطالب صفحہ ۱۲ صواعق محرقہ کے صفحہ ۷۳ میں فرمایا۔ انا مدینۃ العلم و علی بابھا۔ یہ بہت مشہور ہے کہ میں شہر علم ہوں اور علیؑ اسکا دروازہ ہے۔ کیسے بڑھکر تشریح بھی کیجاتی ہے کہ جو مدینہ علم رسولؐ میں آئے وہ علیؑ جیسے دروازہ کے ذریعہ سے ہو کر آوے تو دین و دنیا کے مطالب پر آویگا اور دوسرا دروازہ نکال کر دیوار پھاند کر خلاف قاعدہ قانون خداوندی آویگا وہ آپ گرفتار ہو جائیگا۔

نیز امام حسنؑ سے منقول ہے کہ رسولؐ نے فرمایا کہ علیؑ ابن ابی طالب بعد میرے تمام لوگوں سے زیادہ عالم ہے۔ اور تمام لوگوں کو مسلمانوں کے واسطے محبت اور تعظیم کرنے کے لائق ہیں صواعق محرقہ ۷۲

علیؑ کی محبت و ولایت کا اقرار کرنے پر بجز رسول تمام انبیا کی بعثت ہوئی

قرآن میں خدا ارشاد کرتا ہے ۔

وَاسْأَلْ مَنْ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رُّسُلِنَا ۔

اے رسولؐ ان رسولوں سے پوچھو جنکو ہم نے تجھ سے قبل بھیجا ہے

اس آیت کی تفسیر میں حافظ ابونعیم نے اور تفسیر نیشاپوری میں لکھا ہے کہ شب معراج خدا نے سب رسولوں کو جمع کر کے رسولؐ سے کہا کہ ان سے پوچھو کہ اے انبیائے مرسلین تم کس بات پر دنیا میں مبعوث

ہوئے تھے۔ تو سب نے متفق ہو کر کہا کہ ہم کلمہ لا الہ الا اللہ کی شہادت
کا تیرے نبی کی نبوت اور علیؑ کی ولایت و محبت کا اقرار کیکر دنیا میں
بھیجے گئے تھے۔ پھر فرمایا کہ علمائے اُمتی کانبیائے بنی اسرائیل۔

نوٹ: اگر علماء سے عربی فارسی کے مولوی یا زیادہ قابلیت کے
مولوی ملا مراد لے کر انبیائے بنی اسرائیل کے مانند ہو گئے ہوں تو
مولوی و رسول خدا بجائے اولی انبیاء کے برابر ثابت ہو گئے۔ اسی طرح دنیا کے غیر معصوم
علماء انبیائے بنی اسرائیل معصوم سے برابری کرنے میں زیادہ کیا [illegible]
ہوئے ہیں تو پھر معصوم صفت آل رسولؐ اہلبیت ہی کو انبیائے سابقین سے
افضل مانا جائے تو کیا ایمان میں حسب فرمودہ رسولؐ قباحت ہو جائیگی۔

پس سب سے قیامت میں علیؑ کی محبت کی بابت جواب طلب ہوگا | اس آیت وقفوھم انھم مسئولون سورۂ والصافات میں اور دوسری آیت
ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم کی تفسیر میں ہے کہ بروز قیامت ہر
نعیم کی بابت پوچھا جائیگا۔ حافظ ابو نعیم امام جعفر صادق علیہ السلام سے
روایت کرتے تھے کہ ہرگز کو جنت سے پہلے حشر کی بابت محبت اہلبیت رسولؐ
ہوگا اور نعیم سے اس آیت میں نعمت ولایت و محبت علیؑ مراد ہے جسکی
بابت پوچھا جائیگا۔

انکا محبت و خلافت علیؑ کو غیر اول منوا | زبردست علمائے سنت میں سے حاکم اپنی
تفسیر مستدرک میں امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے
روایت کرتے ہیں کہ قیامت میں ان مخالفین کے چہرے بے رونق ہونگے جنہوں نے

ہو کہ علی کرم اللہ وجہہ کے فرزند خدا کی خیرات سے بچی کھا کر نعمت خدا نے امت علی سے الحمد کیا کرتے تھے آن لوگوں سے کہا جائے گا کہ یہ بدلا اس بات کا ہے جس پر تم دنیا میں بیہودہ کیا کرتے تھے کہ علی کی مذمت اور ان سے لڑائی کرنا ایک ایسا امر ہے کہ جس میں کوئی گناہ نہیں ہے

یہ آیت فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ۔ حضرت علی کی شان میں ہے ابن مردویہ اور فردوس	علی سے بیعت توڑنے والے مسلمانوں کے تین گروہ کا بیان

دیلمی میں اور تفسیر سیوطی میں جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسولؐ نے فرمایا کہ علیؑ بعد میرے مسلمانوں سے تین گروہ یعنی ناکثین علیؑ کی بیعت توڑنے والے حضرت عائشہ کے ہمراہ جنگ جمل والے اور قاسطین جنگ صفین والے مراد ہیں کہ جن کو علیؑ قتل کریں گے۔

آل رسول اہلبیتؑ کی معرفت

جبکہ سنہ ۱۰ھ میں مقام نجران کے عیسائیوں سے اسلام کی بحث ہوئی رسولؐ کا مقابلہ ہوا تو خدا نے قرآن میں مباہلہ کا حکم آیت میں نازل کیا	آل رسول اہلبیت مراد ہیں اور یہی علی فاطمہ حسن حسین ہیں

اے رسول نجران کے پادریوں سے کہہ دو کہ آؤ ہم اپنے بیٹوں کو لاؤ تم اپنے بیٹوں کو لاؤ ہم اپنی عورتوں کو لاؤ تم اپنی عورتوں کو لاؤ ہم اپنی جانوں اور نفسوں کو لاتے ہیں۔	قُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ

پھر ایک میدان میں ہر ایک دوسرے کو مقابلہ کریں بعدہٗ گریہ و زاری سے جھوٹوں پر لعنت قرار دیں۔

بلکہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ حضرت نے ان معصوموں کو اپنے [illegible]
نہیں ہوتا ہے اور نہ انکے نزدیک پہنچ سکتا ہے [illegible] دنیا [illegible]
بیچ اس [illegible] کہ [illegible] ہو [illegible] ایمان کی حقیقت جس
ظاہری طرح [illegible] نہیں [illegible] میں جیسے [illegible] نفسوں کو کسی کی حد
دائرہ کے اندر نہیں کر دیا ان کو خدا نے اپنے [illegible] اہلبیت کو نام بنام [illegible]
تھی اس وجہ سے رسول [illegible] چالیس برس کم و بیش [illegible] کے بعد آدھے [illegible]
[illegible] اصحاب [illegible] کسی کو بھی بحکم خدا [illegible] نہیں [illegible]
[illegible] ایک [illegible] کیونکہ [illegible] رسول کی [illegible] ذات [illegible]
صفات سے متحد ہو کر سوائے خدا [illegible] مخلوقات میں کسی حاجت
[illegible] دست حاجت [illegible] کیا ہو جنکی طہارت و لطافت کی
اور [illegible] استغنا [illegible] کی آیۂ تطہیر [illegible]
ہوئی ہے۔

انما یرید اللہ لیذھب عنکم
الرجس اھل البیت و
یطھرکم تطھیرا ۔

[illegible] اہلبیت
[illegible]
[illegible]

صحیح مسلم شریف [illegible] اور مشکوٰۃ [illegible] فصل اول باب
فضائل اہلبیت و مناقب [illegible] حضرت [illegible]
[illegible] کتابیں [illegible] حدیث [illegible]

جس وقت یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ نے علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ کو ایک
کملی میں جمع کر کے اللّٰھم ھٰؤلاء اھل بیتی ارشاد فرمایا کہ یہ میرے اہلبیت ہیں
تو اُس وقت حضرت عائشہ اور حفصہ کے نام کی بابت کسی قوی یا ضعیف صحیح حدیث
میں بھی نہیں کہ انہوں نے خود کو داخل کرنے کی خواہش کی ہو حالانکہ خود حضرت
عائشہ اس واقعہ کی چشم دید راوی ہیں۔ ہاں حضرت ام سلمہ زوجہ رسول اُس موقع
پر جس جگہ رسول سب اُس کملی کے اندر بیٹھے ہوئے تھے موجود تھیں اُنھوں نے یہ
عجیب و بے نظیر بات دیکھ کر اپنے داخل کرنے کی تمنا رسول سے ظاہر کی تو حضرت
نے ارشاد فرمایا کہ اے ام سلمہ انت علی الخیر یعنی تم نیکی پر ہو یا الی خیر تم میری
لیکن تم اہلبیت میں نہیں ہو اور جبرئیل کے کہنے پر ان کو لے لیا

جس جگہ تفسیر اور مکرر تذکرہ اولادوں اہلبیت میں لانے کی کیا ضرورت	بیشک لڑکے لڑکیوں کی نسبت ارشاد ہوتا یا لڑکوں کا ذکر ہوتا تو کہو رسول سے ایسا حدیث نقل کیا گیا کہ تم کو کس طرح ہو سکتا ہے کہ لفظ اہلبیت کے معنی مطلب سمجھنے میں ایسے

کہ ایک ہی کے متعلق وہ دماغ میں آنے والی بات پیدا کر دیا گیا
کون ایسا بے وقوف نادان ہے کہ جو اہلبیت کے معنی گھر والے سمجھے یا
گھر والوں میں سے مقصد لڑکوں میں بیٹے اور بیٹیاں ہوں یا مرد کے ساتھ منسلک ازواج
بھی نسبت سے پہلے داخل بھی نہیں جس طرح رسول کے لقب میں گھر ہی تھا جیسا
ہو جس قدر لڑکے لڑکیاں اور مرد عورتیں ہوتے وہ سب اہلبیت کہلاتا ہوگا
بہتر اہلبیت سمجھے جاتے تو اہل بیت قابل اطاعت ہو جاتے لہٰذا تمام
کے اسی دنیاوی مرد و عورت مطلب کو ترک کر کے اور حق کو باطل سے جدا کر کے

طرف سے [illegible] کرنے کی غرض سے خدا نے رسول کو [illegible] تمام [illegible] جو [illegible]
کے جواب [illegible] سے [illegible] معصوم [illegible] کو لیکر [illegible] کرنے
حکم دیا [illegible] معصوم اور [illegible] باطل [illegible] سے
[illegible] جدا کرلی جائیں اور ان کو [illegible] کر دیا [illegible]
عیسائیان [illegible] کامیاب بنائے جائیں اور [illegible]
ایسے [illegible] سے سوا حق [illegible] کے [illegible]
کسی وقت [illegible] ظاہر ہو سکتا ہے۔ درحقیقت خدا کے نزدیک [illegible]
کہ جن کو سر اور دل و دماغ ہو کر کسی مخلوق کی جانب [illegible]
ہو۔ اسلیے رسول نے [illegible] کو [illegible] سے پاک صاف کرتے ہیں اور سچے
اسلام کے مقابل جھوٹے عیسائیوں کو باطل کرنے کے لیے تمام [illegible]
میں سوائے علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ حسینؑ کے [illegible] کو شامل نہیں کیا اور کسی
صحابی کو ہمراہ لیا کیونکہ جھوٹوں کے مقابل سچے [illegible] نہیں
لائے جا سکتے

حدیث [illegible] کی جانب [illegible]	و [illegible] اور آیۂ تطہیر کے شانِ نزول کا ثبوت [illegible] حسنین کے بارے بہت سی احادیث، تفاسیر [illegible]

اہلسنت میں مذکور ہے مثل [illegible] صحیح مسلم [illegible] ارجح المطالب [illegible]
[illegible] مستدرک میں۔ دیکھو

[illegible] اہل بیت کا ذکر ہے	اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح [illegible] کی تفسیر میں [illegible] امام [illegible]

روایت ہو کہ مراد مشکوٰۃ سے رسول اللہ ہیں اور مصباح سے فاطمہ اور زجاجہ سے مراد علی ہے۔ اور شجرۂ مبارکہ سے حضرت ابراہیم اور لا شرقیہ و لا غربیہ سے مراد ہے کہ فاطمہ نہ یہودیہ تھیں نہ نصرانیہ اور نور علی نور سے ائمہ مراد ہیں کہ جو ایک دوسرے کے بعد ہوتے رہیں گے اور یہدی اللہ لنورہ من یشاء سے مراد ہے کہ خدا اپنے دوستوں میں سے جسے چاہے ہدایت کر سکتا ہے ولایت اہلبیت [illegible]

(علاوہ علی و فاطمہ کی منزلت انبیاء کے گھروں سے)

سورۂ نور میں آیۂ فی بیوت اذن اللہ ان ترفع و یذکر فیہا اسمہ یسبح لہ فیہا بالغدو والآصال۔ جن گھروں کو خدا نے اپنے نام کے ذکر کیے جانے اور بلند ہونے کا حکم دیا ہے صبح و شام اُن میں اسکی تسبیح کی جاتی ہے۔

تفسیر ثعلبی تفسیر درمنثور میں علامہ سیوطی نے انس بن مالک اور بریدہ سے روایت کیا ہے کہ جب رسول نے صحابہ کے سامنے اس آیت سے اہلبیت کے گھر کی اس طرح فضیلت ظاہر کی کہ کچھ گھروں میں خدا نے حکم دیا ہے کہ وہ بلند مرتبہ کیے جائیں کیونکہ ان میں صبح شام خدا کا نام لیا جاتا ہے اور اسکی تسبیح کی جاتی ہے۔ تو ایک شخص نے پوچھا کہ وہ کون سے گھر ہیں جنکے مرتبوں کو خدا ظاہر کرتا ہے تو رسول نے فرمایا کہ وہ انبیاء کے گھر ہیں۔ تو حضرت ابوبکر کھڑے ہو کر رسول سے پوچھتے ہیں کہ کیا علی و فاطمہ کا گھر بھی ان میں داخل ہے تو رسول نے فرمایا کہ ان سب نبیوں کے مکانوں سے بہتر ہے (درمنثور جلد ۵ صفحہ ۵۰ سطر مطبوعہ مصر)۔

(۱) کہ حالت جنابت میں سوائے
کسی کو مسجد میں داخل
ہونے کی اجازت نہیں

دروازے مسجد کے صحن میں کھلتے تھے کہ جن میں
اصحاب کے مسجد میں آنے کی جانب تھے کہ اس سے
... تھے تو خدا کا حکم رسول کو ہوا کہ سوائے
علی کے سب اپنے دروازوں کو بند کر دیں۔ اس پر لوگوں نے جو ان (نبی) کی خدمت
میں عرض کی ... تو حضرت نے فرمایا کہ قبل اس کے تم پر خدا کا غضب عذاب نازل
اپنے دروازوں کو بند کر دو۔ تب سب نے بند کیے اور علی کے دروازے
بدستور رہنے پر چہ میگوئیاں کرنے لگے۔ آپ نے فرمایا کہ موسیٰ کی طرح مجھے خدا
حکم ہوا کہ تم بھی ایسی مسجد بناؤ کہ جو حضرت ہارون کے معصوم اہلبیت کے
مخصوص ہو سو میں نے بحکم خدا بنائی۔ اب میں خدا کے حکم سے منع کرتا ہوں
کسی چیز کو کھولتا نہ بند کرتا ہوں۔ میں حکم سے مجبور ہوں دیکھو کتب حدیث
مسند احمد و طبری تاریخ ابوالفدا و خصائص امام نسائی

(۲) علی کی برادری رسول سے

منجملہ مسلمان آپس میں دو دو بھائی بھائی بنائے گئے
ہیں لیکن رسول خدا نے مواخات بالمثل کے انتظام میں ... صرف علی کو رسول
کے ساتھ بھائی ہونے کے خاص مرتبہ کو دکھانے کے لیے ہر ایک کو دوسرے
بھائی بنا کر حضرت علی کو اپنے سینے سے لگا کر کہا کہ تو ہی میرا بھائی ہے اور
دنیا و آخرت میں (تاریخ ابوالفدا و احیاء العلوم)

(۳) ذوی القربیٰ یعنی اہل ... کی مودت اہلبیت رسول میں	جیسا کہ ... فرمودہ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ ...	یعنی اے رسول مسلمانوں سے کہہ دے میں تم سے کوئی معاوضہ نہیں چاہتا مگر ذوی القربیٰ کی محبت چاہتا ہوں

تو صحابہ نے پوچھا کہ آپ کے وہ کون قرابتی لوگ ہیں کہ جنکی محبت خدا نے ہم پر
واجب کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ علی و فاطمہ اور ان کے بیٹے حسن و حسین
ہیں۔ اس روایت کو امام احمد بن حنبل اور حاکم نے طبرانی نے اور ابن ابی حاتم
نے ابن عباس سے روایت کیا ہے۔ دیکھو صواعق محرقہ کے صفحہ ایک سو چار میں۔

نوٹ جبکہ مسلمان صحابہ رضی اللہ عنہم نے اہلبیت کی محبت و اطاعت واجب
سمجھ کر ایک گروہ ان کی اطاعت سے محروم ہے مسلمانوں نے خود واجب کر کے
آپ ہی خلافت کی ڈگری دیدی صحابہ کی اطاعت و خلافت کے ماننے
والے خدا و رسول کے مخالف دشمن و بے ادب ہیں۔

اہلبیت کی محبت و اطاعت اور تسلیم خلافت کو خدا نے مقدار محبت ذی
کر رسول کی تمام محنتوں اور زحمتوں اور جانفشانیوں کا معاوضہ کبھی دنیاوی
دولت و ثروت کو یا کہ لوگوں کی واہ واہ کرنے یا صرف خدا و رسول کے عشق و
محبت رکھنے کو قرار نہیں دیا بلکہ خدا نے اپنی اور رسول کی محبت
رضامندی کی تکمیل اہلبیت کی اطاعت و خلافت میں حق رسالت قرار دیا۔
جبکہ یہ حق صحابہ سے لے کر تمام معتقدین صحابہ جیسے مسلمانوں سے ادا نہ کیا تو
اب اسکی ذمہ داری ہر جاہل ہی مسلمانوں پہ عاید ہوئی جسکے بابت قبر میں
اور روز محشر میں بعد اعتقاد خدا و رسول پہلے سوال ہوگا۔

حکم درود ہر وقت کہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔	بیشک خدا اور اسکے ملائکہ درود بھیجتے ہیں نبی پر اے ایمان والو تم بھی اس پر درود و سلام بھیجو جو کہ سلام بھیجنے کا حق ہے۔

اس آیت کے نازل ہونے پر مسلمان رسول پر درود بھیجتے تھے رسول نے
ان کی درود شکر فرمایا کہ
لا تصلوا علی الصلوۃ البترا — صلواۃ مجھ پر دم کٹی درود مت بھیجو
تب صحابہ نے پوچھا کہ دم بریدہ درود کیسی یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ تم
صرف مجھ پر درود بھیجتے ہو اور میری آل کو شامل نہیں کرتے ہیں اس ارشاد
حضرت کے زمانہ میں اہلبیت کے خاص معتقدوں سے بعض مقتضائے [illegible]
اصحاب بھی ان کی ازواج پاک غیر بھی صل علی محمد و آل محمد کہکر درود بھیجتے
تھے جس طریقہ درود پر شیعیان علی سب سے پابند رہے ہیں۔ اگر حضرت کے
صحابی نے کسی زوجہ نے رسول سے درخواست کی کہ اس درود میں یا اہلبیت
کے ساتھ کسی طفیل و حرمت میں ہم کو بھی شامل کیجیو تو شاید حضرت اپنے اصحاب
ازواج کی جان نثاری ایمانداری کی خاطر سے ممکن تھا کہ وآلہ کے بعد ازواج
و اصحابہ اجمعین کا اضافہ فرما دیتے لیکن حضرت کی جانب سے کسی کتب میں
درود میں آل کے ساتھ اصحابہ و ازواجہ اجمعین جیسی دم دار درود کا ذکر بھی
نہیں کہ ان پامال طریقت اصحاب و ازواج کے خاص اہل عقیدت نے درود
کی دو صورتیں دم کٹی اور دم دار اپنی خاص اعتقاد کی علامت نشانی قرار
دے لیا ہے اور وہ آیت کو لفظ آل سے خالی پا کر جو حکم رسول بصیغہ [illegible]
کے منشور سابق دم کٹی اور حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کہنے سے
اور لکھنے کے بجائے عادی ہو گئے ہیں اور وآلہ جانے سے کراہت کرتے ہیں
اور اگر کسی نے جس وجہ سے بھی آل پر درود بھیجنے کی مہربانی کی تو وہ لکھنا اچھا

یہ سمجھا کہ [illegible] آل کو رسول سے اتصال علاحدہ دکھائی دیتا تھا تو فقط علی [illegible]
وصی [illegible] کہنے سے آل کو رسول سے جدا کر کے علاحدہ دکھایا اور اسی پر اکتفا
نہیں کی بلکہ [illegible] ہم لیا
اور اصحاب اور ازواج کی [illegible] کو شریک کیا خواہ خدا اور رسول اور اہلبیت کے
خلاف ہو جائے بلا سے

(۱) بغیر درود کے نماز باطل و ناتمام ہے اور بغیر محبت اہلبیت عبادات حرام ہے	خود درود کا فائدہ اور ثواب تو الگ رہا [illegible] کرنے سے [illegible] اور اگر درود نماز میں قطعی نہ پڑھی

جائے تو ایسی نماز ہی باطل ہو جائے گی۔
اور اگر مسلمانوں نے رسول کو اجر رسالت اہلبیت کی محبت اطاعت کرکے
خلافت مان لینے سے ادا نہیں کیا تو اُن کے سارے اعمال نماز روزہ
حج زکوٰۃ وغیرہ بیکار ہو جائیں گے۔

(۲) آل محمد پر بحکم خدا صدقہ حرام ہے	عن [illegible] مولیٰ رسول اللہ قال قال رسول اللہ انا آل محمد لا تحل لنا الصدقۃ	[illegible] مولیٰ رسول سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ ہم

آل محمد کے لئے صدقہ حرام ہے (کتاب سنن نسائی، مسند احمد بن حنبل، طحاوی، ابن جریر کی)

کتاب [illegible]:

زکوٰۃ و خمس کی حقیقت اور سادات فاطمہ کی بحکم خدا قدر و منزلت	خدا نے دنیا میں اپنے حبیب رسول پاک اور اسکے محبوب اہلبیت کو کسی کا شرمندہ احسان

ہونے نہیں دیا اور یہ بات انکی حفاظت کی دو خدا کی قسم ایجاب کی۔

(۱) پنجتن پاک کو سب سے پہلے خلق کر کے اپنی عظمت کے مظاہرہ کے لیے منتخب کیا۔

(۲) دُنیا و آخرت صرف محمد و آل محمد کی خاطر ایجاد کی۔

(۳) محمد و آل محمد کو اپنی ذات سے واسطہ اور ذریعہ بنا کر دُنیا میں تمام مخلوقات کے تغیر و تبدل اور تصرف پر اور آخرت میں حساب، عرش، کوثر پر اور تقسیم ما بین جنت پر مالک و مختار بنا دیا۔

(۴) فطرہ جو رمضان کے ختم کے صدقہ زکوٰۃ جسم کی ہے اور صدقہ مجھا ور کی شے ہے چونکہ جسم کا میل دُنیا میں سب کے نزدیک ایک حقیر و ذلیل شے تھی اسلیے اُسکو خدا نے اپنے رسول اور آل رسول کے لیے قطعی حرام کر دیا اس لیے زکوٰۃ یا فطرہ یا صدقہ کسی سید کو نہیں دے سکتا البتہ سید غیر اقوام کو دے سکتا ہے لیکن مال کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ اور پانچواں حصہ خمس حق سلطنت جو کہ خدا نے اپنے لیے خاص مقرر کیا ہے وہ اپنے رسول اور آل رسول کے لیے بھی خاص کر دیا اب اسمیں زکوٰۃ تو سید کے علاوہ دیگر مسلمان مستحق بھی پا سکتے ہیں مگر خمس اپنے رسول اور اہلبیت کے لیے اپنے ساتھ مخصوص کر کے اور خرقہ، درود و سلام سے ممتاز کر کے دُنیا میں بجز رسول سب کے ساتھ تمام ملائکہ اور انبیاء پر ان کو فضیلت ما خرقہ اور معروف شاذ کوئے

احسن الانتخاب صفحہ ۲۶۲ میں لکھا ہے کہ ابن عباس خمس اپنے لیے جائز سمجھتے تھے۔ عہد رسالت میں خمس کے پانچ حصے ہوتے تھے ایک حصہ خدا و رسول کا

ایک حصہ ذوی القربیٰ یعنی اہلبیت کو۔ تین حصے یتیم۔ مسافر۔ اور مسکین کے
آنحضرتؐ کے بعد خلفا کے زمانہ میں حصہ رسول و ذوی القربیٰ کا ساقط
ہو گیا۔ حضرت ابن عباس نے حضرت عمر کے زمانہ میں لینا چاہا مگر انھوں نے
ان کے لیے جائز نہ رکھا۔ اور جناب امیر نے بھی صحابہ کی مخالفت پسند نہ کی تھی
(حسن الانتخاب صفحہ ۲۶)

نوٹ دسویں پارہ کی پہلی آیت واعلموا کو یہاں مسلمان اس بات پر غور کریں کہ
خدا و رسول نے حقوق سلطنت میں اپنے ساتھ اہلبیت کا حق ولیعہدی و شہزادگی
دلا کر ان کی شان ولیعہدی و شاہزادگی تمام دنیا کو جتا کر مسلمانوں کو علانیہ دکھا دیا
ہے۔ اور صحابہ جیسے بیگانہ و ناآشنا کا یہاں یا کسی حق میں ذکر خیر بھی نہیں کیا۔
لیکن بعد خدا و رسول صحابہ ایسے وہ ایک دم مدعی پیدا ہوئے کہ بغیر کسی
جنگ میں اہلبیت کے بغیر خود زخم کھائے بغیر کفار کو قتل کیے کسی جنگ کو فتح کیے
رسول کو جہاد میں دو مرتبہ چھوڑ کر بھاگ جانے جنازہ رسول کو چھوڑ دینے پر
رسول کے جانشین حقدار خلافت بن جائیں اور رسول کے اہلبیت کو حق خمس حق
فدک سے حق خلافت سے درود و سلام بھیجنے سے ان کے القاب و آداب سے
محروم و معطل کر کے خود ان کے جملہ فضائل و مناقب القاب آداب اور جملہ حقوق
کے حقدار کہلائیں اور امت محمدیہ کے اہل الرائے حق پرست محب رسول
و آل رسول ہیں کہ جملہ باتیں اپنی کتابوں میں دیکھ کر سن کر ذرا بھی [illegible]
اہلبیت کے حق میں انصاف کی بات زبان بھی منہ سے نہ نکالیں قول خدا و رسول
معطل بیکار یا قابل نسخ اور متاول کیا جائے مگر صحابہ کے قول و فعل برحق ہو گئے

مطابق روایات صحیح مانی جائیں اور اہلبیت کے موافق باتیں رد یا کر بے اثر
کر دی جائیں۔ اور واقعی بے حق بات کا ثبوت نکالا۔ یہ تعریف کیجا ہے انکی تصو
کیا جائے

نزول بشارت ہے علیؑ کی وصایت و خلافت پر خدا و رسول کی پیشینگوئی	سورۂ والنجم کی پہلی آیت۔ والنجم اذا ھوی ما ضل صاحبکم وما غوی	قسم ہے ستارہ کی جبکہ وہ نازل ہو مسلمانو تمہارا رسول گمراہ نہیں ہے

کتب بیان التفاسیر اور در منثور وغیرہ اکثر تفاسیر اہلسنت میں ابن مغازلی
شافعی نے ابن عباس سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک رات کو
مکہ میں ہم قریش کے ایک گروہ کے ساتھ بیٹھے تھے اور ہم میں رسول اللہ
بھی تشریف رکھتے تھے کہ ایک ستارہ نے آسمان سے ٹوٹ کر زمین کا رخ کیا
تو اسوقت جناب رسولخدا نے فرمایا کہ یہ ستارہ جسکے گھر میں نازل ہو گا
وہ میرے بعد میرا وصی اور میرا خلیفہ ہو گا۔ یہ سن کر لوگ کھڑے ہو کر
نظر کرنے لگے اور دیکھا کہ سیدھا علیؑ کے گھر آ گرا۔ پس بیساختہ حاضرین
صحابہ وغیرہ نے بیباک ہو کر رسول سے کہا کہ تو کیا محبت علی میں گمراہ ہو گیا
ہے۔ پس اسوقت خدا نے رسول کی ذات سے مسلمانوں کے جواب میں
سورۂ والنجم نازل کر کے خلافت علیؑ کے بابت پیشینگوئی خود ستارہ نازل
کرنے کی خوشخبری سنا کر واقعہ کی تصدیق کے ساتھ تمہید بیہودہ خیالات
کی تردید کی کہ مسلمانو علی مرتضیٰ کے گھر یہ ستارہ ہم نے اتارا ہے تمہارا
رسول اپنی محبت میں گمراہ نہیں ہوا وہ کوئی کام بغیر ہمارے حکم کے اپنی مرضی سے

علیؑ کا علم اور علیؑ کی شجاعت

(۱) جناب امیرؑ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے ہزار باب علم کے مجھکو سکھائے اور ہر ایک باب سے ہزار دروازے اور کھل گئے۔ (۲) امام غزالی و تفسیر نیشاپوری و ترمذی (۳) کنوز الحقائق میں بحوالہ دیلمی رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میرے بعد میری تمام امت میں علیؑ سب سے زیادہ عالم ہے اور دانا ہے۔

(۱) تفسیر ثعلبی اور تفسیر ابو نعیم میں محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ پارہ ۱۳ سورۂ رعد کی آخری آیت ہے ومن عندہ علم الکتاب سے مراد علی ابن ابیطالب ہے جس کو خدا نے محمدؐ کی تصدیق رسالت کا دوسرا گواہ اپنے ساتھ مقرر کیا۔

(۱) جنگ احد میں ہاتف غیبی جبرئیل کی آواز لاسیف الا ذوالفقار لافتی الا علی سُن کر رسول سے اجازت طلب کر کے حسان بن ثابت نے یہ شعر فوراً نظم کر کے آنحضرت کو سنائے۔

جبرئیل نادی معلنا	والنقع لیس بمنجلی
جبرئیل نے آواز بلند ندا دی	جبکہ گرد و غبار نہیں دفع ہوا تھا
والمسلمون قد احدقوا	حول النبی المرسل
اور مسلمان ہجوم کئے ہوئے تھے	گرداگرد نبی مرسل کے
لاسیف الا ذوالفقار	لافتی الا علی۔

نوٹ یہ امتیازی میڈل و تمغہ خدا کی طرف سے فقط علیؑ کی جوانمردی کے ثبوت میں ملا ہے جیسا کہ دنیا میں جان پر کھیل کر یا ہزاروں لاکھوں روپیہ دے کر تب سرکار سے تمغہ یا صرف حرفوں کے الفاظ کے خطاب پاتے ہیں۔

(۱) جنگ خندق میں عمرو ابن عبدود جیسے مشہور پہلوان کے قتل پر رسول نے علی کو کیا بہترین ستارۂ فتح اور میڈل دیا ہے کہ جسکے مقابل تمام جن و انسان کی عبادتیں تا قیامت گرد کر دیں۔

ضربة علي يوم الخندق افضل من عبادة الثقلين الى يوم القيامة — روز جنگ خندق علی کی ایک ضرب خدا کے نزدیک جن و انسان کی تا قیامت عبادت سے افضل و محبوب تر ہے۔

(۲) يوم ندعو كل اناس بامامهم — ہم روز قیامت تمام لوگوں کو انکے امام اور پیشوا کے ساتھ بلائیں گے۔

(۳) کتاب فصول المہمہ میں زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر سے سنا ہے کہ اثنا عشر آل رسول سے ہوں گے جیسے علی ابن ابیطالب اور اُن کی معصوم اولاد امجاد۔

(۴) مناقب مرتضوی کشف ترمذی میں ہے کہ بارہ امام خلیفہ میرے اہلبیت سے ہونگے جنکو خدا نے میرا علم و فہم دیا ہے اول اُن میں تو میرا بھائی علی اور آخر اُن کا وہ مہدی قائم ہوگا کہ جسکے ہاتھ پر مشرق و مغرب کے ملک فتح ہوں گے۔ نیز صحیح بخاری جلد ۴ سطر ۵ مطبوعہ مصر کے صفحہ ۱۶۴ میں اور صحیح مسلم کے صفحہ ۱۱۹ سطر ۲۰ جلد دوم مطبوعہ لکھنؤ میں۔ ترمذی شریف صفحہ ۱۲ میں مودۃ القربیٰ کے صفحہ ۲۶ ینابیع المودۃ کے صفحہ ۴۴۳ وغیرہ مختلف احادیث میں رسول سے روایت ہے کہ میرے بعد بارہ خلیفہ قریش سے ہونگے۔ اور یہ مودۃ القربیٰ میں ہے کہ بنی ہاشم سے ہوں گے (۱) (۲) انکے نام کتاب مناقب خوارزمی

ہیں وہ اشعہ بن الحنفیہ سے منقول ہیں اور علامہ شیخ سلیمان قندوزی بلخی نقشبندی نے اپنی کتاب ینابیع المودہ میں تفصیل کے ساتھ تحریر کیے ہیں۔

اور بعض کتب میں جابر ابن عبداللہ انصاری سے رسول اللہ نے بارہ اماموں کے نام تعلیم فرمائے اور نیز معالم التنزیل میں اثنتی عشرۃ اسباطا کی تفسیر میں اولاد یعقوب کو بارہ اسباط کے بموجب رسول کے نواسے حسنؑ و حسینؑ سبط رسول کہے گئے سبط بیٹے اولاد اور نبیرہ کے ہیں اور کتاب فرائد السمطین کے بحوالہ ینابیع المودہ صفحہ ۴۸۸ میں لکھا ہے کہ جب بارھویں امام مہدیؑ ظہور فرمائیں گے تو عیسیٰؑ بن مریم آسمان سے زمین پر نازل ہوں گے اور امام کے پیچھے نماز پڑھیں گے اس وقت زمین نور حسین سے منور ہو جائے گی اور حضرت کی حکومت شرق سے غرب تک عام ہوگی

بارھویں امام مہدیؑ آخر الزمان کی تا حکم خدا حیات

کتاب الیواقیت والجواہر میں شیخ عبدالوہاب شعرانی جلد دوم کے صفحہ ۱۴۳ بحث ۶۵ میں ہے عربی عبارت کا ترجمہ یہ ہے:-

کہ حضرت مہدی امام حسن عسکری کے فرزند ہیں جو پندرھویں شعبان ۲۵۵ھ میں پیدا ہوئے اور وہ باقی رہیں گے یہاں تک کہ عیسیٰ بن مریم سے ملاقات ہوگی پس اس حساب سے ہمارے موجودہ [illegible] تک آپ کی عمر شریف حسابت [illegible] برس کی ہوئی۔ یہی روایت تذکرہ خواص الامہ میں بھی ہے۔

اور کتاب البیان کے باب [illegible] میں محدث ابو عبداللہ محمد بن یوسف

فاضل نے بھی امام مہدیؑ کے زندہ موجود ہونے کو لکھا ہے اور یہ بھی لکھا ہے
کہ آپ کی بقا نا ممکن نہیں ہے جیسے کہ حضرت عیسیٰؑ اور حضرت خضرؑ و الیاسؑ قیامت
تک زندہ ہیں۔ مولانا جامی اور حضرت شیخ شمس الدین تبریزی اور علاء الدولہ [illegible]
اور سید نعمت اللہ ولی بھی آپ کے زندہ ہونے کے قائل ہیں۔

(دیکھو ینابیع المودۃ صفحہ ۲۲۲ میں)

اور کتاب مسند احمد حنبل، حاکم و نوادر الاصول و ابو یعلیٰ و طبرانی و سیوطی
و عیار الیت میں رسولؐ سے منقول ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ

حضرت علیؑ نے رسولؐ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ستارے
آسمان والوں کے لیے امان ہیں جب ستارے جاتے رہیں گے وہ بھی جاتے رہیں گے
اور میرے اہلبیت زمین والوں کے لیے امان ہیں جب میرے اہلبیت میں سے
بارھواں امام آخری حجت خدا زمین سے اٹھ جائے گا تو زمین بھی ختم ہوگی
اور قیامت نمودار ہوگی۔

اہلبیت سے دوستی و دشمنی رکھنے والے کا نتیجہ

اسکے متعلق آیت کے علاوہ بہت احادیث ہیں چنانچہ ذخائر العقبیٰ اور
ینابیع المودۃ میں ہے کہ اگر کوئی شخص اہلبیت سے بغض و عداوت رکھ کر
ہزاروں برس نماز و روزہ رکھے تو وہ دوزخ میں جائے گا۔ حضرت
علیؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو شخص میرے اہلبیت پر ظلم کرے
ان سے لڑے انکو برا کہے قید کرے ذلیل و حقیر کرے اس پر بہشت حرام ہے۔

آیت فما لہ من قوۃ ولا ناصر ۔۔۔ جس جفا کرے گا روز قیامت اس کا کوئی مددگار

لعنۃ اللہ علی الظالمین ○ (ایک پکارنے والا پکارے گا کہ لعنت خدا کی ظالموں پر ہے)

اس آیت کی تفسیر میں حاکم عالم اہلسنت نے اپنی کتاب مستدرک میں ابن عباس سے روایت لکھی ہے کہ حضرت علی نے فرمایا کہ میرے بہت سے نام کتاب خدا میں ہیں جن کو لوگ نہیں جانتے ان میں سے مؤذن بھی ہے یعنی میں بروز قیامت لوگوں میں پکاروں گا کہ ان ظالمین پر خدا کی لعنت جنہوں نے کہ جنہوں نے میری ولایت کی تکذیب کی اور جنہوں نے میرے حق خلافت کو خفیف سمجھا۔

فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ○ (لوگو پوچھو اہل ذکر سے اگر تم نہیں جانتے ہو)

تفسیر ثعلبی میں جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ حضرت علی نے فرمایا کہ

اہل ذکر ہم اہلبیت ہیں۔

وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ (راسخون فی العلم سے مراد ائمہ اہلبیت ہیں) (تفسیر ... جلد دوم صفحہ ...)

الحق مع علی

ارجح المطالب کے صفحہ ۴۳۴ میں متعدد روایات اس حدیث (کہ حق علی کے ساتھ ہے) کے متعلق موجود ہیں جس سے علی کے خلاف لوگوں کے اعتقاد اور عمل باطل ہو گئے جیسے راوی ابو سعید خدری ہیں کہ حضرت نے فرمایا الحق مع علی حق علی کے ساتھ ہے ابن مردویہ عبدالرحمن ابن سعید راوی ہے کہ ہم چند مہاجرین کے ساتھ خدمت رسول میں تھے کہ آپ نے حضرت علی سے فرمایا کہ حق ان کے ساتھ ہے۔

ابوذر غفاری نے ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حق علی کے ساتھ ہے حوض کوثر تک جدا نہ ہوں گے۔

حضرت عائشہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ حق علیؑ کے ساتھ پھرتا ہے جدھر علیؑ پھرتے ہیں۔ (کنز العمال)

خود جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسولؐ نے فرمایا کہ اے علیؑ حق تیرے ساتھ ہے تیری زبان پر ہے تیرے دل میں ہے تیری دونوں آنکھوں کے بیچ ہے۔ (مناقب خوارزمی)

حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ علیؑ حق پر تھے جس نے ان کی پیروی کی حق کی پیروی کی جس نے ان کو چھوڑا حق کو چھوڑا یہ وعدہ ہو چکا ہے (کنز العمال)

ابو سعید الخدری کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ حق علیؑ کے ساتھ ہے لیکن لوگ دنیا کی طرف مائل ہو گئے۔

بیشک میں نے آنحضرتؐ کو جناب امیرؑ سے فرماتے سنا ہے کہ اے علیؑ تو حق کے ساتھ ہے اور میرے بعد تیرے ساتھ ہے (ابن مردویہ)

بعد فراغت جنگ جمل محمد بن ابی بکرؓ نے حضرت عائشہ سے (جبکہ وہ بصرہ سے اپنے گھر تشریف لے گئیں) خدا کی قسم دے کر پوچھا کہ آپ نے آنحضرتؐ کا قول جو آپ نے مجھ سے کہا تھا کہ حق علیؑ کے ساتھ ہے (سنا ہے) انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ پھر آپ نے نہروان والوں اور ذو الثدیہ کا حال پوچھا مسروق تابعیؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ فرمانے لگیں کہ بیشک علیؑ حق پر تھے میں ایک ایسی عورت تھی کہ جو سسرال والوں کے بس میں تھی جو کہ حضرت طلحہؓ و زبیر کی وجہ سے جنگ میں آئی (ابن مردویہ)

حذیفہ بن یمان نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ علیؑ اچھوں کے سردار اور بدوں کے

باطل میں جس نے ان کی مدد کی اس نے خدا سے دغا کی جس نے انھیں چھوڑا
وہ ذلیل ہوا حق انھیں کے ساتھ ہے تم بھی ان ہی کی پیروی کرنا (اخبار دیلمی)
ابو رافع سے منقول ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابو رافع تیرا کیا حال ہوگا
جب قوم علی سے جنگ کرے گی علی حق پر ہونگے وہ باطل پر ہونگے خدا کی راہ
میں انکے ساتھ جہاد میں رہنا ہوگا جو شخص جہاد کی قوت نہ رکھتا ہو اسکو چاہیے
کہ ان کا زبان سے ساتھ دے اگر زبان سے بھی نہ ہو تو دل
سے ساتھ دے اگر تم وہ زمانہ پاؤ تو تم میری طرف سے لوگوں کو دعوت دینا
کہ علی کی مدد کریں۔ ابو رافع اپنی زمین خیبر میں بیچ کر مع اہل وعیال علی کے
ہمراہ ہو کر انکی شہادت تک ساتھ رہے اور امام حسن کے ساتھ مدینہ واپس آئے
صفحہ ۲۴۳ میں احسن الانتخاب کی یہ حدیث مع روایات مذکور ہے
جس کا جی چاہے دیکھے۔

القرآن مع علی

حضرت ام سلمیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ علی
قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علی کے ساتھ حوض کوثر تک
جدا نہ ہوں گے۔ (طبرانی - دیلمی - ابن مردویہ)
اور یہ بھی فرمائی ہیں ابوذر غفاری کے غلام ابو ثابت سے کہ جب لوگوں کے
دل اپنی خواہشوں کی طرف تھے تو تیرا دل کدھر تھا اس نے کہا کہ علی کی طرف
ام سلمیٰ نے کہا ٹھیک ہے میں نے رسول کو فرماتے سنا کہ قرآن علی کے ساتھ ہے
حوض کوثر تک جدا نہ ہونگے میں نے اپنے بیٹے عمر اور بھتیجے عبداللہ ابن امیہ کو
حکم دیا کہ علی کے ہمراہ ہو کر جہاد کرو آنحضرت نے ہم عورتوں کو پردوں میں بیٹھنے کا

علم راستہ دونوں میں خود عمل کرنے کی طرف سے ہدایت ہیں جا گزیں ہو
ابن مردویہ اور ابن عقدہ کی کتاب مناقب میں حضرت ام سلمیٰ
روایت کرتی ہیں کہ آنحضرت نے مرض سال میں صحابہ کو وصیت فرمایا کہ
عنقریب دنیا سے رحلت کرنے والا ہوں میں تم سے جدا ہوں گا
اور آگاہ ہوں کہ میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑنے والا ہوں ایک
دوسری عترت یعنی اہلبیت - پھر جناب امیر کا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا کہ یہ
کے ساتھ ہے جب تک کہ حوض کوثر پر وارد ہوں یہ آپس میں جدا نہ ہوں
تم سے پوچھوں گا کہ تم نے میرے بعد انکے ساتھ کیا سلوک کیا۔

ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ ہم آنحضرت کے تشریف آوری کے منتظر
راستے میں آپ تشریف لائے نعلین مبارک کا تسمہ ٹوٹا ہوا تھا
امیر کو دے دیا اور فرمایا تم میں سے ایک ایسا شخص ہے جو تاویل قرآن
پر جنگ کرے گا اس طرح جیسے میں نے تنزیل قرآن پر جنگ کی حضرت
ابوبکر نے پوچھا کہ یا حضرت وہ شخص میں ہوں گا فرمایا کہ نہیں حضرت
بولے کہ میں ہوں فرمایا کہ نہیں لیکن یہ جوتا سینے والا خاصف النعل ہے۔

اس حدیث کو امام احمد حنبل نے مسند میں اور امام نسائی نے سنن میں اور
الستہ نے صحیح الستہ میں اور ابو حاتم ابو یعلیٰ ابن حبان نے اپنی
میں اور حافظ ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں اور ... نے
میں روایت کیا ہے اور حاکم کا قول ہے کہ یہ روایت بخاری و مسلم پر صحیح ہے

نوٹ ۱	علماء اہلسنت کتب سے حق اور قرآن اور علی کے ساتھ ... ہونے

[illegible] ذوالکلاح وغیرہ اور عفت و امانت علی کی ولادت باسعادت تک حضرت [illegible]

رسول کی بعثت اور بتوں سے کعبہ کی طہارت ولادت علی کی منتظر تھی

محمد رسول اللہ کے دور تک کسی طرح یہ نہ ہوا کہ مرکب کے داخلت بیجا کر کے کعبہ

[illegible] نہیں ہیں۔ ساتھ ہی جو جتنے بت نصب کر کے انکی پوجا شروع کر دی ایک

عیب احاطہ حرم کو دیا اور کعبہ کو بتکدہ بنا دیا۔ خدا نے حسب ذیل وجوہ

مصلحتاً کچھ پرواہ نہیں کی اپنے رسول سے اپنے بزرگ دوست فرشتوں سے اور

جبروجلال جیسی قدرتی طاقتوں سے کچھ کام نہیں لیا۔

مصلحت کلی یہ تھی کہ خدا تو خود ہی لا مکان اور لا زمان ہے اس کو کسی

[illegible] کی حاجت ہی نہیں یاں کعبہ جیسے مقدس اپنے سے منسوب گھر میں خدا نے ایک

ایسا بندہ خدائی کی صورت میں رحمۃ اللہ سان اللہ پیدا کیا جانے کہ وہ خانہ زاد

خدا یاد و ان اہل بیت اللہ ہو کر گھر کو بتوں کی نجاست سے خود پاک کرے گا اور [illegible]

[illegible] ہو گا۔ و نام و نشان خلیل و اسمٰعیل کو تا قیامت طہارت کے ساتھ باقی رکھے گا [illegible]

خود کو اک و مختار خانہ کے اور وارث اختیارات بھی ثابت کرے۔ دلوں

انتظار و کھچے دیکھتے آخر کو انتہائے شوق تمنا میں ۱۳ رجب کو دیوار کعبہ

بحکم خداوندی شق ہو گئی ماد رعلی کو جلد اپنی آغوش میں لے کر بتوں مل گئی

اور ان کے بطن سے اک خانہ زاد خدا علی کی صورت میں جلوہ گر کر دیا۔

(۲) بتوں کے باقی رکھنے کی وجہ | خدا نے کعبہ میں اپنے مخالف دشمن معبودوں کو

باقی اور اپنے خاص گھر میں کی مداخلت بیجا ہر مخالف عبادت کی ناجائز دو [illegible]

علی ہی کی خاطر سے گوارا رکھا کہ دنیا میں بجائے فرشتوں یا رسول کے علی ہی خود [illegible]

رسول پیدا ہو حکومت شکن مشہور ہوں اور عرب کے کل کفر بیت دین ہوتا
ہے اور ایمان اسلام کی غلبہ کثرت کے سامنے علیؑ کے عین ایام ولادت میں خو
ظاہر ہو کر نطق ... ڈالنے سے اُنکے کل ایمان جو خطر دُنیا میں
رکھوائے اور ایام نادانی میں لنبے خدائی وہ دانا کی بات کہلائے اور
غالب اور قوی تو کہا کرائے خدا اسد غالب کل غالب کا لقب حاصل کر
اور ... خلافت اول کے منکرین کے ثبوت میں آیات [illegible]
اپنے کو صحابہ سے بڑھا ہوا افضل ثابت کر دکھانے اور جب یہ ہے
کہ جب تم نے علیؑ کی پیشانی یا نظر بتوں کی جانب نہ جھکنے دیں نہ
آنکھیں بند رکھ کے آغوش میں آ کر رسولؐ کے چہرہ پر پڑنے سے علیؑ کے
ایمان کی تصویر کیا کر لفظ انھیں لوازم اشد جو کھانا واجب کر لیا ہے تو ایسا
کامل الایمان معصوم بچہ کہ جسکے ایام طفلی کی ذہانت نے تین سو ساٹھ کفر
تعداد کثرت پر خدائے واحد کو بحالت وجود وہ طفولیت بغیر کسی ... کے جنا
خود ہی غالب اور قوی تر سمجھ لیا ہو اور جس نے کعبہ سے آنکھ بند کھولے آغوش محمدؐ میں
اور ... محمدؐ پر نظر ڈالتے مسکراتے اور آیہ قد افلح المؤمنون کی قبل از نزول
قرآن تلاوت کرتے پیغمبر اپنی آنکھوں سے اپنی معتبر کتابوں سے ثابت کر دیا
جسکی مثال در صورت تمام ملک دنیا میں نہیں ملے گی تو پھر بعد
صحابہ کو کس طرح نے ... کر کے اپنے تیس چالیس برس کے کفر کے بعد آدمی
کے مقابل ... علیؑ سے مقدم کر کے خود کو امیر المؤمنین اور خلیفۃ المسلمین کہ
پسند کر لیا ہو ان کے معتقدین کو اپنے عقل و انصاف پے خدا کے خوف سے

بات پر نا قابل برداشت کیوں ہو گیا کہ قدم آدھے تہائی ایمانداروں کو اسلام اور
بھی مجسم ایمان رسول کو میدان جنگ میں چھوڑ کر اپنی جان گھڑیوں کے فاصلے پر
ایک دفعہ نہیں متعدد دفعہ دور کر لیا اور رسول جیسے ایمان کے مقابل اپنی جان عزیز
کو بچا کر پھر آخری جنازہ کے قرب زیارت سے خود کو محروم کر کے دنیا دار جان نثار
یا اطمار ثابت کر دکھایا ہو۔ ایسے ایمانداروں کو علی سے افضل قرار کر کے
تاج خلافت بجائے علی ع صحابہ کے سر پر رکھنا گوارا کر لینا کونسی ایمانداری
اور نجات حاصل کرنے کی کیا بہترین تقلید اختیار کی ہے

رسالت کی تکمیل علی کے جشن تاجپوشی پر منحصر تھی

قبل بلوغ یا بعد بلوغ اپنے حبیب خاص رسول
پاک کو خدا نے مرتبہ رسالت پر اسلئے فائز
نہیں کیا کہ علی ع ان کے خاندان کا قریبی مصدق اپنے کو دس سال کی
عمر تک نہ پہنچے اور رسول کے دعوائے نبوت کی صداقت کا اقرار بولی بول
کر جائے اور دنیا میں رسول کا دعوے بے اثر ہو اور ایک بھائی کی آواز
اسلام کو دوسرا بھائی اپنی آواز لبیک سے سنبھال کر قوی تر ثابت
کر دکھائے۔ اور اگر علی جیسا ایماندار بندہ پہلے کعبے میں نہ پیدا کیا جاتا جو
بے آنکھیں بند کرا کر چہرہ رسول پر نظر ڈلوا کر آغوش رسالت میں نہ پالا جاتا
تو بتائیے دنیا میں کونسا ایماندار تصدیق رسالت کے لئے سامنے آتا۔ اور محمد
کے بازوؤں کو مضبوط اور سکر کو مستحکم کر سکتا تھا اسلئے خدا نے علی کی ولادت
میں اور پرورش میں کفر کی ہواؤں سے بچانے کا کیسا کچھ قدرتی انتظام کیا
اور اپنے رسول کو اپنے اظہار نبوت میں منجانب اتنے زمانہ تک منتظر دیدار

الت کرتا تھا جو پیغمبر کی تصدیق رسالت کا پہلے خدا کو اور بعد ا
اس کے ساتھ وزارت و وصایت علی کو ظاہر کر دیا۔ اور جب آیۂ وانذر عشیرتک الاقربین
کی آئی تو رسول نے اپنے قبیلے کے چالیس سرداروں کے سامنے اپنی نبوت
کر اور علیؑ کی آواز لبیک پر ان کی وزارت و نیابت کو ظاہر کر دیا۔

رسول نے آیۂ وانذر عشیرتک الاقربین کے نازل ہونے پر اپ
اظہار نبوت و رسالت کے ساتھ علیؑ کی وصایت و خلافت کا اعلان
ساتھ کل اہل البیت کی خلافت اور مذکورہ بالا بہت سی آیات و احادیث
ان کے فضائل و مناقب کو اپنے اور خدا اور قرآن کے ساتھ خصوصیت
تھا و کو حسبہ صحابہ کے سامنے رکھا ہے اتنا کسی نبی نے اپنے ولی کی تبلیغ
نہ دیا ہوگا علیؑ کے علاوہ فاطمہؑ بھی نبیؐ کے سامنے آتے وقت کھڑے
ہو کر اسلیے تعظیم کیا کرتے تھے کہ وہ ام الائمہ تھیں اور تا قیامت شجرۂ
اور نام خدا اور امر ہدایت اور تحفظ شریعت ان کی اولاد کے ذریعہ باقی
رہنے والا تھا۔ نیز آیۂ تطہیر نازل ہونے پر بعض کے نزدیک چھ مہ
بعض کہتے کہ نو ماہ تک رسولؐ ہر صبح علیؑ و فاطمہؑ کے دروازے
جا کر کنڈی کھٹکھٹاتے اور بآواز بلند محلہ والوں کو سنانے کے لیے یوں
خطاب کرتے تھے کہ السلام علیکم یا اہل بیت النبوۃ و معدن
الرسالۃ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت
و یطہرکم تطہیرا۔

نوٹ	یہ روایت معتبر کتب اہلسنت میں ہے۔ درمنثور سیوطی تفسیر

ابی حاتم ۔ طبقات ابن سعد ۔ مسند ابی ... مسند احمد بن حنبل ۔ ترمذی ۔ حریب ۔
حاکم کی کتاب مستدرک ابن ماجہ ابن منادی ۔ ابن ابی شیبہ وغیرہ اکثر کتب حدیث
تفاسیر میں موجود ہے بحکم خدا اسلئے آپ سجدہ نہیں کرتے تھے کہ دیکھنے والے اور
دیکھنے سننے والے صحابہ اور غیر صحابہ سب ان نواسوں کی اور خود علی و فاطمہ
اور ان کے بیٹوں کی عظمت و رفعت بیان کریں اور ان کی اطاعت و محبت پر خدا
میں عبادت کریں انکی اطاعت سے کہیں منحرف نہ ہو جائیں۔

اسلئے علاوہ حسنین کی مرضی کی تابعداری اور ناز برداری کو دکھلانے کیلئے
بیٹھا کر خود ناقہ کی طرح چل کر دکھایا۔ پھر عبادت میں خطبہ چھوڑ کر
حسین کو گود میں اٹھا کر اور حالت سجدہ پشت پر سوار ہو جانے پر خدا کی
اطاعت میں حسین کی اطاعت و مرضی پر بحکم خدا رسول کو سجدہ طول دینے کی
تاکید کرنے پر عبادت خدا میں اطاعت حسین کا تماشہ صحابہ کیا جملہ مسلمانوں
کو خدا اور رسول کے دکھانے سے عبرت اور سبق حاصل کرنا چاہئے کہ جنکی مرضی
عین مرضی خدا و رسول ہو جنکی اطاعت عین اطاعت خدا و رسول ہو وہ بعد
رسول امام اور حاکم وقت نہ بنائے جائیں ان کے بجائے وہ حاکم اسلام
خلیفہ رسول کئے جائیں جو خدا و رسول سے کوسوں دور ہو چکے ہوں۔

بعد مذکورہ آیہ وانذر عشیرتک فرمانبر کردو دوسری آیت یا ایہا الرسول
پارہ سورہ مائدہ میں فلعلک تارک بعض ما یوحی الیک آئی پھر جبکہ
آپ آخری حج کے لئے داخل مکہ ہوئے اور آیہ اذا جاء نصر اللہ والفتح
نازل ہوا آپ نے مسجد خیف میں درمیان خطبہ کے علی و دیگر ائمہ کے خلیفہ ہونیکا

بیان کیا ہے میں کہ رنگ بھی ہو گئے جب مسلمانوں کی کیفیت دیکھی جو ان
غضبناک ہو رہی تھی پایا۔ تعجب، حجہ کو بلاؤ، عائشہ تشریف لائے ان سے
دریافت کرنے پہ فرمایا کہ ہم آدمیوں کو اک امر کا حکم دیتے ہیں اور وہ اس میں
تردد کرتے ہیں۔

حضرت عائشہ کی اس روایت کی تشریح امام نووی نے صفحہ ۳۹ پر غصہ
کی وجہ لکھی ہے کہ شیخ کی جنگ ہو رہی تھی اور صحابہ حضرت کے حکم
روایت خلافت علیؑ قبول کرنے میں دیر کرتے تھے۔

دیگر کتب اہلسنت مفصل مفسر مشہور قتل رجال حقیقت کتب کے
صفحہ ۶۰ تا ۶۱ میں دیا ہے۔ ترک کیا جاتا ہے۔

چوتھا حکم والعصر فاذا فرغت فانصب والی ربک فارغب
یعنی اے رسول جبکہ تم حج کے فرائض سے فارغ ہو تو امر خلافت علی کا قیام
کر کے اپنے خدا کی طرف واپس ہو جاؤ۔ آپ نے وقت کی ناموافقت
سے کعبہ میں حج کے موقع پر اظہار خلافت علیؑ میں توقف کیا اور
بعد فراغت حج غدیر خم کے قریب پہنچے تھے کہ جبرئیل یا پھر یہ
حکم یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک نازل ہوا۔

اس آیت کے متعلق تفسیر در منثور سیوطی اور ابن حاتم، ابن مردویہ
ابن عساکر ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ یہ آیت بروز غدیر خم
نازل ہوئی اور ابن مسعود صحابی بیان کرتے ہیں کہ ہم زمانہ رسول میں
اس آیت کے لفظ من ربک کے بعد ان علیا مولی المومنین بھی پڑھا کر

وان کنا تفعل سے آخر آیت تک پڑھا کرتے تھے۔

اہلسنت کی تفسیر مجمع البیان میں ثعلبی اور حسکانی وغیرہ نے اپنی تفسیر میں واقعہ غدیر خم کو پورا لکھا اور کتاب ریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ جلد دوم کے صفحہ ۱۷۰ میں ابن عدی ہمدانی سے ہے کہ حضرت نے جناب امیرؑ کو بروز غدیر خم بلا کر اپنے ہاتھ سے دستار بندی کی اور کجاووں کے منبر پر جا کر بعد حمد و ثنا کے آئمہ اول حدیث ثقلین اور حدیث سفینہ ارشاد کی۔

حدیث ثقلین | انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی اہلبیتی ما ان تمسکتم بہما لن تضلوا بعدی انہما لن یفترقا حتی یردا علیّ الحوض

مسلمانوں میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑے جاتا ہوں کتاب خدا اور اہلبیت میری عترت جب تک تم ان کو مضبوط پکڑے رہو گے تو میرے بعد گمراہ نہ ہو گے اور وہ ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر وارد ہوں۔

حدیث سفینہ | مثل اہلبیتی کمثل سفینۃ نوح من رکبہا نجی ومن تخلف عنہا غرق وھوی۔

اور میرے اہلبیت مثل کشتی نوح کے ہیں جو اس میں سوار ہوا اس نے نجات پائی اور جو منہ پھرا لیا وہ ڈوبا اور ہلاک ہوا۔

پشت الست اولیٰ بکم من انفسکم قالوا بلیٰ۔ تین بار آپ نے اقرار کرا کر تب علیؑ کے بازو پکڑ کر بلند کیا اور چاروں طرف دکھاتے ہوئے فرمایا کہ من کنت مولاہ فہذا علی مولاہ کہ جس کا میں مولا ہوں اس کے علیؑ مولا ہیں۔ جس کو سن کر اول صحابہ و ازواج نے پھر مختلف شہروں کے ہزارہا لوگ

تمام صحابہ نے بیعت و مبارکباد علیؑ کی امامت و خلافت بلا فصل پر ادا کی۔

حضرت عمر کا قول مبارکباد کی اور قبول بیعت خلافت علیؑ

حضرت عمر نے علیؑ کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر اس طرح مبارکباد دی
بخٍ بخٍ لک یا ابن ابی طالب اصبحت مولای و مولیٰ کل مومن و مومنۃ۔

کتاب مودۃ القربیٰ کے صفحہ ۱۰ میں علی بن شہاب الدین ہمدانی نے عمر بن خطاب سے روایت کی ہے کہ جبکہ رسولؐ نے من کنت مولاہ فعلی مولاہ فرمایا (خدا اکبر) گواہ کیا کہ تو شاہد رہنا امامت پر اور سب اقرار خلافت علیؑ کر رہے ہیں تو اس وقت میرے پہلو میں ایک جوان خوبصورت خوشبودار نے مجھ سے کہا کہ اے عمر خدا نے خلافت علیؑ کی گرہ ایسی لگائی ہے کہ سوائے منافق کے کوئی مومن اسے نہ کھولے گا اے عمر تو خدا سے ڈرنا اور اسے نہ توڑنا۔

وہ جوان حضرت جبرئیل تھے کہ جنہوں نے عمر کو آئندہ کے فتنوں سے ڈرایا تھا۔

من کنت مولاہ فعلی مولاہ کے ختم ہونے پر فوراً آیہ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا نازل ہوئی کہ خلافت علیؑ کے منعقد ہو جانے پر آج کے دن بسبب امامت علیؑ مسئلہ کا تمہارا دین اسلام میں نے کامل کر دیا اور اپنی نعمتوں کا تم پر اتمام کر دیا اور تمہارے دین اسلام سے راضی ہو گیا۔

اور ان آیات کے نزول کو معہ واقعہ جشن خلافت علی علماء اہلسنت کی اکثر معتبر کتابوں میں لکھا ہے مثلاً ابن مردویہ نے مناقب علی میں اخطب خوارزمی۔ خصائص علویہ میں امام نسائی نے۔ تذکرۃ خواص الامہ میں ابن جوزی نے۔ حموینی نے فرائد السمطین میں۔ ر کفایۃ الطالب میں محمد بن یوسف شافعی گنجی نے۔ رسالہ الاؤ ار میں علامہ سیوطی نے۔ اور حافظ ابونعیم نے اپنی کتاب ما نزل من القرآن فی علی میں پورا واقعہ مع اشعار حسان بن ثابت درج ہے۔ اور مسند احمد کی اٹھارہ تاریخ بھی دی ہے۔ اسوقت خوشی کے جذبے میں حسان بن ثابت نے رسول اللہ سے اجازت لے کر فوراً فی البدیہہ ایک قصیدہ نظم کرکے مجمع عام میں پڑھ کر سنایا اور رسول کے مقصد اعلیٰ کے کثیر معنوں میں علی کے امام اور خلیفہ بلا فصل ہونے کو ادا کیا اور آیات اکملت لکم دینکم الخ کے شان نزول کو اپنے اس قصیدہ میں صاف طور سے ظاہر کر دیا۔

اور گروہ مشائخ قریش سے خطاب کرکے کہا کہ اے گروہ مشائخ میرے اس کلام کو آنحضرت کی گواہی سے سنو کہ جو آیہ تبلیغ اور آیہ اکملت لکم دینکم کی شان اور مقصد کو بتاتا ہے۔

(۱) ینادیهم یوم الغدیر نبیهم بخم واسمع بالرسول منادیا	روز غدیر خم کے روز مسلمانوں کے نبی نے منادی کرائی اور رسول کی منادی تو سب سے زیادہ سننے کے قابل ہے
(۲) یقول فمن مولاکم ولیکم فقالوا ولم یبدوا هناک التعامیا	فرماتے تھے مسلمانو! تمہارا کون مولیٰ و ولی ہے۔ تو لوگوں نے بلا تامل کہا

(٣) الٰہک مولانا وانت نبینا
ولم تلق منا فی الولایۃ عاصیا

(٤) فقال لہ قم یا علی فاننی
رضیتک من بعدی اماما وہادیا

(٥) فمن کنت مولاہ فہذا ولیہ
فکونوا لہ انصار صدق موالیا

(٦) ہناک دعا اللہم وال ولیہ
وکن للذی عادا علیا معادیا

(کتاب مناقب ابن المغازلی)

(٣) [illegible]
[illegible]
(٤) [illegible]
[illegible]
(٥) [illegible]
[illegible]
[illegible]
(٦) [illegible]
[illegible]
[illegible] رکھ۔

اشعار قیس بن سعد بمقام جنگ صفین

(تذکرہ خواص الامہ سبط ابن جوزی)

(١) قلت لما بغی العدو علینا
حسبنا ربنا ونعم الوکیل

وعلی امامنا وامام
لسوانا اتی بہ التنزیل

یوم قال النبی من کنت مولاہ
فہذا مولاہ خطب جلیل

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

فَمَا قَالَهُ النَّبِيُّ عَلَى الْأُمَّةِ — اسلئے نہیں کہ نبی نے امت سے جو کہا تھا
حَتْمٌ مَا فِيهِ قَالٌ وَقِيلٌ — کہ جسکے اعتقاد میں امت کو قیل و قال نہیں ہوسکتا

مذکورہ بالا اشعار حسان میں قول رسول من کنت مولاہ سے حسان صحابی نے امام و خلیفہ کے معنی سمجھے تھے ان کو اپنے قول رضیتک من بعدی اماماً وھادیاً سے صاف ظاہر کر دیا۔

اور قیس بن سعد نے بھی مقام جنگ صفین میں واقعہ غدیر کی طرف معاویہ کے لشکر کو خاص کر متوجہ کیا ہے کہ مسلمانو اپنے رسول کے قول من کنت مولاہ فعلی مولاہ کو پھر یاد کر لو جب انھوں نے مقام غدیر خم پر امت کے سامنے حتمی طور پر علی کے امام اور خلیفہ بلافصل ہونے کا اعلان کیا تھا۔ بیشک خدا ہمارا رب اور اچھا وکیل ہے اور علی ع ہمارے رب کے امام ہیں جیسے قرآن شاہد ہے۔

اسکے علاوہ جبکہ خلافت مرتضی علی ع کی خبریں حاجیوں نے اپنے اپنے مقامات پر مشہور کیں تو بہت سے لوگ باوجود محبت کے علی ع کی خلافت سے ناخوش ہوئے چنانچہ ایک قریہ سے نعمان بن حرث بھی سن کر مدینہ میں آیا اور اونٹنی پہ سوار ہو کر رسول کی خدمت میں آکر کہا کہ اے رسول تو نے خدا کو منوایا ہم نے مانا اپنی نبوت و رسالت کا اقرار کرایا ہم نے مان لیا لیکن آپ نے علی ع کو امام و خلیفہ اپنی مرضی سے کیا کہ خدا کے حکم سے اسوقت اس نے بحالت غضب اپنے حق میں یہ دعا کی کہ اے خدا تو مجھ پر عذاب نازل کر میں علی ع کو اپنا حاکم اور خلیفہ ماننے کو پسند نہیں کرتا۔ چنانچہ

اسی وقت خدا کا عذاب نازل ہوا اور ایک کنکری آسمان سے اس کے سر پر گری
اور نیچے سے نکل گئی اور مٹی کے وہ شخص وہیں ہلاک ہو گیا۔

انکار خلافت علیؑ کے اس عبرتناک واقعہ کو خدا نے خاص طور سے
سورہ معارج کی پہلی آیتوں سے ظاہر کر دیا۔

خدا فرماتا ہے کہ سَاَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ لَیْسَ لَہٗ دَافِعٌ کہ
ایک سائل نے عذاب واقع کا سوال کیا کہ جس کا کوئی بجز خدا دفع
کرنے والا نہ تھا۔

پس بعد ظاہری بیعت کے علیؑ کی خلافت سے انکار کرنے والے یا
خود کو بجائے ان کے خلیفہ بننے بنانے والے حضرت عثمان کے قصیدہ
سے مقصد رسول حاصل کرکے یا کفران نعمت کے اظہار مقصد کے بعد
دنیا میں نتیجہ بد سے خود بھی عبرت حاصل کر لیں۔

یوں واقعہ غدیر خم کو فقط صحابہ کی خلافت کو جائز کرنے ان کے
اور اپنے ایمان کو صحیح بنانے کے لئے خدا اور رسولؐ کے خلاف مقصد رسولؐ کے
دوسرے معنے لگا کر واقعہ کو سرسری کر دیا جائے خود ساختہ روایات وضع
کر کے خود کو اور ازواج صحابہ کو خوش اور اہلبیت کے ساتھ خدا و رسولؐ
کو ناخوش کر دیا جائے تو ایسی اعتقادی زبردستی کا علاج بجز خدا
کسی کے پاس نہیں ہے۔

نوٹ | نقل احادیث کا مذہب پہلے صحابہ ہوتے اور ان کے بعد اقلیت
کل مسلمان ہوتے رسولؐ نے اپنی حیات میں جو اطاعت خدا اپنی اطاعت

ساتھ اہلبیت کی اطاعت اہلبیت کا حکم واجب کیا ہے صحابہ کو بھی ان کی اطاعت
کا حکم خدا نے دیا ہے اپنے نبی آل اولاد کو حسنین جیسے اکابر افضل و اعلیٰ
ہوتے ہوئے ... پاس بیٹھنے والے یاران طرایف کو ... کی کوشش
کیا ... یا ... کے پڑھے اسلام لانے والے ...
کا قبول ...

محمد ... آخری وقت ... اسلام
اپنے معصوم صفات حقیقہ ... ظلم کے ... کیوں ... جاتے ہیں آج صحابہ
ان کی خاطر ... رسول کی حدیث ثقلین اور حدیث ...
روایت کے بموجب قرآن کے ساتھ عترت و اہلبیت سے تمسک نہیں کیا علی کو
خلیفہ اول رسول کا نہیں مانا اور حسن و حسین کی تو معصوم ... خلیفہ
امیر المومنین ... کرنے کے بجائے حکام وقت کو خلیفہ رسول سمجھا اپنے ...
حدیث رسول ... کرکے ذلیل و حقیر سمجھا اور احادیث رسول
اور فضائل اہلبیت کی ... پارہ پارہ کرکے توہین کرنے سے ...
قرآن کو ... پارہ کرکے انکو ... اہلبیت جیسے تا قیامت ...
دشمنوں کے ... کر بے مونس و ... کرنے سے ...
اور ... ہو گئے اور ... احادیث رسول اللہ کی ...
کرنے سے خدا کی ... مسلمانوں کے ہاتھوں ہو جائے گی۔

مسلمانوں کی تمام نزاعی باتوں کا فیصلہ

(۱) رسول نے اپنی حیات تک سینکڑوں ہی بار احادیث سے عقیدہ شدہ اور کار عمل پیش کیا ہے وہ صحابہ یا کسی اور کو مسلمانوں کو ایہا الناس یا ایہا الذین آمنوا سے مخاطب کر کے بغرض اطاعت و رفع اختلاف قرآن کے ساتھ صرف اہلبیت کو پیش کیا ہے۔

اور آیہ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا و لا تفرقوا میں مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ حدیث ثقلین یعنی اے لوگو میں تم میں قرآن کے ساتھ کھانے والے ساتھی صرف اپنے اہلبیت کو چھوڑ رہا ہوں جن کے ساتھ تمسک کرو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ اور یہ دونوں حوض کوثر تک جدا نہ ہوں گے۔ جس حدیث کے ذریعہ صحابہ اور تا قیامت کل مسلمان اطاعت و حکومت اہلبیت کے حلقہ میں آ گئے اور اہلبیت کے مقابل تمام خلافتیں باطل ہو گئیں۔ اس متفقہ مسلمہ حدیث میں لفظ عترتی اہلبیتی کے [illegible] صحابی رسول نے [illegible] کسی صحابی اور [illegible] صحابی نے [illegible] کی روایات کی [illegible] اس حدیث ثقلین کے ہم معنی [illegible] حدیث میں اصحاب کے تمسک و اطاعت کرنے کی [illegible] کسی صحابی نے [illegible] وضع کر کے [illegible] کرنے کی [illegible] اس کے بعد [illegible] حدیث تمسک و اطاعت اصحاب کے متعلق [illegible] کرے مجھو [illegible] رسول کی توہین بلکہ [illegible] ہو گی۔

اور اگر اس حدیث ثقلین میں بجائے اہلبیت دوسری جگہ بجائے عترتی اہلبیتی کے
کسی وقت میں رسول خدا اصحابی فرماتے تو پھر سب اُن خلق سے اصحاب کو
متفقاً جو جانب سمجھاتے پھر اصحاب کے علاوہ دیگر مسلمانوں میں اختلاف ہوتا
لیکن خود اصحاب کے درمیان نامزد کیے یا غیر نامزد کیے ہوتے بصورت
اختلافات ضرور ہوتا کہ جب اصحاب نے حبل ثقلین دکھائی ہر فریق ایک کو حاکم
دوسرے کو محکوم تھی بالمراتب معنی کسکو تابع مانا کر کسکو محکوم متبع کیا جائے
جسکو حاکم بنایا جاتا اتنی اصحاب کی الجھنی کا باعث ہوتا رسول پریشانی ہوتی
جبکہ سب اصحاب معصوم نہ تھے۔ انکی آپس تمام لڑائی جھگڑوں کو متنوں کی
اطاعت میں دوسرے کو خطا ثابت ہو چکے تھے بھلا خود رسول معصوم حضرت
ہو کر اپنی معصوم صفت عترت کو چھوڑ کر غیر معصوم خطا کاروں کو حاکم اسلام کیسے
بنا دیتے ایسا کرنے پر رسول سے مراد ظلم و نا انصافی کیسے ہو سکتی ہے اس کے بعد
مسلمان رسول کے اس فیصلہ اور گفتاری پر راضی بھی نہ ہوتے۔ اصحاب میں
کسی غیر معصوم کی نامزدگی بھی باعث ثابت ہوتی بیکار ہو جاتی۔ اور
اکثر منصف اصحاب اپنے سے علیؑ کو عبادات و صفات میں بہتر جان کر
رسول مختاری کے حقوق پیش کرکے ریاست وجانشینی رسول انھیں مانتے
اور اگر رسول تمام اصحاب میں سے حضرت ابوبکر کو یا عمر کو انکے خصوصیات ان کے
خاص صفات کاملہ عیوب خرمی ہوتا فقط کسی کو نامزد کر دیتے تو
تو پھر علیؑ کو جو تھا خلیفہ بننے یا کہلانے کی ضرورت ہوتی اصحاب اجمعین
نفسا۔ کو جس وفات رسول کے روز سقیفہ میں بابت خلافت شوری کرتے

یا کہ قیاسات اپنے علما اور مجتہدین [illegible] باتیں پیغمبر کی طرف
[illegible] کی نسبت [illegible] کسی زبان کی ثابت ہو خلاف [illegible] کی حدیث
قبول ۔ دو حدیثیں ایسی [illegible] کی تعداد [illegible] میں بجائے اپنی زبان
بہت طرف ذات رسول [illegible] نسبت [illegible] میں [illegible] کی
ضرورت ہی نہ تھی [illegible] فرقہ [illegible] فہرست [illegible] بہت عام
فرقت کا [illegible] ان کے ۔ مشہور [illegible] آپس کی [illegible] کرکے تمام
اصحاب رسول صلعم [illegible] کر [illegible] اب [illegible] اور قیاس کے
اسلام کر دیئے جاتے تو بھی [illegible] امام اپنی اپنی ذات کی تقلیدات
الغرض ان میں ایک دوسرے کے خلاف شرع میں احکام جاری کئے ہیں
اختلافات رکھتے ہیں ان سے زیادہ [illegible] اپنی اپنی ملت [illegible]
کے [illegible] بہت کچھ اختلافات [illegible] اور مخالفت اسلام کی فہرست [illegible]
خلاف ایک دوسرے کی [illegible] اظہار کیا [illegible] اور [illegible] اپنے
[illegible] لیکن یہ صورت [illegible] اختلاف کیا گیا جیسی کہ اب ہے اس سے
زیادہ [illegible] اختلافات [illegible] اختلافات خدا اور رسول کی طرف
منسوب ہونے کا باعث [illegible] نظام و قوانین شریعت الٰہی
[illegible] بڑی حیرت اور فکر کی بات ہے کہ باوجود [illegible]
[illegible] کے اختلافات کے امت محمدی کے [illegible] مسلمان خدا اور رسول کے
[illegible] اختیار [illegible] نہیں کرتے [illegible] مسلمانوں کو نجات [illegible]
[illegible] کا [illegible] شریعت اسلام کا حاکم [illegible]

آپ نے بیان کیا ہے اگر غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ ان کی بنیاد پر خدا و رسول
و مسلمانوں کے درمیان اختلاف جو [illegible] ہی سے اور خود ساختہ
ایجادات اعتقاد و عمل کے الزامات [illegible] سے محفوظ رہتے اور مسلمان بھی
انہی انہی غلط کاریوں کے آپ [illegible] ہو رہے

جبکہ رسول نے مسلمانوں کے سامنے قرآن محبت اطاعت و ولایت
اپنے اصحاب کو پیش نہیں کیا اور آیات کے بر عکس احادیث سے فقط
اہلبیت ہی کو قرآن سے خود اپنے نفس [illegible] سے بڑھ کر تمام سے تجدید
کر کے بغرض رفع اختلاف اور وجوب محبت و اطاعت و خلافت پیش کیا
اور مقام غدیر خم پر خلیفہ بنا کر تمام اصحاب سے بیعت و مبارکباد لی
دلوادی اور اسی وقت یہ آیت [illegible] اتممت علیکم نعمتی -
سے خلافت مرتضیٰ علی کو خدا نے [illegible] اکمال دین اسلام اور اتمام
نعمت الٰہی اور رضا مندی رب اسلام کی سرخروئی ثابت کر دکھایا ہے

تو پھر [illegible] وفات کے بعد اصحاب مہاجرین و انصار جیسے مقدس لوگ کیسے
جنازہ رسول کو ترک کر کے آپس میں [illegible] ثابت ہوگئی نیز
مدینہ سے تین میل [illegible] سقیفہ بنی ساعدہ [illegible] مقام پر اپنا اپنی امارت
و حکومت کی خاطر [illegible] کرنا ایک شخص کو [illegible] کو خود ہی باطل اور [illegible] قرار دینا
ت اور رسول کی احادیث و روایت حدیث ثقلین کے خلاف بمقابلہ حضرت
علی [illegible] خود کو نائب [illegible] امیر بنا کر پیش کرنا سراسر خدا و رسول کے مقابلہ
میں ظلم و بغاوت اور عداوت ثابت کرتا ہے -

اگر مہاجرین و انصار نے عصبیت سے کام لے کر تعمیل نہ کرتے جب تک رسول
اکرم سپرد خاک کر دئیے نہ جاتے۔ چنانچہ علمائے عام بات ختم ہوئی خلافت سے بنی آخر
الزمان کے ترکہ پانے کا باعث بنے ان کو خلافت کا حق بھی دیا جاتا۔ ان کے ذاتی
صفات فضل و کمال اور شخصی لیاقت و اہل بیت کیا جاتا ہوتا۔ مشورہ کے
مسجد نبوی یا اور کوئی مقام غیر انگشت نما رہ و مقام تجویز کیا جاتا تو
بعد میں مجمع کو نامزد اور باطل کرنا و مسجد نبات کی مخالفت ثابت
ہو گئی ان کے کی ضرورت اور بہت کسی کو بھی نوبت نہ آتی لیکن مذکورہ بالا
افسوسناک خطرناک باطل ہوس نہیں متبرک اسلامی تاریخوں سے پیش آئیں
ایسے جنازہ رسول کو بلا ترک کر دیں۔ جب غسل کفن انجام دینے
کے شرکت کا موقع علی کو دیتے بیچ عجلت لیے اختیار کرنے سے ایک
بات ایک ہے جو امامت و امارت و خلافت علی و اہلبیت کے
متعلق احادیث رسول اسلام ہو گئے ہیں اور یہ بات مشورہ کے مسجد نبوی یا
دیگر مقدس مقامات سے نہ ہو سکتے اور انکے بجائے کے جو تجویز
کیا ہے بنفسہ انگیز ناپاک جیسے مقام کی خوب سوچنے پر تو بہرکیف ہیں تعداد
طبیعت غیر جانبدار منصف مزاج انجام بیشتر شخص کو بحسوست قدرت
و اختیار حاصل ہے کہ وہ یہ مانے یا نہ مانے ایسی رکیک ذلیل
باتوں کو دیکھ کر بھی ان میں لعنت ملامت کرنے پر تیار ہو جائے اور اصحاب
مہاجرین و انصار کی رکیک و ذلیل باتوں کو دیکھ کر اتنا یہ جو کمائی خطا و لغو
الزام نہ لگا جائے اور ایسے فعلے کا حق خطا کاروں کی اہانت ...

تا حیات ۔ اتنی بڑی کرامت سے قوم کو گمراہ اور ہلاک کر دیا اولی و اہلبیت
رسول جیسے معصوم و مقدس لوگوں کی اطاعت و خلافت کو اپنے لیے
کمالی اور قابل نجات نہ سمجھا جائے ۔

جس فن کو ہماری نگاہ میں ذلیل و حقیر سمجھیں وہی باتیں ہم صحابہ
اور غیرہ رسول میں پائیں تو کونسی وجہ ہے کہ انکی باتوں کو چھپائیں یا
حسن و خوبی کا جامہ پہنا کر جوابات بنا کر طرفداری کریں اور اہلبیت کے
الفوق و فضائل کے نظر انداز کرنے اور ان کو بعد رسول معطل و بیکار
کر کے [illegible] ہی رکھو اور صحابہ کو اپنا حاکم و امیر بنائے کو ایمان دین اور نجات
سمجھیں تو خدا اور رسول کو خوش کر کے نجات یافتہ ہو سکیں گے ہرگز نہیں
اچھا اگر صحابہ اپنی ذاتی نیک یا بد طبیعتوں سے اسلام کے
[illegible] خلیفہ بن گئے تھے تو از روئے عقل و انصاف اور احادیث
و روایات کے سب افضل و اولیٰ صرف اہلبیت کو اسلام کے تا قیامت اور
رسول کے خلیفہ بلا فصل کر مانے مسلمان مان لیتے تو کیا قباحت ہو جاتی
کیا یہ امر خلاف قرآن و احادیث خلاف رضائے خدا و رسول ہو جاتا یعنی
خوشنودی خدا و رسول اور باعث نجات ثابت ہوتا۔

خلاصہ بیان

(۱) جملہ احادیث کو رسول نے صحابہ یا عام مسلمانوں کو مخاطب کر کے اپنے اہلبیت کو واجب الاطاعت خلیفہ امت ہونے کے ثبوت میں بکثرت بیان فرمایا ہے کے ساتھ کسی حدیث قوی یا کسی ضعیف میں بھی لفظ صحابی رسول کو شامل نہیں کیا اور رسول کے حیات تک کوئی حدیث ایسی نہیں بیان ہوئی کہ جس میں صحابہ کی اطاعت کو واجب کیا ہو۔ رسول کی سیکڑوں حدیثیں اور قرآن کی آیتیں اہلبیت کی فضیلت و حقوق کے بابت ہیں۔ سب کو غلط اور بیکار کرنے والے مسلمان ہوں گے کہ جو اہلبیت کو دنیا میں بیکار و معطل کر کے افضل و اشرف اور عالم زیادہ آخرت والے ہیں۔ اہلبیت کو مع احادیث کے معطل و محروم از حکومت کرنے والے خدا اور رسول کی حدود کو تباہ کرنے والے ہوں گے۔

حصہ سوم حقیقتِ سادات و معرفتِ اہلبیت

اس کتاب میں ہم نے اولِ نسل سادات کے علم و عمل اور انکے حسب نسب کی
خود ساختہ اچھائیوں خوبیوں کو چھوڑ کر نفسِ قومِ سادات کی حقیقت دکھانا چاہتے ہیں
اگر لوگوں کے اعمال و افعال اور اطوار پر نظر کی جائے تو دنیا میں جسقدر قومیں
اور مذاہب موجود ہیں ان سب میں عادت کے خصلت کے حسب نسب کے اچھے برے
لوگ ہر جگہ کے نکلیں گے۔ پر آپ نے خاندانی بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلنے والے بجُز
سادات کے اپنے قوم و مذہب یا خاندان اور دیس کے خلاف صحبت کے اثر سے
ہم رنگ ہو کر خود ہی اپنے حسب نسب اور خاندانی شرافت کو اپنے اعمال و اطوار
سے بگاڑ کر دوسروں کے انگشت نما بن گئے ہیں۔ تو ایسے جنجال میں پھنسے اپنا
اور دوسروں کا وقت برباد کرنے سے کیا فائدہ۔

جس طرح سے کہ ہنود و یہود و نصاریٰ اور مجوس وغیرہ کثرتِ مذاہب میں مختلف
فرقوں میں مختلف خاندانی طبقے پیدا ہو گئے ہیں ایسے ہی مسلمانوں کے ایک بڑے
اسلام میں دو فرقے سنی و شیعہ اور ان میں چار قومیں سید شیخ مغل اور پٹھان
اکثر شریف اور نیچ پیشے دکھائی دیتے ہیں۔

ہم یہاں دیگر اقوام مغل شیخ۔ اور پٹھان وغیرہ کی مفصل ذاتی تحقیقات کو
چھوڑ کر پہلے صرف قومِ سادات کی حقیقت دکھلا کر انکے ساتھ یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ
مسلمانوں کے چاروں قوموں اور مختلف پیشوں میں مذہب شیعہ کس قوم اور پیشے

ست زیادہ [illegible] میں ہے اور خدا و رسول اور اہلبیت رسول کا [illegible]
کیا ہے۔

پہلے چار قوموں کی مختصر شناخت
اور حسب شرافت انکی حسن ترتیب

(۱) قوم سادات | صرف اولاد علی و فاطمہ کو آل رسول اور قوم سادات کہتے ہیں
یہی وہ قوم ہے جو اپنے اجداد کی سلسلہ میں علی و فاطمہ کو رکھتی اور اپنی حقوق پیدا [illegible]
رسول سے حق [illegible] دنیا اور [illegible] کے بعد [illegible] اور [illegible] حکم خدا [illegible] ہیں [illegible]
اشرف [illegible] دنیا و آخرت جانتی [illegible] سب کو [illegible]
دنیا [illegible] خاندان کی [illegible] اور [illegible]
[illegible] علی و فاطمہ [illegible] حصہ پا یا ان [illegible]
[illegible] میں [illegible]
[illegible] منسوب ہوتے ہیں۔

(۲) قوم شیخ | چنانچہ جناب ابو بکر کی اولاد صدیقی [illegible] فاروقی اور جناب
عثمان کی [illegible] عثمانی کہی جاتی ہے [illegible]
[illegible] منسوب ہوتے ہے

(۳) قوم مغل | تمام ترکستان سے منسوب ہونے والے | مسلمان [illegible] تمام [illegible]
[illegible] اور [illegible] رسول کی

(۴) قوم پٹھان | تمام افغانستان سے منسوب ہونے والے | [illegible] کو [illegible]

[illegible] جانتے ہیں [illegible] باتے ہیں اور

اور جو علی کو امام خلیفہ اول کہتے امام حسنؑ و امام حسینؑ اور دیگر گیارہ معصوم اولاد کو امام خلیفہ رسول کہتے تھے شیعہ اور اصحاب کی خلافت کا اقرار کرنے والے ہیں وہ اہلسنت والجماعت کہلائے جاتے ہیں۔

(۲) آپس کے درمیان شادی بیاہ — اگرچہ مذہب اسلام میں یہ سب قومیں آپس میں بیاہ شادی کر سکتے ہیں لیکن قوم سادات جنھوں نے پہلے لوگ اس بات کے زیادہ تر پابند تھے اور اکثر مقامات میں اب بھی پابند ہیں کہ بیٹیاں اپنے قوم کی بچے ہی خاندان کے لڑکوں سے بیاہی جائیں لیکن انگریزی تسلط کے کچھ قبل و بعد زمانہ سے اکثر جگہ لوگوں نے اپنے اس عہد کو توڑ دیا اور آپس کی جہالت یعنی نادانی کی بدولت سے بیٹیاں سادات کی ادنیٰ ذات کے خاندانوں سے پا کر علم وطن میں بہتیرا اہل وطن پا کر فریب الدنیا دھوکوں سے بذریعہ رسالہ جات و اخبار بیاہی جانے لگیں۔

سادات آل رسول کی وجہ تسمیہ

سید کے معنی سردار بزرگ اور پیشوا کے ہیں۔ خدا اک خالق زمین و آسمان نظروں سے غائب ہونے پہلے اپنے لئے کچھ محبوب اور مقصود بنا اور خدا نورانی صورتوں کو بغرض معرفت بغرض عبادت اپنا نور عطا یا ان ہی کو لولاک لما خلقت الافلاک کے خطاب سے دنیا کی پیدائش سے ہزاروں برس پہلے پیدا کر کے عبادت و محبت میں اپنا محبوب اور تمام دنیا کی مخلوقات کا سردار اور مالک خود مختار بنا دیا اور انھیں کے نور سے عرش فرش لوح و قلم جنت وغیرہ کل مخلوقات کو پیدا کیا ہے

تک باعث ایجاد عالم تصور ہو اور خدا اور مخلوقات کے سوا ایک تیسری ہستی
قسم یعنی مذہب ثنوی اور عیسائی کی تائید کرتا ہے۔ جس بنا پر خدا نے حضرت محمدؐ
کے نام سید البشر، خیر الامم، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، شفیع المذنبین، طٰہٰ، یٰسین وغیرہ
سیکڑوں عطا کیے ہیں۔ اسی طرح ان کی پارۂ جگر بیٹی سیدۂ عالم دنیا کی تمام
عورتوں میں افضل و ممتاز کو خدا نے سیدۂ عالم اور لقب طاہرہ و معصومہ و صدیقہ
و زہرا و بتول وغیرہ خطابات عطا کیے ہیں۔ اسی طرح علیؑ کے نام خود خدا نے
علی و اعلیٰ اپنے ہی رکھا اور جو باقی رسول سرور اور پیشوا ہونے کے معنوں میں
ہوتے تھے القاب مثل سید العرب سید الاوصیا، امام المتقین امیر المومنین یعسوب الدین
خلیفۃ المسلمین خاتم الوصیین آیۂ انفسنا سے نفس رسول آقا و مولا ساقی کوثر قسیم النار
والجنت کے القاب سے نوازش کیا جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

اسی طرح امام حسنؑ اور امام حسینؑ کو سید شباب اہل جنہ مقرر کیا اور آئمہ
دنیا میں پیدا ہوا ابنا بنائے حسنین سید الکونین اور حسینؑ کی معصوم اولاد آئمہ
آل رسول اور امام المتقین امیر المومنینؑ حجت خدا انوار خدا کہے گئے تو ان کی
اولاد سادات کہی گئی جس طرح کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار میں صرف پانچ نبی۔
نوحؑ ابراہیمؑ موسیٰؑ عیسیٰؑ اور ان سے افضل محمد اولوالعزم نبی اور تمام انبیا
کے سردار اور سالار سمجھے جاتے ہیں۔ جبکہ انوار مقدسہ پنجتن یعنی محمد علی بتول
فاطمہ حسینؑ اور حسنؑ آپس میں متحد بالذات و الصفات باعث ایجاد عالم ماکان و ما یکون
عالم ہو کر اپنے خدا کے سوا اور کسی مخلوق کے محتاج اور احسان مند نہیں ہوئے مگر خود
اپنی ذات والا صفات سے تمام عالم کو خواہ انبیا و اولیا اشرف ملائکہ ہوں یا دیگر

... کی حیثیت بحال ... احسان کیا اور بعد خدا سب انکے شکر گزار ہوں اور انکی
... اور محبت کا دم بھرتے ... حاکم دنیا ...
مسلمین امیر المومنین خلیفت خدا نائب ...
و بعد رسول خدا کے ... خلافت یا امامت ... ظلم ...
سب مسلمانوں کے حاکم اور خلیفہ رسول کیوں نہ سمجھے جائیں اور ...
رسول و آل رسول کے صدقہ سے ... تا قیامت سید و سردار ...
کیوں نہ مانے جائیں۔

اب اگر قوم سادات کی کچھ ... سے اپنی اعتقاد صحیح کر رکھتے ہیں تو
اپنے حیات ... سے اپنے اعمال ... کو خراب کر لیا ہو اپنے حسب و نسب
... سے بچا لیا ہو تو انکے ذاتی فعل سے نفس قوم سادات کو یا آل
رسول کی ذات پاک کو متہم نہ کرنا چاہیے۔

جسکے اعمال خراب ہیں اعتقاد صحیح ہے تو اپنے اعمال کی سزا پائے گا اگر
اعتقاد و اعمال دونوں باطل ہیں خواہ کسی شریف قوم شیخ سید مغل اقوام سے ہو
وہ اپنے اعتقاد و عمل دونوں کی سزا پائیگا۔

مروجہ اصول فرمانبرداری کے خلافت و ناخلافت میں فیصلہ

دنیا میں مستند قوم و قبیلہ اور خاندان
میں جہانتک دیکھا گیا ہے انکی اولاد
جب تک اپنے آباؤ اجداد کے حقوق
و خصائل ... کی انکی تمام قومیں کی خواہ وہ جائز ہوں کہ ناجائز معقول ہوں کہ
نامعقول برابر ... فرمانبرداری کرتی رہے گی اور اپنے بزرگوں کی الفت کے

مزاحمت کرتی رہیگی وہ خلف کہی جاتی ہے اور جو اولاد اپنے باپ یا دادا کے ترکہ
وصل ملکہ خلافت چاہیگی یا انکے ذاتی حقوق و اختیارات سلب کر کے غیر کو متصرف
بنانے میں طرفداری کریگی تو وہ جماعت سے نافرمان ناخلف اور نا خلف کہی جاتی
ہے جسکو صاحبان قدرت و اختیار بعد انعام و تکفیر گھر سے نکالدیتے یا عاق و محروم
اپنی زندگی میں اسکو عاق کر دیا کرتے ہیں لیکن اس مروجہ دنیا کے دستور العمل
کے بنا پر سادات بنی فاطمہ اگر اپنے سلسلہ کے مرکز و مرشد یعنی علی کو بعد رسول
اپنی خلافت پر اور فاطمہ کو اپنے باپ کے عطیہ فدک پر متصرف جانکر صرف انہیں کو
اپنا دین و ایمان دنیا و عقبیٰ اور آنحضرت امام و خلیفہ مانکر جان و دل سے انکی
طرفداری و علی و فاطمہ کے حقوق خلافت و فدک لینے والوں سے بیزار اور دور
رہیگی وہ صادقین و رو برو نیز خاندان کے فرزند ہونگا اور خلف و فرمانبردار کہی
اور جو لوگ سادات بنی فاطمہ ہیں جو کہ اپنی جہالت سے یا صحبت باطل سے یا غیر
مذہب حاکم کے خوف یا خوشامد سے یا کہ مال و زر زمین کی طمع سے اپنے دادا
علی کو اپنے حق خلافت پر پہلا حقدار نہ مانکر انکے بجائے ابوبکر غیر خاندانی شخص کو
رسول کی خلافت کا اور فاطمہ کے باغ فدک کا حقدار و سزاوار سمجھے عمر کو
دوسرا حقدار عثمان کو تیسرا حقدار ماننے پر راضی ہو جائے اور علی کو اپنے
رسول جیسے عباسی کا خلیفہ بلا فصل ماننے پر ناراض ہو یا فاطمہ کو اپنے باپ کے
عطیہ سے محروم اور غیر قابض ہو جانے سے خوش ہو پھر علی کو نہ بروئی چوتھے
مرتبہ پر آکر اپنے خلافت پر علمی متمکن ہوتے دیکھکر تب چوتھا خلیفہ ماننے کو تیار
ہو سے ... رسول کی ان احادیث سے جو باب استحقاق اطاعت ...

اور رسول سے اتحاد و خصوصیت ہے وہ اہلبیت ہیں۔ مگر لوگ کہ سوا اہلبیت کے
...کا رد وصل کرتا ہے اہلبیت پر محمد کیسا تو درود بھیجے کہ حسب تفصیل رسول خدا
...کے ملک و مسعود ہیں اور اصحاب و تابعین تبع تابعین کو جائز کہے۔ اذان میں
خلیفت بلافصل ہے یہ حرص کی اقرار کے الفاظ میں لینے پر ضبط کر سکے تو اہل جماعت
...ت مقدس بانی سے اذیت دینے پر آمادہ ہو جائے۔ حرص کرنے تقریب و انعام
...ید کرنے کی خاطر ہر قسم کی کرید وال آئندہ باتیں تراشنے پر تیار رہے۔ حسن اور
حسین کی جگہ معاویہ اور یزید کی خلافت سے اور دیگر ائمہ معصومین آل رسول کی
خلیفہ رسول امیر المومنین خلیفۃ المسلمین لینے کے بجائے خلفائے وقت کو شوق
سے خلیفۃ المسلمین امیر المومنین کہنے سے غرض یہ ہے ان کے نادان کا خطبہ پڑھنے
...کی سلطنت کی رضا میں لانے کو بہتر سمجھے ایسے سادات بنی فاطمہ آبائی حقوق
و فضائل کے مٹانے والے غیر جانبدار خلفائے تمام کر چکے والے اپنے بزرگوں اور
خدا و رسول کے مقابل ناخلف نافرمان ثابت ہوگئے۔

جنگل کھل مثال عورتوں کے ہے جیسے نوح و لوط سے اور مرد ملک کے...
آدم کے بیٹے قابیل اور نوح کے بیٹے کنعان سے دیا ہے تو ہم بیجا نہیں کہ انھوں نے
نوح و لوط جیسے انبیا کی مخالفت کرنے کا دین سے رضامندی کرلی شیطان کی
...اور دنیا میں ناخلف نافرمان مشہور ہونے کو بہتر سمجھا۔

باوجودیکہ حضرت نوح نے اپنے بیٹے کنعان کو بچانے کے لئے محبت پدری سے
...نے خدا سے دعا مانگی لیکن خدا نے انہ لیس من اہلک انہ عمل غیر صالح
...اور گرچشتہ نبوت سے قاطع نسل کر دیا۔

پس آل نبی یا ہم آل رسول کی خواہشات اپنے خیالی بین خاندان
مسلمان یا بنی عباس وغیرہ ایسے کے ہاتھوں میں چلا جانے پہ ان کو حاکم با اقتدار
اور ان کے سامنے اہلبیت اطہار کو محکوم ہونے منتظر ہو کے سمجھنے سے خوش ہونے والے
اور اپنے اس اعتقاد کو ذریعہ نجات سمجھنے والے سادات ہوں کہ غیر قوم کے
مسلمان ہوں اگر آل رسول کی محبت کا دم بھریں ان کی شفاعت کی امید
رکھیں خدا و رسول کو راضی نہ سمجھیں اسلام کے جملہ ارکان بجا لانے پر
بغیر اقرار خلافت بلا فصل علی و دیگر ائمہ طاہرین کے آیہ اکملت لکم دینکم سے اکمل
یا راضی باری سمجھیں ـ جن مذکورہ مقاصد کو آیات کلام اللہ و احادیث
رسول اللہ صاف صاف سے اعلان کرتی چلی آرہی ہیں۔

اسکے علاوہ رسول کا صریحی قول علامہ دیلمی کی کتاب فردوس الاخبار
میں دیکھو کہ حضرت علیؑ کو اس امت کا باپ کہا ہے۔ ترجمہ حدیث یہ ہے
کہ حق علیؑ کا اس امت پر ایسا ہے کہ جیسے باپ کا حق بیٹوں پر ہوتا ہے۔
پس ہمارے مذکورہ بالا خلاف بیان کرنے کی تصدیق حدیث رسول
خود کر رہی ہے۔

اب یہ بات اُن کی ذاتی اعتقاد کی ہوگی کہ جو خدا کو خدا رسول کو خدا کا
رسول علیؑ کو دیگر ائمہ کو دین اسلام کا حاکم سرپرست نہ مانے تو ان کو
تعلیم انکار کرنے سے یا ان کی ذات و صفات کی خوبیوں سے مخالف اور
لاپرواہ بنانے سے یا اپنی عقل و فہم کو حق و باطل کے بابت حدیث کہلے
خدا کی وحدانیت انبیا کی نبوت رسول کی رسالت آل رسول کی ولایت

خصائل و امانت اور دیانت الغرض جس بات سکتی ہو یا نہیں بات کسی کو کسی کی
مخالفت و عداوت نہ رہیں سب برابر ہو کر سوسائٹی کو چار چاند لگ جائیں گے کی خوبیاں
کا مدعا تھا اور یہی اس کا منشا ہے۔

جبکہ رسول مع اہلبیت اپنے منتخب خاندان بنی ہاشم میں بحکم خدا منتخب ہو کر اولاد عالم
قرار پائے تو آل محمد آل رسول سادات کہلائے تمام اقوام عالم پر شرف و عظمت اور
سیادت ہوئے۔

حسب و نسب میں ماں باپ دونوں طرف سے سادات جسمیں صفات کیساتھ جمع ہو
تو وہ نجیب الطرفین سید کہا جائیگا جسکے اعمال و عقائد حسب مرضی خدا و رسول
و آل رسول ہوں ورنہ وہ شخص واجب التعظیم و قابل قدر کہا جائیگا وہ جس جگہ
بٹھا دیا جائے ہر صورت سے عزت و قدر کی آنکھوں میں صدر اور ممتاز وہیں ہو
جائیگا یوں اس زمانہ تمام سادات کی ناقدری کر کے خود بے وقعتی بگڑ جائی
کر جائیں وہ اور بات ہے اکثر سیدوں نے آپس کی محل بے محل رشتہ ناتوں
کی مجبوریوں سے یہ بات طے کر دی گئی ہے کہ مائیں چونکہ ظرف ہوتی ہیں لہذا اوپر
کی کہہ کے صرف ایک ہی باپ کے صحت نسب پر نطفہ کے منسوب کرنے ہی کا خط
کر لینا کافی ہے ورنہ تھوڑی فرقیں تخم لوگوں میں پیدا ہو جائیں اگر ماں کے نسب
کی شرط بھی لگا دیجائے۔

چنانچہ مولا جناب امیر علیہ السلام نے اپنے قول سے اسکا فیصلہ بھی کر دیا ہے

الناس من جهة التمثال اكفاء ابوهم آدم والام حواء
انما امهات الناس اوعية وللآباء الابناء

غرض یہ باتیں کہ اولاد رسول کے حالات سے مسلمانوں کی طرف سے ظلم و جور کا شیعہ
مذہب ہی بیچارہ علیؑ اور حسنؑ حسینؑ اور بنی زادے ہیں اور ان کے بعد ظلم و قتل کئے گئے خلفاء کے
زمانے میں اور بعد ان کے آئمہ سادات سے جو کچھ ہوا ہمیں کچھ ان سے پوشیدہ نہیں
مذہب سے شیعہ لقب تھے اور جو ظلم اور مظالم ان پر شیعہ اور محبّین پر ہوئے
کہ پیش نظر رکھ کر دیکھو ان کے ساتھ کیا کیا ظلم ہوئے جن کی تعداد حد سے بڑھ گئی
کہ اہل مذہب اسلام میں جو تحریر صاف تھا یا کہ تو ساری تاریخ
شیعہ مذہب کی حقیقت میں شان سے بھری ہوئی ہے اور جب علیؑ اور فاطمہؑ کے
حقوق اور خلافت و حق کو دبایا گیا اور ظلم و ستم ان پر ہوئے
چنانچہ اپنے آئمہ کے ایام مصیبت میں صبر اور ماتم کرتے ہیں
ماتم اس لئے کہ آل رسول مظلوم تھے اور عترت رسول مقتول و مجروح
اور ملکت اور حکومت خلفاء نے ظلم کیا جس سے ان کے ایمان اور دین سے
اہل بیت مقتول اور معزول ہو گئے اور شیعہ ان پر ماتم کرتے ہیں
حق و مذہب شیعہ ہی ہے جو ارشاد و بیان فرماتے ہیں آل بیت رسول اور آئمہ
تجب حدیث شیعہ سے ظاہر ہو جائے۔

خدا اور رسول انبیاء و آئمہ آل رسول سادات

بجز مذہب شیعہ اور کسی مذہب سے منسوب نہیں ہو سکتے

عربی فارسی لغات سے خود تحقیق کر کے شیعہ کے معنی ظاہر فرما دیئے
گئے ہیں۔ اسی وجہ سے شیعہ الرجل مرد کا دوست۔ شیعہ عثمان شیعہ معاویہ

شیعہ علی شیعہ حسن شیعہ ناشتہ اصولات بزرگ کے جو فرد مذکور ہوا صوفی جاتا تھا
معرفت امام حسن ... کا امام حسن ... [illegible]
معاویہ اور صحابہ کے افراد اہل سنت والجماعت کہلائے اور شیعہ ... [illegible]
علماء شیعہ لفظ پر دستور خصوصیت مشہور ہو گیا ہے۔

خدا کی طرف ... کے معتقدین دنیا کے مخالفین ... [illegible]
دشمن کہے جاتے ہیں خدا کے ... خدا کے دوست ہزار ...
برس قبل آدم پیدا ہو کر پنجتن خدا کے شیعہ دوست ثابت ہوتے ...
واسطہ پنجتن قبول توبہ خلیل ... پنجتن ...
پر خدا کے اور پنجتن کے دوست ... چنانچہ خدا نے حضرت ابراہیم کی
حکایت قرآن میں وَإِنَّ مِن شِيعَتِهِ لَإِبْرَاهِيمَ سے ابراہیم کے شیعہ ہونے کی تصدیق
فرمائی۔ اور دوسری آیت میں هٰذَا مِنْ شِيعَتِهِ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهِ سے
شیعہ بمعنی دوست ... استعمال کیا ہے۔

عالم الست میں خدا نے ... وحدانیت کا ... اقرار ... کے محمد
کے نبی ہونے اور علی کے امیر ہونے اور ... تبلیغ ... صرف ... کی
کے ساتھ مخصوص کرنے کا اعلان کر دیا بس ... محمد و آل محمد کی ولایت و محبت
کے اقرار ... ہوتے ہیں ... کے ... شیعیان آئمہ
ثابت ہو گئے

حدیث قدسی لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكَ سے خدا نے تمام مخلوقات کا
باعث ایجاد عالم پنجتن کو قرار دے کر عرش و کرسی لوح و قلم ملائکہ لیل و نہار آسمان ... [illegible]

اسمیں وہ شیعہ علی ہیں جو محمد پیدا کرنے کے سبب گزریا اختیار اہلبیت نجش اور محسن یا احسان
کچھ نہ کیا ہے سب کو شیعیان اہلبیت میں داخل کیا ہے وہ ابوالحسن کے اولاد میں
خلیفہ مخالفت ہوگا اور انکے ساتھ خدا و رسول و جملہ انبیاء و اولیاء اور مومنین جو الہی
دشمن کہا جائیگا یعنی خدا کے محبوب و منتخب مصطفےٰ و مرتضےٰ حضرات اہلبیت کا دشمن
وہی ہوگا کہ جو انکو انکے حبیب خالق عالم نے اپنا مقصود و مراد کہکر خلیفہ کیا ہے
جبکہ محمد و آل محمد کا مقصود و مراد خدا ہونے سے مطیع و فرمانبردار شیعیان خدا
ثابت ہوئے تو محمد و آل محمد کی نبوت و امامت خلافت کے قائل ہو اور اعداء رسول
و معاویہ یزید و دیگر خلافتوں سے بیزار ہونیوالے شیعیان علیؑ و فاطمہؑ ثابت
ہوئے خواہ وہ قوم سادات سے ہوں یا کہ قوم مغل پٹھان اور شیخ میں سے ہوں
اور جو آل محمد کو خلیفہ بلا فصل نہ سمجھے اور انکی حق تلفی اور ظلم و غارت کرے خود
نبی اور خلیفہ بنجانے یا حضرات ابوبکر و عمر و عثمان معاویہ و یزید و دیگر بعد سے
خلفائے وقت کو دین اسلام کا حاکم مانے وہ شیعیان خدا و رسول و آل رسول کے
مقابل مخالفان خدا و رسول و آل رسول کے جانیگے خواہ وہ سید ہوں یا مغل پٹھان
ہوں کہ شیخ صاحب ہوں۔

تینوں صحابہ کے مقابل علیؑ کی خلافت اور امام حسنؑ کے مقابل معاویہ کی خلافت
اور امام حسینؑ کے مقابل یزید کی خلافت اسیطرح ہر ایک امام کی خلافت اپنے خلیفہ
وقت کے مقابل جبکہ ایک زمانہ ایک وقت میں جمع نہ ہو سکیں تو انکے معتقد ہر دو
مخالف جائز و ناجائز حق و باطل جبتوں کو ایکدل میں کیونکر جمع رکھ سکتے اور
خدا و رسول و آل رسول سے امید نجات رکھ سکتے ہیں یا ہم خیال ہم مذہب ہم قوم

اگر بیشمار تعداد میں ہوں تو ان سب کی محبتیں ایک دل میں جمع ہو سکتی ہیں۔ مگر مخالف و متضاد اعتقاد و عمل کے دو شخصوں کی محبت ایک دل میں جمع ہونا محال ہے تو صحابہ کے خاص متعدد بن غیر صحابہ کرام کے محب آل رسول نہیں ہو سکتے۔ سوائے ہر عقلاً عملاً مرد کا اتفاق ادا تا رضا انھیں کہنا جائز ہوگا۔

علامہ سیوطی کی مشہور کتاب احیاء المیت میں یہ حدیث منقول ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہر مذہب کی جڑ اور بنیاد ہوتی ہے اور مذہب اسلام کی بنیاد معرفت و اطاعت اہلبیت ہے۔ پس مسلمانو! خوب سمجھ لو اور غور کرو کہ جو مسلمان معرفت و اطاعت اہلبیت سے خالی ہے اس نے بنیاد اسلام کو گرا دیا اس کی موت جاہلیت کی موت ہے۔

چند باتیں جو شیعوں سے مخصوص ہیں اگر انہیں سنی لوگ کرنے لگیں تو دیکھنے والے انہیں کو میر صاحب یا رافضی کہہ کر پکارنے لگتے ہیں

(۱) خطبہ بلا فصل اور نماز میں ہاتھ کھول کے پڑھنا۔ قرآن یا نماز پڑھتے وقت دواد کی جگہ ضاد پڑھنا۔ (۲) خود مجالس کرنا یا دوسروں کی مجالس میں زیادہ شریک ہونا۔ (۳) گریہ و ماتم کرنا۔ (۴) تعزیہ بنانا۔ (۵) محرم میں سر و پا برہنہ سوگوار رہنا (۶) کالے یا سبز رنگ کے کپڑے پہننا ڈوری گلے میں ڈالنا۔ (۷) عشرہ کے دن فاقہ کرنا۔ (۸) داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہننا۔ (۹) خاک کربلا کی سجدہ گاہ، پتہ یا لکڑی وغیرہ وغیرہ پاکول وغیرہ پر سجدہ کرنا۔ (۱۰) مشہد کربلا وغیرہ مقامات مقدسہ کی زیارت کرنا۔ (۱۱) نماز فرض میں مجاہدت کرنے سے باہر نکالنا کا تحفہ کرنا (۱۲) غیر معلوں کی بنائی ہوئی چیزوں سے پرہیز کرنا۔ (۱۳) حب قرآن کریم

(۱۵) یا ایسے [illegible] ساتھ [illegible] کو [illegible]
[illegible] مثلاً [illegible] شرطی [illegible]
(۱۶) [illegible]
کی طرح صرف ایک ہاتھ سے منھ دھونا۔ (رضو [illegible])
(۱۷) ایرانی وضع کی ٹوپیاں پہننا۔

فقط اپنی ہی بات کی ہٹ کیجاتی ہے
اور حق کی تلاش نہیں کی جاتی

کچھ [illegible] سے نہیں [illegible] اس [illegible] کرم
سے انسان نے تحقیق حق [illegible]
جو بات انکے دماغ میں سمانے کی
چیز ہو سامنے پاکر پاس بیٹھے والوں کے [illegible] ہونے سے انکی اسی پر آؤ گیا [illegible]
اپنے خیال کر لیتے ہیں جو وہ علم و تجربے و دلائل سے مضبوط کر کے اسکو حق
سمجھ لیا۔ اور اپنے مخالف خیال کو باطل سمجھ رہا۔ جہاں دو چار مخالف
خیال جمع ہو کر گفتگو کرنے لگے ہر ایک اپنے بات کو غالب اور دوسرے کے خیال کو
توڑنے پر آمادہ ہوتا ہے تو جھگڑوں کی جڑ [illegible] بدستور [illegible]
[illegible] آتی ہیں اور ایک صحیح بات پر آپس میں اتفاق کر لینے پر ان سب [illegible]
نہیں جاننا۔ اس بنا پر یہ سمجھنا چاہیے کہ دنیا میں جس قدر [illegible]
ہیں مذاہب ہیں۔ غیرہ غیرہ وانبیا کی اسل کی جانب انکے واقعات سے [illegible]
عبرت حاصل کرنا چاہیے جیسے حضرت آدم نبی کی اولاد میں ایک بیٹا [illegible]
اپنے باپ کا فرمانبردار ہوا دوسرا بیٹا غیر [illegible] میں [illegible] اسکا موافق [illegible]
اپنے خدا پرست باپ کا ہمخیال نہ ہوا اور نصیحت [illegible] نافرمان رہا۔

معلوم ہے حضرت نوحؑ کا بیٹا کنعان [illegible] ایسی حالت [illegible] اور حضرت لوطؑ کی بیوی
والدہ یعنی بیوی اپنے شوہر [illegible] خیال سے متفق نہ تھیں اور [illegible]
آبائی معبودوں کو پوجتی رہیں لیکن [illegible] ہوئی بیٹے [illegible] طوفان میں ڈوبنے پر بھی کچھ خوف
خدا نہ کھایا اور اپنے [illegible] خیال پر [illegible] کیا قائم رہی۔

اب یہ [illegible] کہ ایسے [illegible] پر [illegible] کا اثر [illegible]
ہوا [illegible] آدم سے لیکر عیسیٰ
تک [illegible] خدا پرستی کی [illegible]
ہدایت کرتے رہے [illegible] کسی سب کو اپنے
واحد خیال پر متفق نہ کر سکے [illegible] لوگ [illegible]
پر باقی رہنے [illegible] کر کے خاموش نہیں رہتے [illegible] اپنے زمانہ کے [illegible]
ستانے اور قتل و غارت کرنے [illegible] راستہ [illegible] حق
باطل کہتے [illegible] اپنے معبودوں کے [illegible] یا انبیاء سے معلوم کرنے
اپنے باطل اعتقاد و عمل کو برحق کہتے [illegible]
پڑھنے والے رفتہ رفتہ اپنے علم و فن [illegible] کمال میں دیگر لوگوں سے ممتاز
ہو ہو کر اپنے وقت کے [illegible] دین [illegible]
اپنے مذہب طریقہ خاص کے موجد ہو جاتے [illegible] مر جانے کے بعد اپنے
معتقد لوگوں کے ہاتھوں مورت بنا کر پوجے جانے لگے [illegible] نمرود و شداد و فرعون
و ہامان قارون جیسے بادشاہ خدا کہے جاتے۔ اسی طرح مسلمانوں میں خدا [illegible]
انکے انبیاء کو مانتے ہوئے بھی اپنے صوفیانہ توہمات و تخیلات کو [illegible]

کرتے ہیں یعنی جیسے ہم کو خدا میں حجاب و فنا کرکے ان خیال فعلیات کرنا ہو زیادہ تر
خدا کے مقرب انبیاء اور انکے اوصیا کے علاوہ خود کو بھی پاک عقیدہ سمجھا ہے کہ ہم
سمجھے گئے تو ان کے بے خیال کچھ لوگ کہ وہ جس قدر تقلید سے پیدا ہوا انکے حق انکار
کی تقلید کرنے لگے انکو بد عقائد سے پاک سمجھے لگے ہیں لیکن انکی طرف سے
جوابات دیکر انکو پاک صاف بنا کر خود کو خوش کرکے نجات یافتہ ثابت کرنا
کوئی فائدہ نہیں۔

پس غور کرو بالا مخالف خدا انبیاء اوصیا مستقید دنیا میں لوگ جو ہونگے
وہ سب قابل نجات ہونگے تو یہ شیطان بھی ایسے ہی خدا کے منکر کی طرح
بیکر جلد بخشا جائیگا۔ اگر خدا کو ان سب کی باتیں مرغوب ہوتیں یا انکے ہم
لیا نجات کا تصور مستقید انبیاء اور انکے اوصیاء صحیفے نازل کرنے انبیاء
انکے امتوں سے افضل اینا اولے کل وراثت کرنیکا موقع سب پیدا کرنی
کیا ضرورت تھی بلکہ دوزخ بنانے کی تو ضرور بیکار ہو جاتی۔

بر سبیل شئے کے مخصوص صفات انکے مانے اور انکے مقابل غیر و کم
باطل اور بعوض کرنے کے لئے ہوتی ہیں کسی کی صفات اور کمالات کو نہ مان کر
یا مانتے ہوئے انکے خواص اس شخص کو ممتاز ہمدوید نہ مانے تو اس شخص کی
صفت کمالات کی ناقدری کرنے معطل بیکار کرنے سے اسکی اور کمال حیدیہ اگر شیاطین
کی ترجیح ہے جسطرح سے کہ خدا کی صفات کا ماننے والا دنیا کے دیگر مانوں کو باطل
کردیا اور انکے ذریعہ ثواب شرعا اسکی اور انکے اوصیا کی صفات مخصوصیات
لے دنیا میں ساقط مذاہب کے کل جتنا احتیاج مخصوص ثابت کردیا تو

صرف خدا ہی کے منتخب شدہ انبیاء اولیاء معصوم کی وسعتوں یا اطاعت جیسے
باقی سب دنیاوی ساختہ انبیاء پیر اولیاء کی اطاعت وغیرہ باطل ہو گئی۔ اور اسی طرح
ساتھ ہی یہ بھی خیال باطل ہو گیا کہ اُلٹے لوازمات کی عزت و احترام ضروری ہے اور
مشرک و کافر کی جیسے خدا ہی سے خطا در گذر ہو جائے کی اور انسان اپنے خدا سے
بخشوائے اور خدا پرست عالم ہو وہ اس طرح ہر ایک شخص کو جیسا کہ اس کا بے غرض ہونا
کی نیت اور عمل عبادت خدا کی راہ پر ہو تو اسکو خدا پر جو بھروسہ ہو جائے گا کیسے ممکن ہو گا
ہاں یہ بات آگے کسی جاہ و مال شخص وغیرہ کا کامل و اعمال اور نیت
مثلاً دین یا کافر ہو یا یہ کہ اُسکے اعتقادات خدا انبیاء رسول اور ائمہ معصوم
میں کسی کی بات بیجا اعتقاد یا کسی کا نکلا۔ پھر تو لاشک و شبہ اُسکی عمر بھر کی
عبادت سب بیکار ہو جائیگی۔

انسان دنیا میں ہر طرح کی القاب و خطابات اور بعض قابلیت و استعداد کے
عہدہ و سرٹیفکیٹ کے بموجب اپنے امثال میں ممتاز ہو جاتے ہیں جیسے عہدہ خاص کا
تعینات ہو جانا۔ اسکے جملہ القاب خطابات اور عہدات عند الضرورت بیکار
معین کئے جاتے ہیں تو خدا کی جملہ صفات مان لیجئے پر وہ دنیا بھر کی تمام دیوتاؤں
سے مستثنیٰ ہو کر واحد بالذات ثابت ہو جائے ورنہ اُسکی صفات بیکار ہو جائیں گی
اگر خدا کے ساتھ دوسرے دیوتا مانے جائینگے۔

رسول و عدد انبیاء کے صفات القاب و خطابات بیکار رہینگے اگر اسکے ساتھ
دنیا کے خود ساختہ مسیلمہ کذاب جیسے دنیاوی نبی یا اوتار مانے جائینگے۔ مرزا
غلام احمد قادیانی کی نبوت کو مانتے ہیں وہ حضرت رسول کے خاتم النبیین ہونے کو

غیر معتبر کتاب جیسا کہ اول ہو یا آخر سلسلہ ان کتابوں کی اصلیت ... القاب آپ کے اور خطابات
اور جملہ فضائل و مناقب کہ خدا نے رسول نے علی کو عطا کئے ہیں محض غلط و
ہیں کہ بغیر کسی سند و دلیل صحیح کے ثابت ہیں یا فقط اپنے ایک ایک لقب
و خطاب اور فضیلت سے علی رسول کے تمام صحابہ پر بلکہ بجز رسول کے
تمام انبیائے سابقین پر بھی افضل و ممتاز ثابت ہو سکتے ہیں۔

اس مختصر رسالہ میں جناب حسن الاحباب صاحب کی ... حضرت علی کے القاب
مولوی عبید اللہ صاحب بسمل امرتسری نے ثابت کی کہ کس قدر القاب خطاب
اور دیگر کتب اہلسنت سے چند فضائل جو کہ جناب کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں
وہ اس لئے کہ ناظرین اپنی تحقیقات کے مقدمہ میں ان امور سے اس امر کا پتہ چلا لیں کہ
یہ فضائل و مناقب یہ القاب و خطابات علی کے جو ہماری کتابوں میں موجود
ہیں وہ فقط حضرت علی کے لئے ہی یا انکی بی بی فاطمہ اور حسنین کے بارے
میں ارشاد ہوئے ہیں یا کسی دوسرے کے لئے بھی اس قسم کے قول کتاب میں
موجود ہوں تو ہرگز اسکا سراغ نہ ملے گا۔

اگر یہ کہا جائے کہ یہ جملہ باتیں صحیح نہیں رسول کی نہیں ہیں تو وہ معتبر کتابیں
جنکے حوالے دیے ہیں وہ بھی صحیح اور کچھ نہ رہیں گی اور مؤلفین و مصنفین کی
بے اعتبار بنا کر اصحاب کی جملہ مندرجہ فضائل کی باتیں بھی غیر معتبر ہونگی
اور اگر یہ سب باتیں انہیں کتابوں سے حضرت علی کے لئے صحیح مان جائیں گی تو
علی کو خلیفہ بلا فصل بھی ماننا اور صحابہ کی خلافت سے دست بردار ہونا لازمی
ہو جائیگا اور اگر علی کے ان فضائل و القاب و خطابات کو مخصوص مانتے ہوئے کہ

خلیفہ بلا فصل ہے۔ [illegible] تمام قول [illegible] حضرت
عثمان [illegible] اور [illegible] مسلمان ہوسکتے ہیں [illegible]
[illegible] حضرت حسینؓ کو یاد کر کے [illegible] محروم [illegible]
[illegible] جاتے ہیں [illegible] سے مقبول [illegible] اصحاب
اپنے فضائل [illegible] سے افضل ہو کر خلیفہ [illegible] اور ان کے فضائل
زیادہ ہو گیا ہے [illegible] اسی طرح سے حضرت علیؓ اور امام حسنؓ اور امام حسینؓ اور
دیگر ائمہ کے القاب [illegible] فضائل [illegible] کی [illegible] ہوگئے کہ [illegible] ان کی
حیات میں ان کے [illegible] اپنے [illegible] ان [illegible]
[illegible] ہے کہ [illegible] خود ساختہ [illegible] سے [illegible] حاصل [illegible] اور
اہلبیت کے [illegible] فضائل [illegible] گھڑ دیئے جائیں اور [illegible] امید نجات
شفاعت رکھیں۔

اسلام کے علاوہ تمام مذاہب کے لوگ اپنے پیشواؤں کو [illegible] مانتے ہیں
تو ان کی ذات اور [illegible] ان کے [illegible] پیشوا کی طرح سے مانتے [illegible]
ان کی ذات اور [illegible] معطل کر کے [illegible] قید خانوں میں بند کر کے نہیں [illegible]
ان کے ہاتھوں اور [illegible] نہیں کرتے [illegible] ان کے معتقدین [illegible]
حد درجہ [illegible] ان کے اختیارات کو بہت زیادہ وسیع کر دیتے ہیں [illegible] گروہ [illegible]
کی سجادہ نشینوں کے [illegible] گدی نشینوں کی [illegible] پیروں کی طرح کیا [illegible]
دست بوسی یا پابوسی کر کے [illegible] منزلت کی جاتی ہے ان کے خود ساختہ فضائل
و مراتب پر [illegible] وجد و سرود کیا جاتا ہے اور ان کے تراشیدہ کرامات جا بجا [illegible]

ایسی ہی جو مسلمان ہیں مگر جنہیں خدا و رسول پر سچے دل سے ایمان لائے ہوتے اپنا
رسول کے پیارا سے جگر علی و فاطمہ اور حسن و حسین کی اطاعت و محبت کو
جب اطاعات رسول جیسے اوپر واجب کرکے اپنا امام اور ہادی اور وصی و خلیفہ
رسول امیر المومنین خلیفۃ المسلمین مان لیں تو پھر کہاں خدا و رسول کے حق [illegible]
بلکہ [illegible] یا وہ محض ہے کہ قریب عقل اور رحم و انیاوی کے مطابق صرف اہلبیت کو
امام و خلیفہ بلا فصل ماننے والے خدا و رسول کو راضی و خوشنود کرنے والے
ہو جاتیں کیونکہ ہر ایک شخص [illegible] ہو کر خدا [illegible] حکومت و اقتدار کا
محض [illegible] خوش ہوتا اور خود حق نصیب سمجھا کرتا ہے اور جو اپنے رسول کی اولاد
یا حسن حسین کو یا اصل ہی کو [illegible] یا [illegible] تو تقاضا جائے یا ایسا ہی
علی کو بنا اول امام و خلیفہ رسول حسن کو خلیفہ دوم حسین کو خلیفہ سوم مسلمانوں
کا حاکم بنا مانے اور [illegible] معطل [illegible] اختیار کرتے کو
[illegible] بجا دست اور تیس چالیس برس تک عبد اسلام [illegible] دوسرے
صحابی بنا کر [illegible] اہلبیت رسول پر [illegible] امیر المومنین خلیفۃ المسلمین
کہلائیں اور علی سے اتنی اپنی بیعت لینا چاہیں تو علی اور دختر رسول اور حسن و حسین
کو اپنے مطیع [illegible] بنانے والے خدا اور رسول کو [illegible] سب [illegible] زیادہ
الغرض [illegible] ثابت ہو چکا ہیں [illegible] صحابہ کے [illegible] معتقد [illegible]
کرتے صحابہ کو حاکم با اقتدار اور اہلبیت کو محکوم [illegible]
[illegible] اور [illegible] طرح [illegible] صحابہ کی خلافت جس جس [illegible]
سے واقع ہوئی اس کے بموجب اعتقادی اصول و قوانین خلافت بنا کر اپنے

شامل کر لینا پسند کریں تو اہلبیت کے مطیع و محکوم بنیں اور جانشین بر طریقت و شریعت ہو آتے
تو کیا وہ قیامت میں کامیاب ہو سکتے ہیں اگر جھیں یا تین مسئلے برعکس یا انتقاد
ہو سکے یا اہلبیت کے معاملہ میں گفتگو اس بابت خلافت صحابہ الغصاب کی زبان یا
زبان سے صاف کہنے کی کسی کو جرات نہیں ہوتی یا ساغیر اپنی مرضی کے انہیں
یا اپنا اختیار کسی اپنے بھائی کے پاس چلا جائے تب مسلمانوں کی خونخواری کو
درست فرمایا ہو اور مقدمہ باغی کے زور دیکھئے کہ کیا کیا ہو گئے ہیں
وصول کے خاموش رہا مگر اس کی ہوا اور خلافت ایسے اصحاب کے پاس پہنچی
ہے کہ جنکو ہم اپنا پیشوا مانتے ہیں تو ہمارا مستقل رائے یا تین معتبر کتابوں میں
جسطرح سے وہ منبر بنائی جا سکتی ہے جو جیساکہ مذہبی کہنے یا کی بابت
بدایات دیگر کسی طرح سے آنکھوں سے اندھی ہوکر اپنے ایمان کو خود ہی دے بغیر
کوئی چارہ نہیں دیکھئے اور اگر ان صحابہ کے یا یزید اور معاویہ کے ماننے والے
مسلمان کثرت سے ہوتے اور اہلبیت کے مقابل صحابہ اور یزید و معاویہ کی فضلیت
کی حقیقت سارے مسلمان کھولتے اسوقت دنیا کی نیا فساد کی خطر و عداوت کا
تماشہ دیکھتی اور جو صحابہ کی کتابوں کی لکھی ہوئی باتوں کو بے تامل سے تمام
کر دیتا ہے وہ خواہ شیعہ ہو کہ سنی المذہب ہو مگر ان کو درگاہ کرتے اور بیٹے
پر خوانہ ناظرانہ سب قبل ہوتے ہیں مگر خدا کا خوف کرکے اختلافی بات کی
تحقیق عمل میں جانتا بس وقت کا راہی اور دوسروں کی آنکھوں کو اندھا
زبانوں کو صحابہ کے عیب کے ظاہر بند کرنا اور اہلبیت کو جو جانے کہ ہر گز نہ اپنا
ایمان جانتے ہیں ایسے اسلام لانیوالے کے ظاہری باطن برتاؤ کو دیکھا ہے

شک نہیں کہ تعداد [illegible] بعثت [illegible] ہوتے ہونگے۔

کل انبیاء سے زیادہ معرفت اہلبیت کا قدرتی سامان

انبیاء سابقین سے جدا رسول کی دوسری تبلیغ

انبیاء سابقین کی تبلیغ کے بموجب رسول کی پہلی تبلیغ جو یقین وحدت کے [illegible] خدا کی وحدت [illegible] نبوت اور قیامت [illegible] رسول کی اس تبلیغ کے بموجب جو لوگ مسلمان ہونے لگے وہ [illegible] کی حیات [illegible] کی تعداد میں اسلام لائے پھر بعد وفات رسول [illegible] بڑے بڑے [illegible] قتل سے کروڑوں کی تعداد میں ہو گئے جو کہ دنیا میں [illegible] کی تعداد میں [illegible] ہو گئے ہیں نسبت انبیاء سابقین رسول کو اسلام پھیلانے میں [illegible] انبیاء سابقین سے زیادہ [illegible] کامیابی حاصل ہوئی۔

انبیاء کے مقصود رسول کی دوسری خاص تبلیغ یہ تھی کہ [illegible] اسلام [illegible] اطاعت کیساتھ اہلبیت کی اطاعت و محبت کو اپنے قول و عمل سے تعلیم دیکر [illegible] تا قیامت اسلام میں مکمل کر دیا۔

اس دوسری تبلیغ معرفت و اطاعت اہلبیت کا اثر [illegible] اصحاب پر جیسی کہ جن پر کامل اثر ہوا انکے نام سلمان فارسی، عمار یاسر، مقداد، جابر بن عبد اللہ انصاری، [illegible] بن ثابت وغیرہ جیسے خیال کے اصحاب اور عبد اللہ بن عباس

معاملہ کل یعنی بائیس ہزار وغیرہ میں جو لوگوں نے خلافت رسول میں آیات و احادیث سے منحرف کیا
کیونکہ رسول سے اہلبیت کی خصوصیت زیادہ ہونا بیان ہو چکی تھی اس لیے حیات رسول ہی میں
اپنی زندگی پر علی کو خلیفہ اول نص جلی سے دکھا کر مقصد پورا کر دیا تھا امام اور
رسول کا خلیفہ بلا فصل سمجھا اور آیات و احادیث رسول کو ان کے ساتھ اہلبیت
کو دنیا میں محکوم و معطل رکھنا کیا۔ الیٰ حضرت عمر و ابوبکر و عثمان و معاویہ وغیرہ
جیسے خیال کے اصحاب۔ او جن کا عقیدہ مباح ہیں ہیں کہ اشارات باب حقوق
خلافت و امامت و فضائل و مناقب اہلبیت جملہ آیات و احادیث اور عظمت و فضل
رسول کو یہ صرف اہلبیت کو خلافت سے معطل و محروم رکھ کر خلافت میں
بٹھا کر خود کو خلیفہ رسول عالم اسلام اور اہلبیت کو محکوم و تابع ثابت کرنا جس
صحابہ کے خود اس طرز عمل سے خلافت سے حضرت علی و امام حسن و امام حسین
وغیرہ کو معطل اور باغ فدک سے دختر رسول کو محروم کیا نہیں کیا بلکہ آیات الٰہی
اور احادیث نبوی کو اور ان کے مقصد کو خود باطل کر دیا۔

رسول کی دوسری تبلیغ

جماعت کی غرض اہلبیت کی محبت و اطاعت
کو انبیاء سے زیادہ محترم اہلبیت کا قدرتی ثبات

یوں تو اسلام کے ابتدائی عہد و زمانہ
دشمنی کو روح الامین آدم سے حضرت عیسیٰ
تک تقدیس جنکو خدا نے ہی انبیا
اپنی اپنی امتوں کو دنیا سے آتے اور بالخصوص ایک ایک عالم ظہور کی نورانی صورت تک
فیض سے متاثر ہونے کی آمد کی پیشینگوئیاں کرتے رہے ہیں۔

آدم سے عیسیٰ تک کئی ہزار برس کا عہد ختم ہوتا رہا اور حضرت محمد کی پیدائش شریعت
محمدی کی تکمیل تشیید و تنقید تھی جس پر امت کے لیے آپ سے منتظر ہوا پیش ہوا تھا

محمد و آل محمد کا ظہور کیا گیا تھا تاکہ ان کی حبیت و امامت اور معرفت کی ہو اور ان کے ظہور
پاک و مطہر ذوات کو حاضر کرتا ہے اور انہیں اپنی مخلوقات کے سامنے تجلیات کی
وضع کرتا رہتا ہے۔

یہ خدا کی ارادت ہے حضرت مخلوق کی تخلیق سے پہلے بیان کیا جاتا ہے
محمد و آل محمد کے اقرار و بیعت پر ثابت کئے جاتے۔

سرتاج رسل شہنشاہ دو عالم صلعم نے اپنے شہر و بستی و شہر کے ان کی
صورتوں کا دنیا میں جمع ہو جانا گویا کتاب شریعت محمدی کی طرح جمع ہو جانا
خدا وند کے سامنے پیش کیا گیا تھا کہ جسکے مضامین ان پارہ پر خیال انہی
سے ملے ہوئے قیامت کے قریب ... تک ظہیر ... نکالا ... ان
عالم الست میں ... انبیاء اولیاء ... کے سامنے پیش
کر دی تھی تخلیق بعینہ مرحلات ... ثابت
خدا کا ظہور ہو چکا تھا اسی امامت ... اہلبیت
کی اتباع کرانے انبیاء وقت ختم نبوت کے قریب آ پہنچا تو خدا نے حسب ذیل
سے اہلبیت کی معرفت و شناخت کرانے کے لئے انبیاء میں سے اپنے حبیب خاص
دو عالم کو مقرر کیا اور ملائکہ مقربین میں سے اپنے روح الامین جبرئیل جیسے
امین اور میکائیل جیسے ... اور عزرائیل جیسے فرشتوں کو اور رضوان جنت جیسے
خازن بہشت کو خدمت کیلئے مقرر کیا انکے ذریعہ سے آسمان سے حق نیابت
بجا طور حق ظاہر کرنے کے لئے لا فتیٰ الا علی سے اور شجاعت ... ولایت
علی و ... دشمنوں کے ... العام ... دنیا میں جھنڈا گاڑا ۔ دنیا کے خلاف

والے انصاف پر قدرت رکھنے والے خدا نے کعبہ بیت کی تعمیر کرا کر گھر بنا اور حضرت ابراہیم و اسمٰعیل کا آخر میں
دیگر ... اپنا اسلامی ... امامت کو کعبہ کے اندر ... تا ... مدد ... کیجئے
اندر مہمان بنا کر حضرت مریم و حوا و آسیہ و سارہ اور دیگر حوران و ملائکہ غلمان کو
میوہ آب و طعام بہشتی لے کر خدمت و نگرانی کے لئے تعینات کیا۔ نیز وصیت امامت کی جو
پا کر خلافت کی ... کعبہ میں قائم کردی اور دست نبوت و ... رسالت سے
سنبھالی خبر سنائی۔ رسول نے اپنے سینہ پر سلا کر گود میں کھلا کر کندھوں پر
چڑھا کر حسین کی مرضی پر خود کو قربان کیا کہ بحالت عبادت خطبہ چھوڑ حسین کو
گود میں اٹھا لیا۔ بحالت سجدہ پشت رسول پر سوار ہو جانے پر حسین کی مرضی کو
عبادت میں خدا کی مرضی بتا کر اہلبیت کو اپنا گوشت پوست خون نفس و
جگر بتا کر انکی اذیت و حقارت و عداوت و جنگ کو اپنی حقارت و عداوت
انکی اطاعت و محبت اور شفاعت کو نسبت اپنی اور خدا کی اطاعت و محبت و
شفاعت دکھائی انھیں کو ساتھ ثقل ... قاسم نار و جنت ظاہر کیا۔ نیز علی و فاطمہ
و حسنین مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں انھیں سے میرا کام خدا کا کام
تا قیامت زندہ جاوید رہے گا۔ انھیں کی شفاعت محبت و اطاعت نجات
تو ... قبر میں۔ عالم برزخ میں۔ ہول محشر اور پل صراط سے گزرتے وقت
جنت میں پہنچنے تک فقط آل رسول امام و خلیفہ بانص ماننے والوں کے لئے
کام آئیگی۔

نوٹ مقدم ... تمام کی باتیں بعد رسول اہلبیت کو ... مسلمانوں کے نزدیک باطل کردی گئیں۔

از جانب خدا و رسول بابت اظہار حقوق اہلبیت علانیہ زبردست اہتمام
صحابہ اور اُنکے معتقدین کا مخالف منظر

اوّل تو عقلاً اور مطابق رسم دنیا علیٰ قاعدہ تمام مسلمانوں کا فرض تھا کہ
وہ بعد رسول اطاعت رسول بطریق لعینہ خاندان رسول اور وارث رسول کی اطاعت
و فرمانبرداری بسبب ملکر اطاعت پیش ثبوت پڑتے۔ رسول کے یا ساتھ حقیقت و
اصحاب اہلبیت و قسمت کی حکومت و خلافت کی جانب تو کسی شخص کا وہم و گمان
بھی نہ جا سکتا کہ وہ صحابہ اپنے سے گرا کے دست و زبان جمع کر دنیا کے تمام
مال اسباب گھروں کو چھوڑ کر خود رسول کے خاندانی خلافت و باغ فدک پر قابض ہو کر
اُسکے جائز وارث بنجائیں اور بغیر انتظار میت رسول کی اجازت لئے بغیر دفن
کئے سقیفہ میں بھی تجمیع کرنا مناسب نہیں تھا چہ جائیکہ علی و فاطمہؑ کی بحالت
ہمسائیگی انکی موجودگی بابت خلافت مشورہ کرتے اور مختلف قسم کے ایذا خلاف علی کی
کونسل اور پارلیمنٹ بٹھانے کی بعنایت رسول کر خود جنہوں نے قریب آخری ایام
کے صرف تین میل مدینے سے جدائی نہیں تا قیامت جدائی گوارا کرنے کی اشتیاق
مہاجرین و انصار کو کیا ضرورت گڑبڑی کا شاخسانہ دستور زمانہ بعد دفن رسول غدیر خم
کیطرح پر پھر سب ملکر علی کو اپنا خلیفہ مان لیتے تو کیا گناہ ہوتا - اگر بالفرض کچھ
لوگوں سے افضل اور تجربہ کار ہونے سے حضرت ابو بکر کو نامزد کر دیا یا خلافت
علی کے سپرد کر کے اُنکے مددگار خود بنجاتے صحابہ کی واہ واہ اور اہلبیت و صحابہ کے
درمیان دوستی کا ثبوت ملتا تو سُنّی و شیعہ دو مذہب نہ کہلائے جاتے اور ایک

مسلمانوں کی خونریزیاں مٹ جاتیں شیعہ و دیگر مذہب جدا جدا نامزد ہوتے نہ
اسلام میں قرآن سے الگ جدا جدا مذاہب ایجاد کرتے اگر سب علیؑ کی جب آیات
واحادیث رسول متفق ہو جاتے۔

میت کے وارث قبل کفن دفن کے ورثہ اور اولاد کو پنہایا کرتے ہیں انکے
مقابل خود وارث بنے اور میت کا اختیار لیے کی فکر تو وہی لوگ کیا کرتے ہیں
کہ جو اپنی طرازی طماعی سے دست درازی کے عادی ہوتے ہیں۔ مجمع میں
علیؑ کے موجود ہو جانے پر کسی صحابی کو کامیابی محال تھی جب تو انھوں نے
علیؑ کو کفن دفن میں مشغول ہونے سے مجبور پا کر بجائے آخری زیارت رسول کا
شرف حاصل کرنے کفن دفن کو ترک کرنا اور انعقاد خلافت اور ووٹ کی تعداد
بڑھانا کہ جیسا مشورہ انھوں نے کیا تھا تو دیکھ ہی لیکہ اُن سے دو ہاتھ آگے بڑھ
انکے معتقدین نے جوابات اپنی طرف سے تیار کرے اور انکے کل افعال کو حسن کا
جامہ پہنانے کو ممدوح اور مستحسن قرار دیدیا۔ چنانچہ علیؑ نے بحکم رسول خلفائے
ثلاثہ کے زمانہ میں بصبر و خاموشی کام لیا اگر مثلاً حضرت علی بہت تعداد لیکر ان سے
جنگ کرتے تو خانہ جنگی کا اور بغرض حصول خلافت حرص کا الزام فوراً لگتا۔ لیکن
اتنے زمانہ کا۔ علیؑ کا صبر ملوکیت امیر معاویہ امام حسنؑ کا بصبر و خاموشی صلح کرنا
بعد امام حسینؑ دیگر آنکا صبر و تحمل کرکے خلفائے اسلام کے ہاتھوں شہید
نمازوں میں شہید ہونا زہر کھا کھا کر مقتول ہونے کا اثر بھی سوائے شیعوں پر عذر
پر جو ہر ایک زمانہ کے اہلسنت معتقدین اصحاب پر اچھا اثر نہ ہوا اور مسلمان
سمجھنے لگے کہ اہلبیت کی بصبر و خاموشی مغضوبیت پر ترس کھا کر انکی عزت وقعت

کو جو اہل بیت کی ہمدردی رواداری کرتے۔ انکے حقوق و اختیارات ضبط کر لیتے اور ان سے بدلہ لیتے اور اگر نہ لیتے تو کم از کم لعنت و بیزاری کرتے یا کم حق و انصاف کی بات اہل بیت کی خاطر کبھی تو منہ سے نکالتے وہ اور بھی ابعد رسول خلفائے وقت صحابہ ثلثہ کا پھر بعد علی معاویہ و یزید وغیرہ کا دیگر خلفائے اسلام کا اسکے زمانہ کے مسلمان ساتھ دیتے اور انکے بجائے علی و دیگر آئمہ کے شیعہ طرفدار سے برابر فوجداری کرتے چلے آرہے اور جان و مال سے صحابہ کی خاطر نثار کرنے پر ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ سلف سے رسول پر علی پر مسلمان اعتراض کرتے آرہے ہیں کہ اصحاب باطل پر تھے تو رسول نے انکو قطعی کیوں نہ نکال دیا۔ اور علی نے ان پر تلوار کیوں نہ اٹھائی۔

خدا نے بذریعہ رسول صحابہ اور کل مسلمانوں پر اہل بیت کو حاکم دنیا و دین خلیفہ رسول خلیفۃ المسلمین امیر المومنین رسول کا خلیفہ اور جانشین مقام نبی پر بنا کر ایک لاکھ حاجیوں سے بیعت و مبارکبادی دلوا کر اپنی حجت تمام کر دیا تھا اب یہ صحابہ کی اور انکے معتقدین کی بڑی دلیری و گستاخی کی بات ہوگی جو خدا و رسول کے خلاف خود کو بااختیار و اقتدار حاکم بنا لے اور اہل بیت کو اپنا محکوم و تابعدار بے اختیار کر دیئے پر بھی غیرت و حمیت ذرا بھی کسی کے دل میں نہ آئی۔ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ دنیا کے تمام جھگڑوں میں آپس کی ذرا سی باتوں میں ہر ایک چھوٹا بڑا خواندہ و ناخواندہ حق و ناحق جھگڑ کر نکال دیتا ہے مگر صحابہ کے بابت زبان کسی کی بھی نہیں کھلتی کہ صحابہ نے زمانہ کی دلالی پیشہ کے ساتھ تیس چالیس برس آخر میں آخر جب کچھ زور و طاقتور ہو کر

کسی وقت میدان جنگ میں بہادری کا سرٹیفکیٹ ملا جب اسلام لائے دیگر اصحاب کی حسب منشا
شیخین بھی اگرچہ علم باطن سے بہرہ ور بتائے جاتے ہیں تو باقی سب اصحاب بھی
کے ساتھ رہے لہٰذا صرف شیخین کی فضیلت جو شیخین نے تجویز کی جاتی ہے وہ
سب اصحاب کے لئے خاص حق بجانب کی فضیلت سے صحابہ ثلٰثہ کا اپنے
موجود رسول کا لعاب دہن نہیں جو ساتھ علوم باطنی سے بہرہ ور ہوتے
کسی مشہور اسلامی جنگ میں رسول نے امیر و سپہ سالار بنایا نہ کسی لڑائی میں
خود کچھ کام کیا نہ خون میں نہائے نہ کفار کو قتل کرنے کی اسلامی
مورخوں نے کوئی خاص تعداد دکھائی کہ جو تحریر میں لانے کے قابل ہو
ہاں رسول کو چھوڑ کر بہت سے صحابیوں کے دور سے بھاگنے والوں میں
حضرت عمر و ابوبکر و عثمان وغیرہ چند اصحاب کا نام خاص کر ایک دو جنگوں میں
اکثر معتبر کتب میں صاف طور پر لکھا ہی ضرور موجود ہے صلح حدیبیہ
میں رسول کی معمولی بات کفار کے کہنے پر لفظ رسول اللہ مٹا دینے پر خود
عمر کو رسالت نبوی میں شک ہو جانے بغیر وارثین بیت رسول اجازت
لئے بغیر ان کی موجودگی کے جنازہ رسول کو چھوڑ کر تین میل فاصلہ پر جا کر
بغیر کسی مسجد نبوی جیسے پاک مقام تجویز کئے سقیفہ جیسی جو نام نشان
جگہ پر شورہ خلافت قائم کرنے کی جلسہ ناجائز بازی کو فقط از خود خلیفہ
بنجانے کی ایک زبردست فضیلت سے غلبہ حاصل کر کے خود کیا اہلبیت کے
کل ایمان پر آئے حسرت ان کی حالت پر قرآن اور رسول کی ذات و صفات
لحم و لحم اور خون کے ساتھ وصیت کا تماد پر حکم خدا دیا گھر جوڑ کی حرکت

کعبہ میں پیدا ہونے پر بطور حبیب پر نگاہ ڈالنے آغوش نبوت میں جبکہ رسول کا منہ

چوسنے پر لعاب سے پرورش پانے پر عبادت علی کی بنا پر ساری دنیا ...

معہ آب و طعام حضرت سلمان ... دعوت ذوالعشیرہ پر رسول کے

رسالت منکر خدا کے ساتھ علی کا بیان اور رسول کا حکم خدا وصی ... و علم ...

جیسے معزز خطاب کیا اور مقرر کئے جانے پر مہر نبوت پر ... حضرت علی کے

کعبہ کو ظاہر بنا دینے پر اسلامی تمام مشہور جنگوں میں جاں نثاری دکھا کر فتح کرنے

زبانی جبرئیل لا فتی الا علی اور ناد علی کی آواز جبرئیل کی زبانی اور حضرت علی

اور خندق فضل میں عبادت ثقلین رسول کی زبانی سنوا دینے پر

بحکم خدا حضرت ابوبکر کو واپس بلا کر ناقہ و لباس رسول لیکر سورہ برات جیسے کو تبلیغ

لیجا کر اور بستر رسول پر خدا کی راہ میں جان بیچ کر لیٹے ... امانتوں کو ادا کرنے

ودیعت رسول کو مدینہ پہنچا کر ... اجازہ نماز ... آفتاب کو بحکم رسول

اپنے لئے پلٹا کر جنازہ رسول کو تا دفن نہ چھوڑنے پر نشان قیامت ...

و وراثت دکھانے پر یہاں تک کہ غدیر خم پر دستار خلافت بندھوانے رسول کے

حدیث ثقلین و سفینہ حدیث من کنت مولاہ کہلوانے ایک لاکھ حاجیوں سے

صحابہ ازواج رسول سے بیعت و مبارکبادی اور حسان سے قصیدہ ...

... آیات و احادیث کے قطعیہ وغیرہ وغیرہ ایک سے ایک زبردست ...

... فضیلت و منقبت سننے پر حملہ ... لپیٹ ڈالکر ... شخص

خود کو افضل و اعلیٰ کہکر خود کو حقدار خلافت کر لیا تھا ویسا ہی صحابہ کے خاص

معتقدین نے سلف سے آج تک صحابہ کے مذکورہ کل باتوں کو ...

گروہ کے مجوسی اور ایمان مشتبہ قرار دیا اور وصی اور دیگر تمام آئمہ کی غیر بہ خدا اور رسولؐ اور
خوشنودی کی ارادہ میں باتوں کو معطل اور بیکار کر دیا۔ ان کا اہلبیت کے لئے خاص طور
امتناع صدقہ قرار دینے کے بعد بھی خود اہلبیت کو معطل و محروم اور صحابہ کے محکوم اور
تابع کر دیا اپنی نجات اور خوشنودی خدا اور رسولؐ کا کیا خوب مناسب ذریعہ سمجھا۔
لیکن اس بات کی خبر کس معتقد صحابہ کا دھیان مطلق نہیں جاتا کہ صحابہ کی
مذکورہ بالا اوصاف کے بنا پر صحابہ کو حاکم و جانشین رسولؐ ماننے اور علیؑ کو
تابع کرنے پر رسولؐ کی جملہ احادیث کی اور کلام اللہ کی جملہ آیات بے کار بلکہ معطل
ہو جانے سے سخت توہین ہو گئی اور اُنکی توہین سے خدا اور رسولؐ کی توہین کے
مرتکب ہو گئے۔

اہلبیت کی معرفت و محبت کا ثبوت

اسلام کے کس طبقہ میں خاص ہے

لغت عربی و فارسی سے بوجہ طرز عمل جو کہ شیعہ کے معنے دوستدار و
فرمانبردار اہلبیتؑ حق قرار پائے گئے خواہ وہ قوم کے سید ہوں یا کہ غیر سید ہوں انکا
طریقہ عمل ہر جگہ و ہر مسئلہ کو سمجھنے میں پورا اتر کے ٹھیک ثابت ہوا شمار ہیں کیا خیر علیؑ ولی
اللہ وصی رسول اللہ و خلیفہ بلا فصل کی دو اسلام کے کل پانچوں اصول دین
توحید عدل نبوت امامت اور قیامت کی اور فروعات دین نماز روزہ حج زکوٰۃ
خمس و جہاد کی اور رسولؐ کے حسب الحکم بارہ آئمہ اہلبیت معصومین کے نام اذکر ہی
کی تاکید کی جاتی ہے۔

پھر مجالس میں شریک ہوسکے یا اپنے گھر پر مجالس کرسکے تاکہ ان کی اولاد میں
بچے اشعار و محبت کے ساتھ حسنؑ و حسینؑ اور علیؑ کے نام کا ماتم کرتے رہیں۔ اعیان
معلوم ہے کہ ہمارے زمانہ میں ذکر کربلا کے ساتھ گھر گھر ان کے ناموں اور ان کا ماتم
جو جا بجا لوگوں کے بچے بچے کی زبان پر جاری ہوتے اور خیالات بسبب تعلیم و الہام
اہلبیت اطہار اصحاب کربلا کے غم و حزن کی حالت سے واقف کا ثابت ہوتے ہیں۔

جس قوم کی بابت مخبر صادق رسول کریم نے وقت ولادت حسینؑ ان
جبرئیل امین نے خبر شہادت حسینؑ اپنی بیٹی فاطمہؑ کو سنائی تھی کہ جب تو اس بات
متعلق تسلی کر دی کہ جب شہادت حسینؑ کے وقت نہیں ہوگا نہ تو ہوگی
نہ علیؑ نہ حسنؑ ہونگے لیکن خدائے تعالیٰ نے وعدہ کر لیا ہے کہ اہلبیت کی عزا
قوم ایسی پیدا کریگا کہ جسکے بچے جوان اور بڑے دن رات مصائب حسین شہید
پر گریہ و ماتم کرینگے اور ظالم یزید و خلفائے وقت کا ظلم ہوا اور بار بار طرح
وعلانیہ شہرت کیا گیا تھا قیامت تک کرینگے اور مصائب حسینؑ کے ذکر سے انبیا
و ائمہ کے عبرتناک واقعات اور خدا کے صفات کا تذکرہ کرتے رہینگے۔

جسطرح سے کہ قلب انسانی دنیا کے تمام خودساختہ خداؤں کی نفی کرکے ایک
خدا پر اور دنیا کے خودساختہ مذہبی پیشوا اور رہنما اور دستوری انبیا کی نفی کرکے
خدا کے ساختہ انبیا و اوصیا پر منحصر رہنے پر آدمی اسلام میں داخل ہوتا ہے
اسیطرح سے دنیا کے خودساختہ مذہبی پیشوا پیران با صفا اصفیائے دنیا کی نفی
کرکے خدا اور رسول کے ساختہ اہلبیت نبوی کے بارہ امام جو معصوم پیشوا ہیں پر
اکتفا کرنیوالا شخص مومن کہا جاتا ہے بموجب قول رسول حدیث ثقلین۔

اہلبیت نبوی میں منحصر ہے دو چیزیں ہیں اہلسنت اطاعت چھوڑ تا ہوں کتاب خدا اور عترت
یعنی عترت اہلبیت فقط ان دونوں کی اطاعت موجب نجات ہے جو کتاب و سنت کے خلاف
دشمنوں کی حالت احادیث بابت عترت و فضائل اہلبیت کی تصدیق کرکے شیعہ کہلاتا
ہو اور سفینہ محبت اہلبیت پر سوار ہو کر تا قیامت گمراہ اور ہلاک نہ ہوگا۔ اور جو
مسلمانوں میں باوجود رسالت و رسالت و قیامت یا کعبہ قرآن کی ہدایت
اور اطاعت محمد کا اقرار کرتا ہوا اہلبیت نبوی کی اطاعت و سنت کو ترک کرکے اپنے
خود ساختہ خلفائے دنیا و خلیفہ ثانی امیر المومنین کہنے والا آپکی ولایت اور
پیروی و شکر کی بیعت پر موجب نجات و شفاعت رکھنے والا دشمنوں کی احادیث ثقلین
و سفینہ جیسی کل احادیث نبوی کی و بابت فضائل عترت خلافت علی و دیگر آئمہ
کی تکذیب کرتا ہوا خدا و رسول کی توہین و تکذیب کا موجب ہو کر آپکی دشمنی سے
عداوت ہو کر غیر و کفر اور ہلاک کرنے والا ہوگا۔

اہلبیت کی معرفت و محبت تو اکثر کٹ معتقدین صحابہ مسلمانوں کی کروڑ ہا تعداد اہلبیت کے ناموں سے ہر زمانہ ناواقف ہی رہا کرتی ہے	عالم عبدالحکیم پیری میں مصر الفقہ کے کچھ نصف اور کے مسلمان اپنے وظیفہ میں پیر و مرشد کے

ناموں کے ساتھ اہلبیت کے کل تبرک منظوم مناجات روزانہ ورد کرتے ہیں انکو
بارہ چاروں واقف کا دعا لوکر چھوڑ کر باقی کل مسلمانوں کی بکثرت تعداد بجز چاروں امام
چار یاروں خلفائے پیران پیر کے نام اور انکے فضائل و کرامات سے واقف ہیں مگر
اہلبیت کے بارہ ناموں سے ناواقف ہوتے ہیں حالانکہ خود اصحاب ثلثہ اور صحابہ

اہلبیت کو چھپایا امر خلیفہ بلا فصل امیر المؤمنین یعنی یا تو عمدا اصحاب کے ماننے
والے اہلبیت و آئمہ معصومین کے ناموں سے یا انکے فضائل و مناقب سے عمدا
واقف ہونے یا اپنے بچوں کو واقف کرنے کی ضرورت ہی نہیں رکھتے تو بچے وہ
ناواقف کار آپ کی شماتت ہونگے ۔

اچھا اگر تعزیہ داری کی وجہ سے یا کہ مذہبی مقدمہ بازی اور قوم بازی کی
ضرورت سے یا کہ اعتقاد اسمیں رکھنے نذر و نیاز کرنے اور ذکر شہادت اپنے
آدمیت و عزاداری آئمہ کی ضرورت سے عموما مرد و عورتیں علی و فاطمہ و حسن و حسین
اور مذہب کے منتق کرنیوالوں کی بدولت امام جعفر صادق کے نام سے واقف کار
دکھائی دیتے ہیں تو انکے اعتقاد چند ناموں سے یا کہ مذکورہ صولی المتفقہ کے
کل اہلبیت کے ناموں سے یا انکے فضائل و مناقب سے واقفیت اور اپنی
دنیاوی حاجات طلب کرنے کے کسوٹی محبت و معرفت یا آخرت میں انکی
شفاعت نیز دیگر اکثر باتوں میں اعتقاد یہاں تک فقط بارہ اماموں کو امیر المؤمنین
اور رسول کا خلیفہ بلا فصل نہ مانتے انکو محکوم اور تابعدار کرینگے اور اصحاب ثلثہ کو
حاکم سمجھنے سے فورا باطل ہو جاتے ہیں ۔

اور جہاں کسی خاندانی ناخواندہ مسلمانوں کے سامنے اہلبیت کی خلافت اور
ولایت کے حقدار ہونے کو یا اصحاب سے افضل و برتر ہونے کو آیات سے احادیث سے
عقل و فطرت و معقولات یعنی دنیاوی رد آمیں سمجھانے جب بھی تقریر لفظ
دکھایا جاتا ہے فورا اصحاب کے معتقدین کے دلوں سے لوٹ گئی اہلبیت کی محبت
و اعتقادی تفضیلات زد ادب میں تشریف لیجاتی اور بغض و عداوت اور حسد و بخیل

و تعلقات پر آ ... ادا کرو یہی ہے فضائل اہلبیت سے زیادہ تو کیا اس جلیل کے الہ فرمایا
معمولی اسباب فقرہ ادا ان میں خلیفہ بلا فصل کا حق ادا نہیں کرنے اور مقدم باندھ
اور توحید اسی پر تیار ہو جاتے ہیں۔

بجائے اسکے کہ اہلبیت کو خلیفہ رسول امیر المومنین حاکم دنیا و دین ماننے والو
کی قدر و منزلت انکی اعتقاد کی تقلید و اطاعت سب مسلمان کیا کرتے اور بعد
رسول معصوم بارہ آئمہ اہلبیت حاکم امت مانے جاتے اور اسلئے خود اہلبیت
اپنے وقت کے خلفاء و حکام وقت کیطرف سے ستائے جاتے ذلیل و رسوا کئے
جاتے قتل و مقید کئے جاتے اور انکے ماننے والے بھی اسی امت و عداوت
سے دیکھے جاتے اور قتل و غارتگری کے شکنجوں میں ابتدائے خلافت سے
اتبک کسے جاتے اور تا قیامت ہر ایک کی زبان پر کافر قرار دئے جاتے ہیں

اچھا جبکہ صحابہ کے مقابل اہلبیت کی یہ قدر و منزلت یہ توقیر و عزت
مسلمانوں سے ظاہر ہو جاتی ہے سلطنت کراہت بغض و عداوت کے درمیان
میں آجاتی ہے تو پھر ہم رسول کی وہ احادیث ناچار ہو کر ان مسلمانوں کے
سامنے پیش کرینگے کہ جو بغض و عداوت اہلبیت سے رکھنے والوں اسکے
رو نیوالے یا انکو ان کے حق خلافت سے محروم و معطل کرکے دنیا میں حقیر و تابع
خود کو حاکم و افضل کرنیوالوں کے بارے میں وارد ہوئی ہیں۔ وہ اس کتاب میں
دیگر احادیث فضیلت کیساتھ آئندہ ذکر کی گئی ہیں۔ جنکا خلاصہ مطلب یہ ہے
کہ جو اہلبیت کی کسی عنوان سے حقارت و عداوت کا دریے ہوگا وہ میرا اور
خدا کا دشمن اور جنت تو ہین کر نیوالا داخل نار ہوگا۔

غرض ہر ایک جو چاہے کہ صحت مختصر احادیث اہلبیت فضائل و حقوق کی روایات و تحقیق دیکھے آپ اس کتاب میں اہلسنت کی کتب سے جمع کی گئی ہیں اور ذکر خدا و رسول نے اپنے اصحاب اور مسلمانوں کے سامنے اسلئے ارشاد فرمایا کہ یہ سب مسلمان اہلبیت پیغمبر کی اطاعت واجب الاطاعت حاکم امت جانیں اسکے مقابل اصحاب و اصحاب پیغمبر کی اطاعت و بیعت کو حکم اور احادیث باطل کیجا لکھیں ۔

پس مسلمان جس نے آیات و احادیث کے بموجب اہلبیت کو افضل خلیفہ رسول خلیفۃ المسلمین امیر المومنین امام المتقین باب العلم اس نے آیات قرآنی و احادیث رسول کو باور کیا انکی تصدیق کرنے سے وہ ناجی ثابت ہوگیا اور جس نے رسول کے بعد ابوبکر کو اور دیگر اکابر خلافت سے محروم اور معطل کرکے غیر کو خلیفہ رسول امیر المومنین کہلایا وہ مصنف اہلبیت و احادیث کو معطل اور بیکار کریگا انکی تکذیب اور توہین کریگا اور اہلبیت کو دشمن خدا و رسول کیساتھ محشور کریگا ۔

مسلمانوں میں تفرقہ کی بنا بعد رسول سے ہے جسکا نشانہ اور معیار فقط اہلبیت نص خلافت علی کا انکار ہے

جو کہ خدا اپنے رسول اور آل رسول سے متعلق اور رسول نے اہلبیت خدا سے متعلق ہیں اور قرآن و حدیث اور جو کہ رسول نے اپنے قول و فعل سے متحد و متفق ثابت کر دکھایا تو وہ سب اختلاف کے تفرقہ کے اور فتنہ و فساد کے دشمن ثابت ہو گئے جس کی تصدیق خدا کی آیت

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا — اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط تھام لو

(آل عمران) ہے :: — اور آپس میں متفرق نہ ہو ۔

جیسے لغات سے ثابت ہے اس آیت کو دریافت کرنا چاہیے کہ وہ حبل اللہ اور حبل المتین یا العروۃ الوثقیٰ ہے اور وہ قرآن میں صراط مستقیم سے تعبیر کی گئی آیات کے الفاظ اولی الامر سے شجرہ طیبہ سے تعبیر کیا اور سفینہ سے ۔ کونوا مع الصادقین سے وارکعوا مع الراکعین سے یا اہل الذکر اور راسخین فی العلم سے رسول کی حدیث کے الفاظ سے اہلبیت اور محمد و آل محمد مراد ہیں یعنی اطاعت سے ان کا حکم خدا نے مسلمانوں کو دیا کہ سب مسلمان متحد و متفق ہو کر اہلبیت کی اطاعت و خلافت پر گردنیں خم کر ڈالیں انکے مقابل سرکشی و مخالفت پر اتر کر متفرق نہ ہو جائیں کیونکہ خود غیب کی باتوں کی آنحضرت نے مسلمانوں کی خبر دیدی تھی ۔

خدا کے قول کے بموجب حکم رسول نے احادیث ثقلین وغیرہ سے اور لفظ طرز کلام سے اپنے ساتھ قرآن و اہلبیت کے درمیان تاقیامت اتحاد و اتفاق ثابت کر دیا تو قرآن کے ساتھ اہلبیت رسول کی اطاعت و خلافت کے ماننے والے خدا کی رسی کو مضبوط پکڑے رہنے والے اور ساتھ ہی آنحضرت کی اطاعت پر تاقیامت متفق و متحد الخیال ہونے والے ہیں اور جو لوگ کہ آیات و احادیث کے معنوں میں یکے بعد دیگرے آنحضرت کی مقررہ تعداد سے کم یا زیادہ اور انکے علاوہ دوسروں کو امام و خلیفہ رسول ماننے والے ہیں وہ سب اپنے اپنے ذاتی اعتقاد سے حبل اللہ کی مضبوط رسی سے جدا ہو گئے اور اسلام کے

ایک مذہب سے ہٹ کر فتنہ و فساد اور اختلافات مذاہب کے بانی ہوئے اور خدا و رسول
کے مقابل باہم لڑا کرنے لگے۔

باوجود اس قدر خلاف عقل انتظام تبلیغ کے دو قسم کے مسلمان رسول کو
ہدایت پر رہ گئے تھے ایک تو صاف باطن حق پسند مختصر تعداد کے وہ لوگ کہ
جو ارشادات فضائل اہلبیت سن سن کر محبت و اطاعت محمد و آل محمد کو اپنا ایمان
کامل کہتے تھے بعد رسول اہلبیت کو مختار کائنات باعث ایجاد دنیا و آخرت
مانتے تھے وہ اصحاب اور ساتھی اولاد خود علی و فاطمہ اور گیارہ معصوم اطہار
کی اولاد و اپنے دادی جناب فاطمہ کو فدک کی حقدار اور علی و دیگر ائمہ کو
مستحق خلافت بالنص پیغمبر مانتے تھے وہ اس وقت سے آجتک اور تا قیامت
شیعیان علی کہے گئے۔

دوسرے رسول کے ایسے اصحاب بھی تھے کہ بات اہلبیت کے فضائل
و مناقب سن سن کر خوش نہ ہوتے آپس میں چون و چرا کا ناچوری کیا کرتے
بعض تو باطنی ناخوشی کو ضبط کر سکتے اور رسول کو منہ پر فقط علی و فاطمہ
اور حسنین کی تعداد عزت اور فضیلت دکھانے سے گمراہ کہا کرتے جس طرح
خدا نے ایسے لوگوں کو رسول کی طرف سے جواب دیا کہ تمہارا صاحب محبت
اہلبیت میں گمراہ نہیں ہوا ہے بلکہ وہ بغیر ارادہ حکم کے کچھ نہیں کہتا
ہر چند وہ کہتے آپ یا تم کسے کہتے ہیں۔

پس اسی طبقہ کے صحابہ زندگی میں رسول کو دو مرتبہ دشمنوں میں
چھوڑ کر بھاگ نکلے تھے تو پھر بعد رسول کے احترام و دفن و کفن کی کیا پرواہ

کرتے۔ پس جبکہ انھوں نے آخری شرف زیارت سے فرد کو محروم کر دیا تھا تو جنازہ
کیا تھا اہلبیت رحم وکرم کو مثل متہ وغیرہ جیسے قرآنی الفاظ کے معانی ومفاہ
اتفاق واتحاد اہلبیت سے جدا کرکے بغض ونفاق اور اختلاف وفتنہ وفساد
کے بانی ہو کر سقیفہ بنی ساعدہ جیسے ویگے [illegible] میں داخل ہو گیا
کیا اور رسول کی وفات کو رسم غم منانے کے بجائے اپنی خلافت کی خاطر فخا غور کی
موافق کرنے ووٹ کی تعداد بڑھانے کی مسرت میں دن رات خود کو مصروف
رکھا تھا تو بعد وفات رسول کے پیارے مسلمانوں نے بھی رسول کی وفات کی
یادگار کو ابتدا ہی سے اڑا دیا اور رسول کے رسم وفات میں یادگار تاریخ میں
مولود ومیلاد کی کرکے صرف ولادت رسول کی یادگار جاری کی۔

بخاطر محبوب مجالس کا انعقاد
ذکر و اذکار سے محبوب کی یاد

یہ پابندی ذکر محبوب سے محبوب کی یاد ہو جاتی ہے یعنی مسلمانوں میں جو لوگ پیر ولی کے ماننے والے ہوتے ہیں وہ عرس شریف کا جلسہ برپا کرتے پیر کے استعمالی اشیا تبرکات لوگوں کو دکھاتے انکی تعظیم وتکریم بجالاتے انکی قبروں پر سجادے کئے جاتے مزار میں انکے واسطے سے حاصل ہوتی ہیں۔

میلاد شریف کرنے سے رسول کی ولادت کے ساتھ فقط اصحاب رسول کا حسب اعتقاد تذکرہ ہو جاتا ہے بعضے اثنائے ذکر میں کسی ضرورت سے حسن اور حسین اور فاطمہ کا بھی ذکر کر دیا کرتے ہیں اسطرح سے اہلبیت کے ماننے والے انکے ایام ولادت میں محافل سرور اور انکے ایام غم ومصائب میں بھی غم

معتقد کرتے اہلبیت کی یاد برابر تازہ کیا کرتے ہیں۔

مجالس حسین اور مسلمانوں کی محبتوں کا اندازہ

جو مسلمان صرف اہلبیت کو اپنا امام و پیشوا جانتے ہیں وہ خود مجالس کرتے یا کہ دوسروں کے یہاں شریک ہو کر ذکر مصائب حسین کرتے اور ان کے ساتھ خدا و رسول اور انبیا کے صفات اور حالات کا ذکر کرکے اپنے ایمان کو تازہ رکھتے ہیں باقی جس قدر مسلمان بجائے اہلبیت تمام اصحاب میں صرف حضرات ثلٰثہ اور معاویہ کو اپنا خلیفہ و پیشوا مانتے اور فقط رسول کی احادیث سے مجبور ہو کر قدرے اہلبیت سے محبت کا اظہار کیا کرتے ہیں وہ فقط اس خیال سے کہ ایسا نہ ہو کہ اثنائے ذکر شہادت میں دشمنان اہلبیت کے ساتھ اصحاب اور اہلبیت کے درمیان نزاعات کا تذکرہ آجائے یا کہ اصحاب کے معائب اور مطاعن و مقاصد کا بیان ہو جائے اور ہماری دل آزاری کا باعث ہو لہذا اس خوف میں اکثر عام طور سے لوگ مجالس حسینی میں شریک نہیں ہوتے لیکن کچھ لوگ تقسیم کی لالچ اور آپس کے اخلاق و مروت سے یا اور کسی غرض و غایت سے مجبور ہو کر شریک ہو جاتے ہیں وہ بات اور ہے۔ اگر مجالس میں اس خیال سے شریک نہ ہونے والے حضرات کثرت اپنے یہاں مجالس کر کے مصائب اہلبیت سے ہمدردی کا عملی ثبوت دیا کرتے تو پھر شکایت کسی کو نہ ہوتی کہ اگر ائمہ کو خلیفہ رسول نہیں مانتے تو آپ کے فضائل مناقب اور مصائب کے بیان کرانے سے ہمدردی رکھتے ہیں مگر برادران اسلام بجز خاص معتقدین کے عام طور سے ذکر شہادت بھی بیان کرنے اور سننے کے پاس نہیں جاتے اور

اس حصہ [illegible] کو اپنا [illegible] سے دیکھئے جو [illegible] کی [illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

ہوتے ہیں علاوہ اسکے [illegible] جب [illegible] والے معتقدین [illegible]

قائل ہوتے ہیں وہ ہم بیان [illegible] (اظہارات صفحہ [illegible] سے صفحہ [illegible] تک)

[illegible] کرتے ہیں۔ جیسے [illegible] تو وہ خطائیں [illegible]

[illegible] کے [illegible] سے [illegible] تھیں اور [illegible] کرنے والا

شخص اسکے سوا [illegible] معتقدین کے [illegible] قتل کر لینے سے

بری ہو سکتا ہے۔

آپ بھی خود [illegible] کر کے [illegible] کی یادگار اسکے معتقدین نے بھی بنالی

لیکن بعد اسکے [illegible] شدہ انبیاء و اصفیا آپ کی یادگار [illegible] قائم کی

اس امر گذشتہ زمانہ یعنی حضرت آدم سے دیکھو کہ جسقدر دنیا میں اپنے

وقت علم و [illegible] سے بڑے بڑے [illegible] بادشاہ ہوتے ہیں ان سے بعض [illegible]

[illegible] سے محروم ہو کر خدائی [illegible] بعض نے نبوت کے [illegible]

[illegible] کر امام [illegible] کے [illegible] مرجانے [illegible] دنیا میں کوئی

یادگار [illegible] انکے حالات و واقعات [illegible] حاصل کرنے کی غرض سے

[illegible] لوگوں نے [illegible] کس کی [illegible]

[illegible] بات ہے لیکن خدا کے

[illegible] مشہور [illegible]

بے عمل اگرچہ خود رسول پاک کی یادگار ہیں جیسے امام حسن ہوا متقدمین نے اپنے عمل سے
قائم رکھیں یا عمدًا یا بر مناسبت رہے گئے یہی منظور تھا رسول خود واخطہ کر لیجئے حضرت
علی کے سوا ابتدائے اسلام سے صحابہ بھلا کر غیر صحابہ جیسے حسن بن
حاکم و خلیفہ بنا کر اپنا فروغ اپنا کار نمایاں دکھایا اور اب یہ کرنا مقصود
چاہا ہے وہ فقط اپنی حیات میں زیادہ تر اپنے مقاصد میں تو کامیاب رہے لیکن
مر جانے پر غیر تو غیر لطف یہ کہ خود انکے معتقدین نے بھی اپنے خلفا کی ولادت
و وفات کی کوئی یادگار نہیں منائی نہ انکے نام پر فاتحہ درود و سلام سے ان کے
ارواح کو خوش کرنے کی کوئی سبیل جاری کی۔ یہاں معتقدین نے اپنی اپنی
تصانیف میں اپنے صحابہ کے لئے جہاں فضائل و کمالات کا اپنی طاقت میں
خاتمہ کر دیا ہے وہاں ایسی باتیں بھی لکھ دی ہیں جس سے انکا ایمان و عمل بیکار
بیکار ہو گیا ہے خلافت تو پہلے ہی باطل ہو جاتی ہے۔ یا کسی طرح سے شیعہ
حضرات کی ضد میں صحابہ کے نام کی خاطر فساد کوئی محفل منائی ہو یا کوئی جلسہ
یا کوئی جھنڈا اپنا قائم کیا ہو تو وہ قابل ذکر نہیں کیونکہ وہ دیگر مقامات پر ان کی
تقلید ہوا کہ خطرناک اور دوامن ثابت ہو جانے سے تو ریاست ہی کے خلاف
دنیا میں مجرم بنائے گئے تو آخرت میں خدا جانے کیا قیامت برپا کریگا۔

دنیا میں تو ان سب کی باتیں بے ذکر کر رہے ہیں اسلئے کہ انکے اعتقاد و عمل
میں خدا کی معرفت شامل حال نہ عشق خدا اور رسول کے خلاف عقیدہ اگر معتقدین
کے نزدیک کوئی نائب تو شریعت عشق بحالات الہیہ کے کہ یہ خدا اور رسول سے محبت
تمام مخلوقات کے حاکم دنیا و دین ہو کر بھی دنیاوی خلفا کے سامنے محکوم اور

تاریخ بیان نہیں بلکہ مقبول عام کتابوں میں ایسا ثابت ہوا ہے یا سنی یا شیعہ علماء و محققین وہ کار
قدر شناس ہر زمانہ میں پیدا کرتے رہے کہ جو ان کی یادگار رہیں اور بیت کرشانی کی
سب اگر وہ حاکم وقت یا بڑے بڑے عالموں سے مجبور رہے ہوں وہ بات اور ہے لیکن
جب کبھی جس کو موقع ملا انہوں نے اہلبیت کی مظلومیت اور خلفا کی مظالم کا ضبط ہر
ہر وقت کیا ہے ۔

حضرت فاطمہ صدیقہ طاہرہ کی فضائل و مناقب کی یادگاریں انکے معتقدین
عورتوں میں سے محفل فضائل و مجالس عزا برپا کرکے قائم ہیں انکے واسطہ
سے خصوصیت پیدا ہو جانے پر جا بجا مسجد اور گزرگاہوں سے انکی یادگار بنائی
جاتی ہے حضرت علی اور امام حسن حسین کی ولادت شہادت اسیر و مظلومیت
امانت صداقت کی علم کی قدر کے ساتھ انکی عادت شائع ہوتے سے اسلام
میں جا بجا یادگاریں قائم ہیں انہوں کے سوا غیروں میں بھی انکے خارج اور عادت
بیشتر قدر دل واقعات سے آگاہ ہو چلا ہے طبقہ فقراء میں اہلبیت اور پنجتن کے
نام کی تعظیم ہر جگہ مانی جاتی ہے اور مسلمانوں کے علاوہ غیر مسلم بھی انکے نام
مرادیں مانگ کر کامیاب ہوتے اور محرم چہلم کے زمانہ میں انکی روضہ
صدرت کرنے پر عورتیں اور مرد مجبور ہو جاتے ہیں ہر شخص درد میں اور آفات
و مصیبت میں کرسنہ چھپانے کھاڑہ میں میدان جنگ میں علی کو حسن حسین کو
سب پکارتے ہیں مگر صحابہ ثلثہ کو کوئی نہیں پکارتا ثابت کی دیا اپنے پیران پیر
دستگیر یا غوث اور قطب کو اگر اکثر معتقدین اہلسنت پکارتے بھی ہیں تو وہ
سب پیران پیر بھی تم نفس اہلبیت اور پنجتن پاک کے طفیل میں انکے در کے غلام

سمجھے جاتے ہے بکار سمجھے جاتے ہیں۔ بیشک دنیا میں کوئی چیز آسمان و زمین
کی ایسی نہیں ہے کہ جسکو خدا نے اہلبیت کا ستون یعنی صاحب شرف بنایا ہو اور اسکو
تابع فرمان محمد و آل محمد نہ کیا ہو۔ تو پھر اگر دو چار گروہ وقت خلیفہ رسول بنا لے اور
سمجھ لیے تو وہ واقعا مومنین صادقین اور خدا اور رسول کے نزدیک تابع حق
حاکم اسلام نہیں ہو سکتا۔ غیر مسلموں کی طرح مسلمان بھی ضد یا اعتقاد مذہبی
تو وہ کیا صحیح ہو جائیں گے علی کے مخصوص القاب امیر المومنین خلیفہ رسول
صدیق اکبر فاروق اعظم وغیرہ کے بجائے حضرت ابوبکر کو صدیق اکبر حضرت عمر
کو فاروق اعظم کہا جائے امیر المومنین خلیفۃ المسلمین کہا جائے اور حضرت
فاطمہ کے مخصوص لقب صدیقہ کے بجائے حضرت عائشہ کو صدیقہ کہا جائے تو کیا حاصل
کتب اہلسنت میں احادیث کے جعل و وضع میں کہ جب اپنی بنائی ہوئی روایات و کتب کو خوش
کرنے اور صحابہ کو بری الذمہ کرنے کے لیے بعض کو تو حضرت معاویہ کی بابت بھی خصائص
اکثر اہل علم اہلسنت کے ہاں یہ مسلم ہو چکا ہے کہ ضعیف اعتقاد میں کوئی قوت نہیں آسکتی
تاہم بیان کی عسل الخالص صفحہ ۱۵ و صفحہ ۱۶۳ کہ حضرت معاویہ کے مناقب میں امام اہلسنت
کی چند خاص خطائیں ہیں کہ مقبول و مسلم نزد علمائے اہلسنت ہیں کچھ آپ کے پیش احباب کرتے ہیں
(۱) جناب امیر و اہلبیت اطہار پر سب و شتم کا رواج دینا (تاریخ ابو الفدا، عقد
و سلطنت و تاریخ تمدن اسلام و تاریخ الامت وغیرہ۔
(۲) جناب امیر سے جنگ صفین میں ہزاروں مسلمانوں کو کٹوا دیا۔
(۳) حضرت امام حسن کی بیوی جعدہ بنت اشعث کے ذریعہ زہر دلوانا
اور اسکو ایک لاکھ درہم دینے اور یزید سے نکاح اور ان کی شہادت پیدا کرنا

کرنا (اکثر کتب میں موجود ہے) استیعاب نبی ...

تاریخ الخمیس، عیون الاخبار، حیاۃ الحیوان، محاضرات، فخر الرازی، روضۃ الصفا

طبری، ذہبی، طبقات ابن سعد، تاریخ ابو الحسن ہاشمی، تذکرۃ الخواص ابن ...

(۴) محمد ابن ابی بکر کو شہید کرانا فقط اس وجہ سے کہ انہوں نے جناب امیر پر

سب و شتم کرنے سے انکار کیا تھا۔ (طبری، ابو الفدا، روضۃ الصفا، تاریخ الخمیس)

(۵) عبد الرحمن ابن خالد و مالک اشتر کو زہر دلوانا اور عمار یاسر کو جنگ صفین

میں قتل کرانا (عیون الاخبار، روضۃ الصفا، تذکرۃ الکرام و خلفائے راشدین

مصنفہ مولوی شاہ معین الدین ندوی وغیرہ

(۶) یزید کی ولیعہدی کے سلسلہ میں اشارہ معاویہ پر مروان کا حضرت عائشہ

کو بہ حیلہ بلا کر ایک کنویں میں جو منہ کو گھاس سے ڈھک کر کرسی پر

عائشہ کو بٹھا کر کنویں میں گرا کر پاٹ دینا۔ (حبیب السیر و مناقب مرتضوی۔

حدیقہ حکیم سنائی۔ ترجمہ تاریخ ابن خلدون۔

(۷) یزید جیسے بیٹے بدچلن شرابی اور فاسق کو اپنی جگہ پر مسلمانوں کا حکمران

بنانا (تاریخ الخلفا، روضۃ الصفا)

(۸) مسلمانوں پر کھانا اور پانی بند کرنا (روضۃ الصفا، مروج الذہب وغیرہ)

(۹) ممالک محروسہ خلافت جناب امیر میں بدامنی پھیلانا۔

(۱۰) بیت المال پر دست اندازی کرنا۔

(۱۱) لوگوں سے قبل جنگ صفین اپنی بیعت لینا۔

(۱۲) بادشاہ روم سے جناب امیر سے لڑنے کے لئے صلح کرنا۔ جنگ صفین کی

سے عجیب خواہش حکومت عقلی میں آسکتی ہے اسلامی ثبوت کا ثبوت معاویہ نے خود
حکومت حاصل کرنے کی خواہش میں کرایا تھا۔ ۔ وہ بالکل آزاد ہو گئے کہ حضرت
جناب امیر کو عثمان کا قاتل مشہور کر دیا۔

(۱۳) جنگ جمل میں یہ کہ حضرت عثمان کے قاتلوں سے قصاص لینے پر بحث
میں کوئی حصہ نہ لینا اور اس بات کے منتظر رہنا کہ فریقین آپس میں لڑ کر کمزور ہو جائیں
کہ معاویہ کے مقابلہ سے عاجز ہو جائیں۔

(۱۴) قیس ابن سعد کو افواہ اور ... ناکامیاب رہنے پر ان کے متعلق
جھوٹی خبروں کو مشہور کرنا کہ معاویہ کو مصر میں جناب امیر سے متہم کرنے کا
موقع ملا (الفا روضۃ الصفا۔ تاریخ الامت)

(۱۵) عمرو ابن عاص کے مشورہ سے ... کو یہ مشورہ کہ اس کا حکم لے کر مقرر
کیا کہ وہ ... مصر میں جناب امیر پر حضرت عثمان کے قتل کا الزام
لگائیں (روضۃ الصفا)

(۱۶) اشعث بن قیس کندی کو رشوت دینا کہ اگر معاویہ جنگ میں کمزور ہو رہے تو
وہ جناب امیر کو جنگ بندی پر مجبور کرے (روضۃ الصفا)

(۱۷) حضرت عمار یاسر جیسے قاتل ابو الغادیہ کی بشارت تاویل کرنا (رسالہ حیات ...)

(۱۸) عبد اللہ ابن عمرو بن عاص کو حدیث بیان کرنے سے منع کرنا اس لئے کہ
وہ فضائل جناب امیر ذکر کرتے تھے اور حضرت عمار یاسر کے قتل پر حدیث بیان
کرتے تھے اور جب لوگ معاویہ کے مظالم کی شکایت کرتے تو ان سے کہتے
کہ خدا کی اطاعت کرو (مسند احمد بن حنبل جلد اول)

(۱۹) حضرت عائشہ نے حجر ابن عدی کو قتل نہ کرنے کیلئے معاویہ سے سفارش
بھی کی اور ملاقات کرنے پر ملامت بھی کی۔ (استیعاب)

(۲۰) حیوان الانس میں ابی سہل سے روایت ہے کہ معاویہ نے جب یزید کی ولیعہدی کا ارادہ کیا تو اہل شام سے مشورہ کیا تو شام کے لوگوں نے عبد الرحمن بن خالد ابن ولید کو اس منصب کے لئے منتخب کیا یہ سن کر معاویہ خاموش ہو گئے اور کچھ دنوں بعد اپنے طبیب ابن آثال سے عبد الرحمن کو زہر دلوا دیا جب وہ مر گیا تو معاویہ نے یہ فقرہ کہا جو ضرب المثل ہے ان للہ جنودا من عسلا فعضض عنک من تکرہ یعنی ہر بات مکروہ جس آئے اسکو اس جگہ ختم کرو سوائے اسکے اور کوئی کوشش نہیں۔

اس بات کا اعلان کیا کہ ابن عمر و ابن ابو بکر و ابن زبیر نے یزید سے بیعت کر لی ہے تا کہ باشندگان مدینہ عالیہ مکہ معظمہ بلا کسی عقد کے یزید سے بیعت کرلیں (تاریخ الخلفا)

علامہ ابن حجر فتح الباری شرح صحیح بخاری میں لکھتے ہیں کہ چونکہ عہد نامہ مصالحہ میں معاویہ سے امام حسن نے یہ شرط بھی کی تھی کہ معاویہ کے بعد سلطنت پھر خاندان نبوت میں عود کریگی اسلئے انکو قتل کر دیا گیا۔ (روضۃ الشہدا)

نوٹ جلد کتاب حسن الانتخاب کے مولف اور دیگر انکے اکثر بھائی وقتاً فوقتاً مطاعن حضرت معاویہ کی کتابوں سے جمع کر کے معاویہ یا مذہب اہلسنت کو خطا ثابت کرنے پر ہر وقت تیار رہتے ہیں نوٹ (۲) اسیطرح عمر و ابو بکر اور مسلمان بھائی خلفاء ثلاثہ ابو بکر و عمر و عثمان کی مطاعن انہیں کتابوں سے نقل کر کے چھپا شائع کریں

تو وہ جیسا چاہیں گے تاویل کر دیں گے یا بالکل مخفی و ختم کر دیں گے جو بات آپ بیان فرماتے ہیں
مذہب سنت و جماعت ہمارے جیسے اہل مذہب کے مطابق بیشتر الفاظ سے
ان کی باتوں کو تحقیق سے دل سے تحقیق کیا کریں مطلوب جہاں تک ممکن ہو کیا کریں

فضائل اہلبیت علیہم السلام کی کتابوں کو چھپانا [illegible]

اہلبیت کے جملہ فضائل و مناقب ازبس کہ بعد خدا و رسول کے بالاتر فضیلت رکھتے ہیں
لہٰذا بجا ہے کہ علماء حاکم وقت [illegible] بیان کرنے سے منع کرتے تھے اور صحابہ میں
سے ایسے صحابہ تھے کہ وہ مخالفت خدا و رسول اور قول رسول ثابت ہونے سے ڈرتے ہیں
ان کو چھپاتے تھے یا ان کو [illegible] ان کی تاویل کرتے یا جواب کی
طرف کو توجہ کرتے اپنے ذکر کو سمجھاتے [illegible] فائدہ کیا ہے اگر معتبر علماء سنت
کی کتابوں میں یہ باتیں نہیں ہیں تو جھٹلانا کس کی مجال ہے کہ ان کے متعلق [illegible]
کر سکے لہٰذا وہ مخفی ہو رہے الا ماشاء اللہ [illegible] دنیا میں [illegible]
میں [illegible] ہو سکتا ہے اور اگر [illegible] دشمن کتاب [illegible]
اور معتقدین صحابہ جان بوجھ کر [illegible] اور دوسروں کی زبان [illegible]
اگر [illegible] کیا جائے تو ایسا کرنے سے خود صحابہ اور ان کے معتقدین [illegible] کی
[illegible] یا قابل اطاعت ثابت ہو سکتے ہیں بلکہ خود معتقدین صحابہ
صحابہ علما و راویان اہلسنت نے اپنی کتابوں میں جہاں صحابہ کے مسائل
فضائل و مناقب یا ان کے نزدیک ممدوح باتوں کو درج کیا ہے وہیں
اہلبیت کے ساتھ [illegible] مثلاً [illegible] کی خلافت کے واقعات کو صحابہ کی نسبت کی

نفرتیں اور عناد کو حلال کر جاویں۔ جنگ احد و جنگ حنین میں پیٹھ دکھا کر
بھاگ کے کر جاویں رسول کو بغیر دفن کفن چھوڑ کر سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہو کر
کریں گے اور وہاں پر خلافت حاصل کرنے کی خاطر اصول اجماع کی بنی
کیفیتوں کو وراثت کی عدالت بنا کر نسلوں کے مخالف کر جاویں حتیٰ کہ باہم
کو ناخوش کرنے کی صورت میں حضرت علی کے ساتھ حضرت عائشہ اور معاویہ کے
جنگ کرنے اور ہزاروں مسلمانوں کے خون بہانے کا واقعات کو کم و بیش لکھ دیا ہو تو
پھر خدا و رسول کے خلاف باغیانہ صحابہ کا عمل دکھانے سے صحابہ کے جملہ کیسے
منسوب فضائل و مناقب بعض باطل اور غیر معتبر ہو کے رہ جاویں۔ کے حق میں
مسلمانوں کو ان کا اعتقاد نہ تو معتقدین کے لئے مفید ہوگا اور نہ صحابہ کی
طرف سے جملہ باتوں کا جواب دینے والے خدا و رسول اور اہلبیت کے محب
ثابت ہو کر خود کو اصحاب کو نجات یافتہ ثابت کر سکتے ہیں۔

تحقیق حق چاہنے والے جہاں پر یہ کتابیں مل سکیں انہیں خود دیکھیں
علماء سے دریافت کریں۔ یا سہولت سے کل باتیں یکجا معلوم کرنا ہو تو کتاب
خصائص مرتضوی ارجح المطالب مولوی عبید اللہ امرتسری۔ تاریخ احمدی
مطبوعہ نظامی لکھنؤ یا رسالہ النجاۃ ملا مبین مرحوم فرنگی محل لکھنؤ یا
تاریخ اعثم کوفی۔ تاریخ اسلام۔ روضۃ الاحباب وغیرہ کتب میں ملاحظہ کر کے
مذکورہ باتوں کی خود تصدیق کر سکتے ہیں۔

اعلان اصحاب کی یہی معتقد جمہور باتیں مختصر طور سے یہاں کسی قدر بیان کی گئی ہیں تفصیل
سے تلاش کریں۔

چند کتابوں کے حوالے	مضامین
تاریخ الخلفاء صفحہ [illegible] و صفحہ [illegible] روضۃ الاحباب [illegible] تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۳۳	(۱) واقعات جنگ [illegible] و جنگ صفین
	(۲) جنگ کے بعد علیؓ کے زمانہ میں مسلمانوں کے تین بڑے گروہ ہوگئے۔
[illegible] شیخ عبدالحق محدث دہلوی و تاریخ احمدی صفحہ [illegible]	(۳) [illegible]
[illegible] تاریخ احمدی صفحہ [illegible] [illegible] و تاریخ احمدی صفحہ [illegible]	(۴) [illegible]
[illegible] تاریخ احمدی صفحہ [illegible] تاریخ کامل ابن اثیر [illegible]	(۵) [illegible] (۶) [illegible] (۷) [illegible]
[illegible] تفسیر [illegible]	(۸) [illegible] (۹) [illegible]
تفسیر کبیر، تاریخ کامل، روضۃ [illegible] تاریخ احمدی صفحہ [illegible] و صفحہ [illegible]	(۱۰) [illegible]

(۱) [illegible]

[illegible]

(۲) [illegible]

[illegible] کیا۔

(۳) [illegible] حضرت [illegible]

[illegible] کر دیا۔

(۴) [illegible] ابن عباس [illegible]

[illegible] کرنا۔

(۵) حضرت عائشہ و حفصہ کا رسول [illegible]

[illegible] لقد صغت قلوبکما

سے تنبیہ کرنا۔

(۶) اس آیت کے موجب [illegible] حضرت عمر نے ابن عباس [illegible] عائشہ اور حفصہ کا نام لیا۔

(۷) [illegible]

[illegible] صحیح بخاری [illegible] تاریخ احمدی [illegible]

[illegible] النبوۃ ۔ صحیح [illegible] شرح بخاری [illegible] تاریخ خمیس

تاریخ ابی الفداء [illegible] تاریخ خمیس

تاریخ ابن خلدون [illegible] تاریخ ابی الفداء [illegible] صحیح بخاری [illegible] تاریخ احمدی [illegible]

مدارج النبوۃ [illegible] روضۃ الاحباب تاریخ احمدی [illegible]

تفسیر درمنثور [illegible] بخاری و مسلم ترمذی [illegible] تاریخ احمدی [illegible]

تاریخ [illegible] تاریخ ابن الوردی

کیلئے ایک گرجا بھی [illegible] اس [illegible]
[illegible] آپ [illegible]
میں اپنے لباس [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] نیابت و خلافت کا
انتخاب ہوا اہتمام تھا۔

[illegible] ہوں کہ [illegible]
[illegible] اسلام کی طرف سے [illegible]
[illegible]
انکی صداقت [illegible] تصدیق کرتا۔

(۱۲) [illegible] حدیث [illegible]
[illegible] و لا [illegible]
[illegible] اصحاب [illegible] مبارکباد دی [illegible]
[illegible]
[illegible] تاجپوشی
[illegible] مبارکباد دی [illegible]
آج [illegible] خلافت [illegible] اسلام [illegible]
[illegible] احمل [illegible] اکمل [illegible]
تمام دنیوں میں [illegible] دین اسلام کو پسند [illegible]
[illegible]
[illegible] وغیرہ
(۲۰) احادیث میں [illegible]

(۱) ارشاد الساری [illegible]
تاریخ الخمیس [illegible]

مدارج النبوۃ میں مفصل ہے۔

(۲) [illegible]
[illegible]
[illegible] تفسیر [illegible]
تفسیر فتح القدیر [illegible] تفسیر [illegible]
[illegible] تفسیر [illegible] القرآن
علامہ [illegible]
[illegible] مسند احمد بن
حنبل، معارج النبوۃ، علامہ محمد بن
سالم [illegible] حنفی۔

یہی واقعہ [illegible] کتاب [illegible] حاشیہ [illegible]

[illegible] بعض اصحاب [illegible]
[illegible] آپ [illegible] اٹھا لے گئے [illegible]
[illegible]
[illegible] علی [illegible]
اور [illegible] بھائی ہے۔ کیا آپ کی [illegible]
[illegible] فرمایا۔ کہ [illegible]
افضل ہے۔

(۳) [illegible] خلافت حضرت [illegible]
[illegible]

(۴) اسامہ [illegible] صحابہ [illegible]
[illegible] فرمایا [illegible]
کی ماتحتی میں [illegible]
اس پر اکثر صحابی ناخوش ہوئے۔ [illegible]
مدینہ ہی میں رہے۔ اسامہ کی ماتحتی میں نہیں گئے۔

(۵) [illegible] حضرت ابو بکر [illegible]
کی [illegible] حضرت ابو بکر [illegible]
[illegible]
حضرت [illegible]
امر امامت کی [illegible] اقتدا کی۔

(۶) حدیث قرطاس ہے۔ بات وفات کے دن آنحضرت
لکھنے کے لئے کاغذ اور قلم دوات [illegible]
کے طلب فرمائے۔ حضرت عمر نے [illegible]
کتاب اللہ [illegible]
[illegible] میرے پاس سے [illegible]

(۷) بوقت وفات حضرت کا سر علی کی آغوش میں تھا

سیرت حلبی میں علامہ محمد بن [illegible] شافعی نے لکھا ہے۔

سیرۃ الحلبیہ میں علامہ نور الدین حلبی شافعی نے لکھا ہے۔

تاریخ ابن الوردی [illegible] جلد ۲ صفحہ [illegible]

کتاب ملل و نحل۔

کتاب سیرۃ الحلبیہ۔ روضۃ الاحباب۔ تاریخ ابن خلدون۔ مدارج النبوۃ۔ تاریخ احمدی صفحہ ۹۶

طبرانی و صحیح مسلم و صحیح بخاری و [illegible] مسند احمد بن حنبل۔ [illegible] کتاب [illegible] کتاب ملل و نحل [illegible] تاریخ احمدی صفحہ [illegible]

کتاب [illegible] مستدرک ابن حاکم

[illegible]

[illegible]	تاریخ الخمیس [illegible]
	تاریخ ابن خلدون [illegible]
	اسد الغابہ [illegible]
	[illegible] صحیح بخاری و صحیح مسلم۔
	مسند احمد حنبل و سیرۃ الحلبیہ۔
[illegible]	[illegible]
[illegible]	تاریخ ابن جریر۔
	[illegible]
[illegible]	تاریخ الخلفاء از علامہ سیوطی
[illegible]	[illegible]

ابن بابا اسلام ہے اگر ملتا تھا مگر خلفاء ثلاثہ کی بابت بحث کے
عقیدہ ہمیشہ قرآن سادات کے بیان سے نہ (تک) باقی ہے بیا

اس قول کی تصدیق اور تواریخ کی بابت

کہا جاتا ہے اور خلاف خلفاء ثلاثہ کی روایتیں ہوئیں تو خلفائے اسلام کے عقل کی
ایسی بے اعتبار احادیث گھڑ لی گئیں کہ ان سے قرآن پر بھی غلبہ کر لیا جاتا ہے۔

جس طرح فضل و مدارج کی حدیثیں خلیفہ وقت کی رائے میں حضرت علی و فاطمہ و حسنین
اور ان کی اولاد کی شان میں گھڑی گئیں اسی طرح فضائل و مناقب اہلبیت سے
مقصود اپنے امام کو اپنے اعتقاد کے موافق ثابت کرنا تھا۔

سوائے ان کے ایک فرقہ ہے وہ سب سے زیادہ ایسی احادیث سے بیزار ہے اور وہ
جو صحابہ کرام کو اہلبیت کا دشمن بتاتے ہیں لیکن جہاں صحابہ کے مقابل
اہلبیت کی فضیلت بیان کی جاتی ہے تو وہ بجائے صحابہ کے مقابل علی کو
افضل اور صحابہ کو بالکل فضول بتاتے ہیں یا الٹا یا جس طرح فضل سے بھی
فاطمہ کو بارہ اولاد کے ساتھ جناب امیر علی و فاطمہ کے ساتھ صحابہ کا
ذکر کرتے ہیں جس سے معاویہ اور جناب عائشہ کی جنگ کا ذکر کرتے ہیں ہرگز نہ ہو
یہ دونوں باتیں ہیں تو پھر اس قدر کہ اب ہو جائیگا ان باتوں سے اور ہم کہتے ہیں کہ
استعمال کر کے جو مقصد خلفائے ثلاثہ سے عداوت اہلبیت کا پتہ لگا کر تعریف سے
ہر صحابی کی تکفیر نہیں ہوتی ہے اور ثبوت روز مرہ کے معاملات میں بیان کیا جاتا ہے
جو کہ خدا اور رسول نے صحابہ کرام کے مسلمانوں کے ساتھ بغض و عداوت اہلبیت کیا تھا اور مسلمانوں کو
اکثر ایسی احادیث سے اتنا کر تحریر فرمائی ہے ورنہ اگر سب مسلمان واقعی محب اہلبیت

دنیائے حسینیت مشن و اتبلیغ کی بجا ئے شیعہ و اور قابل قدر خدمات

فضائل اہلبیت کے تشنہ کاموں کو نئی خوشخبری

...کہ حسب ذیل کتابیں بہت جلد چھپنے والی ہیں آپ خود انکی اشد ضرورت سمجھنے میں تو بہت جلد بابت ۳ ... عمر کے ساتھ درخواست بابت قبولیت خریدی ... کتب مطبوعہ ہمارے پاس بھجوائیے اور ہمیں آپ اپنے نام نامی کو شکریہ کے ساتھ اخبار الواعظ میں شائع کرنے کا موقع دیجیے

وفرعها فی السماء

اہلبیت کا مذہب

رسول کی نماز

ائمہ کا مذہب

حقیقت مذہب

[illegible] باب مدینہ ...

[illegible] تعلیمات ...

[illegible] رسول کی حقیقت

[illegible]

قانون قدرت

مسلمانوں کا [illegible]

قانون حق [illegible]

حقیقت تعزیہ

قانون تمدن

حقیقت [illegible]

[illegible] حقیقت عزاداری

[illegible]

اصلها ثابت
هذه شجرة طيبة

... جدید و سالانہ ... کتب و محصول ہے جو کہ سال میں چھپیں گی۔

جاں نثارانِ حسینؑ

جس طرح آپ مجالس کے ذریعہ تبلیغ کو وقت [illegible] سمجھتے ہیں اسی
طرح اس سے زیادہ تبلیغ کے [illegible] شعبہ کو کتابوں کے ذریعہ عوام
تک شائع ہونے کی [illegible] اپنے بچوں [illegible] کی آمد
[illegible] کو [illegible] کی طرح اپنے [illegible] مظلوم کے
بھی دنیا میں [illegible] جب مجالس میں ذکر حسینؑ کانوں سے
حاصل کیجیے اور کتابوں کے ذریعہ اپنی آنکھوں سے [illegible] کو دکھا کر ثواب
حاصل کیجیے [illegible] حسینؑ کے نام پر آپ کی
[illegible] ہم بھی امیدوار ہیں کہ آپ [illegible] کی کتابیں طلب کرکے [illegible] کے ساتھ
اس حسینی مشن ادارہ تبلیغ کی جدید [illegible] کے طلب کرکے [illegible]
[illegible] کی حمایت
قبول کرکے خدا اور رسول کو خوش کیجیے [illegible] اپنے نام نامی کے
[illegible] بھی [illegible] دیجیے۔
ایک [illegible] سال [illegible]

نام [illegible] (ختم [illegible])	[illegible] نمبر (۱) و نمبر (۲)
[illegible] نمبر ۳ [illegible]	[illegible] کی [illegible] حقیقت [illegible]
فلسفہ [illegible]	اسلامی نیا قاعدہ باتصویر
اسلامی [illegible]	اسلامی اردو قاعدہ
فلسفہ [illegible] حقیقت اسلام [illegible]	[illegible] کعبہ

المشتہر [illegible] [illegible] تحصیل [illegible] یوپی

[illegible]

منتخبہ

مرثیہ

کتب

16

3/56

عرضِ حال
و
"اظہارِ تشکر"

یہ حضرت ایک ضخیم کتاب کا یہ ایک پاکٹ ایڈیشن یعنی مختصر خلاصہ ہے
عام اشاعت کی غرض سے صرف لاگت ہی یعنی ۵ر اس کی قیمت رکھی گئی ہے
تاکہ غریب آدمی بھی اسے خرید سکے۔ آپ اگر اسے پسند فرماتے ہیں تو اپنے حلقہ اثر
میں اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ تعداد میں فرما کر ممنون فرمائیں۔
مولانا سید مسلم حمادی صاحب قبلہ نے مسودات کی تصحیح کرکے اور تنقیح
فرمائیں۔ سید نجم الحسن صاحب کتب فروش [illegible] لکھنؤ، جناب صابر حسن
صاحب سکریٹری انجمن مصباح الاسلام، جناب سید افتخار حسین صاحب ساکن
کاظمین، جناب سلطان مرزا صاحب ساکن امین آباد اور دیگر احباب نے بھی
طباعت میں مختلف عنوان سے میری امداد فرمائی، میں ان سب کی عنایتوں کا
بیحد ممنون و متشکر ہوں۔

[illegible]

[illegible] لکھنؤ [illegible]

هل من ناصر ينصرنا

میں اس رسالہ کو علمبردار حریت آزادہ نہاد حضرت حر
ابن یزید الریاحی کے نام نامی پر معنون کرتا ہوں جنھوں نے جبر و تشدد
ظلم و جور، معصیت اور منافقت سے مجادلہ کیا۔ خلیفۂ ظالم کی فوج کی
سرداری پر غور ربانی اور منافقین امت محمدی سے جہاد فی سبیل اللہ کیا
ذلیل منافقت کی زندگی کو ایمان کی موت پر قربان کیا۔ جو اب جوار
سید الشہداء میں شہیدان راہ خدا کے جھرمٹ میں آرام فرما رہے ہیں
وہی حضرت حر جنھوں نے منافقت کے اندھکار میں ایک تابان منارۂ
ہدایت قائم کیا اور آزادی کے جوشیلے پروانوں کو معصیت سے مجادلہ
کرنے کے لئے یہ پیغام دیا ہے

بڑھتی ہوئی جوان امنگوں سے کام لو
اسلام تھام لو حسینؑ کے دامن کو تھام لو

سید اکبر علی (ایم اے۔ ال۔ ٹی)
شیعہ کالج لکھنؤ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انسانی زندگی کے تین شعبے ہوتے ہیں۔ (۱) حسن اخلاق (۲) تدبیر منزل (۳) سیاست مدن۔ یہ شعبے صرف انفرادی زندگی کے ہوتے ہیں لیکن قوم، خاندان، قبیلہ، گروہ، جماعت، پارٹی یا قوم کی زندگی صرف سیاست مدن ہی پر مشتمل رہتی ہے۔ خاندان یا قوم نام ہے افراد کے مجموعہ کا۔ جن جن صفات کے حامل کسی قوم یا خاندان کے بیشتر افراد ہوتے ہیں وہ صفات پوری قوم یا خاندان کے ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح جو پالیسی یا سیاست بیشتر افراد قوم کی ہوتی ہے وہی اس مخصوص قوم اور ملت کی سیاست ہو جاتی ہے۔

ماہرین نفسیات نے انسانی جبلت کی دو قسمیں بتائی ہیں۔ (۱) ایک خود پرست ([illegible]) (۲) دوسری قوم پرست (ALTRUIST)۔ اسی نفسیاتی تجزئے کی اساس پر ماہرین اخلاقیات نے انسانی اخلاق کی

نہیں قائم کی تھی۔ ایک دوسرے نفسیاتی جذبات مطالبہ اور ایثار۔ یہ تو
([illegible]) کا مسئلہ ہے اور دوسری صفت کا میزان اخلاق اور فرض
فرض شناسی اور اس کی ادائیگی ([illegible])
ہوتا ہے۔ چنانچہ ان دونوں نظریات زندگی میں تضاد اور بنیادی فرق ہے۔ یہ
تضاد ہی دنیا کے تمام فسادات کی جڑ ہے اور اسی کی وجہ سے پیدائش کے
وقت سے دنیا میدان جنگ بنی ہوئی ہے۔

خود پرست صرف اپنے لئے زندہ رہتا ہے۔ نہیں نہیں بلکہ وہ چاہتا ہے
ساری دنیا اس کے لئے زندہ رہے اور وہ دوسروں کے لئے زندہ رہنا نہیں چاہتا
ہے۔ دنیا میں زندہ رہنے کا کوئی حق ہی نہیں ہے بس دنیا میں رہنے کا صرف
اسی کو حق ہے جو خود پرست کے لئے جئے اور مرے۔ اس کے حقوق دوسروں کے ایثار
و قربانی پر موقوف ہے۔ خود پرست اپنے اس بنیادی اصول سے ہر ایک فرد کو
قائل کرتا ہے۔ میں تمہارے مکان پر آؤں گا تو تم مجھے کیا دو گے۔ اگر تم میرے
مکان پر آؤ گے تو کیا میرے لئے لاؤ گے۔ خود پرست اپنے مفاد کے لئے قوم
ملک اور دنیا بلکہ مذہب تک کے مفاد کو بھینٹ چڑھا دیتا ہے۔ یہی اصل
سیاست اور مسلک ہوتا ہے۔

برخلاف خود پرست کے قوم پرست اور فرض شناس اپنے لئے کم
لیکن دوسروں کے لئے زیادہ زندہ رہتا ہے۔ دوسروں سے اپنے حقوق
بہت کم طلب کرتا ہے بلکہ اس کی نظر دوسروں کے حقوق پر ہی رہتی ہے
ان کا ادا کرنا اس پر فرض ہے بہ نسبت اپنے حقوق حاصل کرنے کے۔ وہ

دوسروں کے مفاد کو نقصان پہنچنے کی پرواہ کم کرتا ہے۔ وہ اپنے مفاد کو اپنے
خاندان کے مفاد پر زیادہ ترجیح دیتا ہے، اپنے خاندان کے مفاد کو اہل
محلہ پر قربان کرتا ہے۔ اہل محلہ کے مفاد کو اہل شہر کے مفاد پر نثار کرتا
اور اپنے شہر کے مفاد کو قوم اور ملک کے مفاد کے لئے بھینٹ چڑھا دیتا ہے۔ وہ دنیا
نوع انسانی کے مفاد کے لئے اپنی قوم اور ملک کے مفاد کو ترجیح دیتا ہے۔ یہ
اس کی سیاست اور مسلک ہوتا ہے۔

خود پرست کی سیاست ظلم، تعصب، بغض، حسد، دست درازی، خوشامد، قتل
غارت، جعل، فریب، دھوکا، دغا اور مکاری پر قائم ہوتی ہے۔ وہ چونکہ اپنے
مفاد ہی کا بندہ ہوتا ہے اسلئے اس کے سوا اس کا مدعا ہوتا ہے۔ جائز
ناجائز مطلب حاصل ہو۔ وہ مذہب کا بھی اسی حد تک پابند رہتا ہے جب تک
وہ مذہب کی آڑ میں یا دین کے نام پر دوسروں سے اپنا مطلب حاصل
کرے لیکن جہاں سے مذہب یا دین دوسروں کے حقوق دلانے کا تقاضا
کرتا ہے وہ اس کی آواز سننے کے لئے اپنے دونوں کانوں بہرے کر دیتا ہے۔
ان صفات کی حامل کھلی ہوئی خود پرستی امویوں کی سیاست کا سنگ
بنیاد تھا اور یہی ان کا مذہب اور دین تھا۔

قوم پرست کی سیاست عدل، انصاف، مواسات، مساوات، اخوت
محبت، ایثار، عفت، عصمت، جود و سخا، قناعت پر مبنی ہوتی ہے۔ اول
تو وہ طلب ہی نہیں کرتا اور اگر طلب کرتا بھی ہے تو عدالت کی رو
سے اپنے واجبی حق، برابر اور بس۔ وہ اپنے دشمنوں سے بھی محبت کا برتاؤ
کرتا ہے۔ اپنے قاتل کا یقین ہو جانے پر بھی اسے آزاد رکھتا ہے۔

ب جو بعض کے سبب اور بلی کرنے والے دشمن ہوتے ہیں وہ نفس پرست بنتا جاتا ہے
بھی مقصد حاصل کر لیتا ہے اور حصہ دیا جاتا اس کی نفس پرستی باقی ہے ۔ وہ اپنے
ال بچانے کو بھی برداشت نہیں کر سکتا ۔ وہ خود غرضی سے گریز کرتا ہو مختصر
دنیا نے جتنے قدر فاتح اور مجاہد کے نام ہوئے وہ نفس پرستی کی صفات سے غیر ل
مبارک ہاتھوں سے انجام پائے ۔ آل ہاشم کے ننانوے فیصدی افراد
نہیں صفات حمیدہ کے حامل تھے

خود پرست اور نفس پرست ، قوم پرست کا جانی دشمن ہوتا ہے لیکن
قوم پرست کو نفس پرست سے کوئی مخاصمت نہیں ہوتی ۔ نفس پرست ہمیشہ
قوم پرست کی جو دولت رکھتا ہے جبکہ قوم پرست اپنے دنیا کے حقوق ادا
کرتا ہے وہ نفس پرست کے حقوق کو بھی ادا کیا کرتا ہے ۔ جو دنیا کی خدمت
کرتا ہے دنیا اس کی تحسین کیا کرتی ہے ۔ یہ بات نفس پرست کو ناگوار معلوم ہوتی
ہے اور وہ قوم پرست سے حسد کرنے لگتا ہے ۔ وہ بغیر خدمت کے اپنی
تعریف چاہتا ہے اور چونکہ دنیا بے وقوف نہ ہونے کی وجہ سے اسکی تعریف
نہیں کرتی اس لئے نفس پرست قوم پرست کا دشمن ہو جاتا ہے اور اس کے
خلاف سب و شتم ، زہر ، خنجر کے حربوں کو استعمال کرتا ہے اور یہ تینوں حربے
امویوں نے بنی ہاشم کے خلاف نہایت سفاکی سے استعمال کئے اور ایسی آزادی
سے استعمال کئے کہ جس کی دوسری مثال تاریخ عالم پیش کرنے سے قاصر
اور عاجز ہے ۔

میری اس مختصر تمہید کے بعد آپ منصفانہ نظر سے تاریخ عرب کی ورق گردانی
فرمائیے آپ کو قدم قدم پر یہ نتیجہ نکالنا پڑے گا کہ ابتدائی تاریخ اسلام کا ہر واقعہ

کل امیہ کی ان ہاشم کے ساتھ عداوت کی [illegible]
تعال اور اب قوم کے شکست خوردگی [illegible]
سے انتقام لینے کی بھی خواہش نہ پیدا ہوئی [illegible]
بنی ہاشم نے بھی بنی امیہ کے مظالم [illegible]
ان کی پذیرائی [illegible] بنی امیہ کی سازشوں کو [illegible] خیال اور
کی بنا پر نظر انداز کیا۔

بنی ہاشم کا اپنے حامیوں اور شیعوں کے ساتھ [illegible]
بنو امیہ کا بنی ہاشم کے ساتھ مسلسل [illegible] کی عداوت [illegible]
داستان [illegible] کے تفصیل بیان [illegible]
بہر حال یہی اس مختصر رسالہ میں اجمالی طور سے بنی ہاشم [illegible]
[illegible] کے لئے اقتدار پر انہوں نے عداوت [illegible] ظلم، سفاکی [illegible]
سب [illegible] اور مکر کا استعمال کیا

بنی امیہ [illegible] کے حامل تھے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

امیہ بڑا ہی اقتدار پسند تھا۔ اس کی اقتدار پسندی نے اسلام کو جو کہ پھلنے
پھولنے والا ایک درخت کی طرح ایک گھیرے جنگل کے اندر چھوڑ دیا یعنی جس سے
تحریکِ اسلام کو نشو و نما پانے کا کوئی موقع نہ مل سکا۔ جس طرح جب کہ ایک
درخت ایک جنگل کے اندر پیدا ہوتا ہے اور اسے چاروں طرف سے گھیر لیتا ہے اور اس کا پودا
اس رقبہ میں ایک پھیل نہیں سکتا اسی طرح امویوں کے اقتدار پسندی نے اسلام
کا گلا گھونٹ دیا۔ اقتدار پسندی کی نحوست امیہ کی نسل میں پھیلتی رہی تھی
یہاں تک کہ اس نے دین الٰہی سے تعلق الگ کر لیا۔ جب یہاں تک کہ اسلام
بھی بادشاہت کے اقتدار کے لئے ایک ذریعہ بنا لیا گیا تھا تو دنیاوی بادشاہت
کی ایک نمود رہ گئی۔

نیکیوں سے محبت

خیرات وہ جادو ہے جس سے دل مسخر کئے جاتے
ہیں اس جادو کو اگر آج بھی کام میں لائے تو اسے بھی خاص کشش لگتا ہے
لیکن اگر خیرات نام کے لئے کی جاتی ہے تو جدائی اور زوال ہوتا ہے
خیرات لینے والا کہتا پھرتا ہے کہ میں نے فلاں کی ایک روپے سے مدد کی
تاکہ میری تعریف کی جائے اس سے بڑی ذلت کوئی نہیں لگتی ہے اور دنیا
اسے اچھا اور بہتر نہیں کہتی ہے۔ لیکن وہ جو اس طرح خیرات کرتا ہے کہ
دوسرے ہاتھ کو پتہ نہیں چلتا اس کی ہر دلعزیزی کی کوئی حد نہیں ہوتی
دنیا اس کی عزت کرنے پر مجبور ہوتی ہے۔ بنی ہاشم اسی قسم کی اور اسی طرح
خیرات کرتے تھے۔ کیونکہ وہ ہر وقت حاجتمندوں کی راحت و آرام کے لئے
نہایت فراخدلی سے روپیہ صرف کرتے تھے۔ یا ان کی حفاظت کرتے تھے
وہ بڑے بڑے جوش محرومیوں کے تھے اور ان کو پانی سے لبریز کئے رکھتے تھے

اور دور دراز علاقوں سے قریش کی طرف زیارت کو آتے تھے۔ ان کے وارثوں سے
کوئی ایسا شخص نہیں تھا جو ان پر حاوی ہو سکتا۔ حضرت عبدالمطلب نے یہ نذر مانی تھی
کہ اگر میرے یہاں دس بیٹے پیدا ہو گئے تو میں ایک بیٹے کی قربانی کروں گا۔ خدا نے
ان کو دس بیٹے دیے حضرت محمدؐ کے والد حضرت عبداللہ کو منتخب کیا۔ اتفاق سے نذر کا جب وقت
حضرت عبداللہ کی بہنوں نے بھائی کی محبت میں رونا شروع کیا اور یہ عرض کیا کہ بجائے
حضرت عبداللہ کے دس اونٹوں کی قربانی کر دی جائے۔ چنانچہ دس اونٹوں اور حضرت
عبداللہ کے نام پر قرعہ ڈالا گیا۔ اتفاق سے قرعہ حضرت عبداللہ ہی کے نام نکلا۔ اب
دس مزید اونٹوں کا اضافہ کر کے قرعہ ڈالا گیا پھر بھی حضرت عبداللہ ہی کے نام نکلا
بہنوں نے ضد کی کہ اونٹوں کی تعداد بڑھا کر قرعہ ڈالا جائے۔ حضرت عبدالمطلب نے
صاحبزادیوں کی محبت میں دس دس کر کے بیس اونٹوں کی تعداد پوری کر کے قرعہ ڈالا
اس مرتبہ بھی قرعہ حضرت عبداللہ کے نام نکلا۔ اس طرح اونٹوں کی تعداد بڑھتی گئی
اور ہر مرتبہ حضرت عبداللہ ہی کا نام نکلتا رہا۔ آخر میں جب اونٹوں کی تعداد سو
تک پہنچی تو قرعہ اونٹوں کے نام نکلا فوراً ان کی قربانی کی گئی۔ ان کا گوشت
کئی کئی آدمیوں نے کھایا، ڈالا۔ شکاری پرندوں اور جانوروں کی بھی کئی
دن تک اس گوشت سے شکم سیری ہوئی۔

حضرت اسمٰعیل کی جان دنبے نے بچائی اور حضرت عبداللہ کی جان ایک سو
اونٹوں کی قربانی نے بچائی۔ شہادت کی اس کمی کو حضرت اسمٰعیل اور حضرت
عبداللہ کے پڑپوتے حسینؑ ابن علیؑ نے پورا کر دیا۔ بنی ہاشم کی اس قسم کی
فیاضیوں کا سکہ ملک عرب کے بچے بچے کے دل میں بیٹھا ہوا تھا اسلئے قدرتاً
بنی امیہ کو بھی ہاشم سے فطری طور سے نفرت پیدا ہو گئی۔ بنی امیہ بنی ہاشم کی

بکریاں لیتے تو اسے کوئی شخص نہ پوچھتا تھا اس قدر عزت اور نام کو حاصل کرنے کے لئے جو بنی ہاشم کو اپنی فیاضی سے حاصل ہو گئی تھی بنی امیہ نے بھی سخاوت کرنا شروع کر دی۔ لیکن چونکہ نیت محض نام و نمود کی تھی اس لئے دنیا نے ان کا مذاق اڑانا شروع کر دیا۔ سخاوت کے وقت اور ... ہونے کی وجہ سے بنی امیہ ہمیشہ بنی ہاشم سے حسد اور بغض کا جذبہ رکھتے رہے۔ بنی ہاشم اس طرح لوگوں کی نظروں میں نسلاً بعد نسل بڑھتے رہے اور بنی امیہ کا ... حسد نسلاً بعد نسل بڑھتا گیا۔ واقعہ کربلا بنی ہاشم کی ... بنی امیہ کی ... عداوت و حسد کے مجرم نہیں ہے بنی امیہ کی ایذا رسانیاں آج تک بنی ہاشم ... آئے ہیں۔

حسب نسب کے متعلق ... | حضرت ہاشم کا اصلی نام عمرو تھا لیکن چونکہ آپ نے شوربے میں روٹیاں چور کر اس کا ثرید بنایا اور لوگوں کی عام دعوت کی اس لئے آپ کو لوگ ہاشم کہنے لگے آپ کی مہمان نوازی، غریب نوازی، فیاضی اور حجاج کی خدمت کی وجہ سے شہرت اور عزت جتنی بڑھتی جاتی تھی اتنی ہی امیہ کی آتش حسد تیز تر ہوتی جاتی تھی۔ حضرت ہاشم کے اقبال مندی کی فکر میں تھا کہ جب قریش نے امیہ کی ہجویاں اڑائیں تو وہ حسب نسب میں مقابلہ پر اتر آیا۔ حضرت ہاشم نے اس سے مقابلہ کرنے کو مکروہ سمجھا لیکن قریش کے اصرار سے آپ راضی ہو گئے اور یہ طے پایا کہ جو اس مقابلہ میں ناکام رہے گا وہ پچاس اونٹنیاں ذبح کرے گا اور دس سال تک مکہ سے جلا وطن رہے گا۔ کاہن خزاعی کو حکم مقرر کیا گیا جس نے یہ فیصلہ سنایا کہ

"اونچے آسمان، ستارہ روشن، ابر باراں اور فضا میں پرواز کرنے والے پرندوں کی قسم کہ ہاشم امیہ سے جملہ خوبیوں میں بڑھ چڑھ گیا ہے اول و آخر کی فضیلت ہاشم کے لئے ہے۔" حضرت ہاشم نے پچاس اونٹنیاں لیں اور ان کو ذبح کر کے حجاج کو کھلا دیا امیہ

کو جیتنا نہیں تھا کہ ان سے جلا ہوا حسد بنا رہا۔ اگر امیہ کو چاہیے تھا کہ اپنے اس حال پر غور
کرو اور ان کی طرح ہی ملکیت بنا لیتا۔ لیکن حضرت ہاشم نے ایسا نہیں کیا اس لئے
ان کی ہر جگہ عزت ہی ہوتی رہی اور روز بروز بڑھتی گئی۔ حضرت ہاشم کا مال و دولت قریش کا بچے
بچے تک تھا۔ قریش حضرت ہاشم کی ترقی میں اپنی فلاح سمجھتے تھے۔ اس لئے اور
ان پر ان احسان سے زیادہ تھے حضرت ہاشم اور ان کی اولاد کے افعال منظم
پرست تھے اور اسی کی اولاد کے لئے سبب حسد و عداوت بن گئے۔ قوم پرست
آل ہاشم کو امویوں سے کوئی عداوت دشمنی یا حسد نہ تھا۔ برخلاف اس کے نفس
پرست اور خود غرض امویوں کو ان قریش سے دشمنی اور حسد پیدا ہو گیا۔ دولت
اقتدار اور عزت کے خواہاں تھے جو بنی ہاشم کو خدمت خلق کی بنا پر حاصل تھا۔ گویا
کہ حضرت ہاشم سے خاندان ہو چکا تھا اس سے ان کی عزت کرتی تھی۔ اقتدار
پسند امیہ کو اسی کا حسد تھا۔

ولادت و بعثت | حضرت محمد کے بہت سارے ذاتی خصوصیات میں افعال منظم
جا رہا تھا۔ لیکن اس لئے قریش کی نظر میں آپ سے زیادہ کوئی بھی آپ کو امین و صادق
کہا کرتے۔ نفس پرست امویوں کو یہ بھی کھلا۔ اعلان نبوت کے بعد تو خواہ
مخواہ بگڑ گئے۔ کیا ابو سفیان جب آپ نے اپنی نبوت کا اعلان کیا تھا اس لئے
ابو سفیان کی حیرت کی ایک عجیب کیفیت ہو گئی اس نے دل میں سوچا کہ نفس پرستی
آگ بڑھ کے حضرت اسلام کو ایک دشمن ہے کہ سب تباہ ہو جائے
حسن سے حضرت ابو طالب سے کہا کہ اب اپنے بھتیجے کی ... کو ختم کیجئے
مطلب ... یہ تھا کہ ... سمجھا ... ڈالا اور ... کیا ...
بزرگ اور سردار جانا جاتا ہے لیکن حضرت ابو طالب نے ابو سفیان کے ارادے ...

مخالفت کی جو شروع میں تھا جب تبلیغ اسلام میں آپ کی [illegible] سے وہ کر رہے تھے
[illegible] عداوت اور دشمنی [illegible] انہی کفار قریش جو بنی ہاشم
کے [illegible] سخت [illegible] دیا تھا [illegible] ان سے [illegible] ہوئے تھا اب ان کو آنحضرت
کے خلاف عداوت پیدا کرنا اور [illegible] بنا دینا [illegible] آسان ہو گیا
تھا [illegible] اور آنحضرت نے تبلیغ اسلام شروع کی اور بت پرستی کی مخالفت کی تو ادھر
[illegible] بت پرستوں کو آنحضرت کے خلاف ابھارنا شروع کیا۔ پہلے
ابوسفیان کی دشمنی بنو ہاشم کے خلاف [illegible] کی وجہ سے تھی [illegible] قریش نے
[illegible] کی بنا پر ابوسفیان کا ساتھ نہیں دیا تھا اب اسلام کے نام پر قریش کو
بنی ہاشم کا دشمن بنا دیا۔ بنو امیہ نے سوچا قریش کو اپنا بنانے اور ان کو بنی ہاشم
کا دشمن بنانے کے لئے اس سے بہتر کوئی دوسرا [illegible] نہیں ہو سکتا کہ اسلام
کی مخالفت نہایت شد و مد کے ساتھ کی جائے تاکہ کفار قریش ہمنوا ہوں۔ امیہ
حضرت ہاشم سے [illegible] ہوا تھا۔ اب اس کا بدلہ آنحضرت سے لیا جائے
اس وقت قریش حضرت ہاشم کے [illegible] اور امیہ کے مخالف تھے اب اسلام کی تبلیغ کی وجہ
کفار قریش کو ابوسفیان اور [illegible] نے اپنا ہمنوا بنا لیا۔

ابوسفیان کی سازشیں باوجودیکہ اسلام کی تعلیم میں بنی نوع کا فائدہ تھا
مگر بت پرستی کے تعصب [illegible] کی وجہ سے
کفار قریش نے آنحضرت کی [illegible] مخالفت شروع کر دی جب دھمکیوں اور ایذا رسانیوں
سے [illegible] کام [illegible] اور آنحضرت تبلیغ اسلام کرتے ہی رہے تو آپ کو مار ڈالنے
کی تدبیر سوچی۔ آنحضرت کو قتل کرنے کے لئے [illegible] ایک ایک شخص [illegible]
[illegible] بنی ہاشم [illegible] اور [illegible] کی

چنانچہ شدید عداوت پیدا ہوئی [illegible]

[illegible] دشمنوں کے لگاتار حملوں پر حملے [illegible] آخر کار

آنحضرت کو مکہ چھوڑنا پڑا۔

اہل مدینہ نے اسلام پہلے قبول کیا [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

فرماتے رہتے تھے۔ مدینہ کے لوگ جو حج کو آتے تھے [illegible] آنحضرت ان لوگوں سے

اسلام کی تبلیغ کرتے تھے۔ سمجھاتے اور ان کو اسلام کی تعلیم دیتے [illegible]

گیا۔ یہ لوگ مشرف با اسلام ہوئے اور [illegible] جب

جب مدینہ پہنچے تو اپنے شہر والوں کو اسلام کا پیغام سنایا [illegible] اسلام

قبول کیا۔ مدینہ میں اسلام بڑی تیزی سے پھیل گیا تھا اس لئے [illegible]

تھی۔ اس کی مخالفت کی جا رہی تھی۔ وجہ اس کی یہ تھی کہ [illegible]

عداوت کی وجہ سے کفار قریش کو آنحضرت کی ذات [illegible] آنحضرت

چند گنتی کے مسلمانوں کے اسلام کی تبلیغ کرتے تھے تو [illegible]

میں بت پرستوں کو آنحضرت کے خلاف ورغلا دیتے تھے اس لئے [illegible]

اسلام تھے لیکن چونکہ مدینہ میں یہ مخالفت پروپگنڈا نہ ہو سکا اس لئے [illegible]

جوق در جوق داخل اسلام ہوتے جاتے تھے۔ بحکم خدا اور [illegible] آنحضرت نے

ہجرت کی اور آپ کا [illegible] خیر مقدم کیا گیا [illegible]

امن بجائے تبلیغ اسلام [illegible]

فسادات کو [illegible]

بنا [illegible] مدینہ پہنچتے ہی آنحضرت نے [illegible] کیا کہ مدینہ کے [illegible]

تنازعات اور افتراقات کو دور کر کے ان سب کو متحد [illegible] آپ نے [illegible]

اور عرب قبائل کی طرف سے بھی [illegible] شاہی قوت سے لڑنے والے تھے اور [illegible] ان کے مقابلہ میں وہ سب سے غریب مستقل [illegible] حفاظت و سلامتی [illegible] دیا اور [illegible] آنحضرت نے عرب کی قبائل کو [illegible] دیا اور سب قوموں کو [illegible] ایک [illegible] کی سوسائٹی لانا چاہتے تھے آپ نے دنیا کے سامنے یہ آئیڈیل پیش کیا کہ سارا جہان ایک کنبہ ہے جس کا ہر فرد دوسرے افراد کا بھائی ہے اور یہ مساوات [illegible] ہے۔

"مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے کسی کو نقصان نہ پہنچے۔"

خود پرست اور اقتدار پسند ابوسفیان کی ان تعلیمات سے فطری اور جبلی طور سے نفرت ہونا ہی چاہئے تھی وہ تو اپنے برابر کسی کو دیکھنا ہی برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ تفوق ان کا مذہب، اقتدار ان کا دین، سرداری ان کا مشرب تھا۔ وہ بنی ہاشم کو خصوص اور قبیلہ کو بالعموم اپنے سے کمتر رکھنا چاہتے تھے اسی لئے تاکہ جذبہ افضلیت کو ٹھیس نہ لگے [illegible] اسلام کے اصول مساوات و مواسات کو سیاسی آلہ سمجھ کر نفرت اور حقارت سے ٹھکراتے رہے۔ ان کے مشرب میں حصول اقتدار میں جبر و تشدد جائز تھا۔

پیشکش گر دعوت ذوالعشیرہ کے موقع پر آنحضرت حاضرین کو مخاطب کر کے یوں فرماتے

"میں عربوں کی ایک ایسی متحدہ جماعت بنانا چاہتا ہوں جس کی حربی قوت سے چاہو موجودہ سرحدی ملکوں پر حملہ کرے۔ ان کو لوٹے۔ مردوں کو غلام اور عورتوں کو لونڈیاں بنائے۔ ان کی دولت اور ملک پر قبضہ کر کے ان پر حکمراں ہو بس جو شخص اس کام میں میری مدد کرے گا وہی میرا وزیر ہوگا" تو یہ سن کر سب سے پہلے غالباً خود ابوسفیان

[illegible] ہو گا۔ اور کوئی کسی [illegible] میں [illegible] آپ کا [illegible] مدینہ [illegible]

لیکن یہ سب اقرار [illegible] کے حوالے [illegible] اعلان [illegible] اور [illegible] کی

چشم پوشی سے [illegible] سے امن [illegible] آنحضرت [illegible] کی تعلیم [illegible]

امن قائم کرنا [illegible] صداقت [illegible] اور [illegible] وغیرہ تھی۔ یہ وہ

صفات تھے جو یہودیوں کی حسیت سے [illegible] تھے۔ [illegible] اسلام اور ان کی

تعلیم سے مخالفت کے [illegible] ہو گیا۔

مدینہ میں اسلام کے دشمن کفار قریش اور یہودیان

کفار قریش آرام سے بیٹھے تھے کہ ذلت آمیز شکست کو بھگتنے کے بعد وہ جنگلوں میں حیران اور پریشان پھرتے پھرتے تھکے لیکن جب ان کو یہ خبر ملی کہ مدینہ میں مسلمانوں کی کثرت ہو گئی ہے۔ یہودیوں کی آتش حسد بھڑک اٹھی اور ان کے دلوں میں سخت بے چینی پیدا ہوئی ابوسفیان سردار قریش نے [illegible] کے ذریعہ بنی ہاشم کے [illegible] کو مستحکم اور مضبوط بنا لیا۔ اس نے [illegible] کفار قریش کو اسلام اور رسول خدا کے خلاف ابھارنا شروع کیا۔ یہودیوں نے کفار قریش کو اس بات پر آمادہ کرنا شروع کر دیا کہ قبل اس کے کہ مدینہ کے مسلمان کثیر تعداد میں ہو کر مکہ والوں کے بتوں کو توڑنے کے لئے حملہ کریں۔ ہم کو اپنے دیوتاؤں کی حفاظت کے لئے مدینہ کے مسلمانوں پر حملہ کر دینا چاہیئے کیونکہ ابھی وہ قلیل تعداد میں ہیں اور اگر کچھ مدت اور گذر جانے دی تو ان کی تعداد بڑھ جائے گی تو ہمیں زیادہ ہو جائیں گی اس وقت ان سے مقابلہ کرنا دشوار ہو جائے گا۔ یہودیوں نے اپنی حکمت عملی سے مدینہ کی مہم کو کفار قریش کی دین کی حفاظت کا سبب قرار دے کر ان سے اظہار ہمدردی کی اور اس طرح ان پر اپنا بیرونی اثر جما دیا ہے [illegible]

بنی ہاشم کے مقابلہ میں بنا ڈالا تھا اسی سے بھی بڑا تھا۔ اب کفار قریش بنی امیہ ہی پر اعتماد کرنے لگے۔ وہ امویوں کو اپنا مخلص رہبر اور خیر خواہ سمجھتے تھے اس طرح بنی امیہ کو کفار قریش کی سرداری حاصل ہو گئی۔

اسلام کی فساد سے مذمت

آنحضرت نے مدینہ میں مسجد تعمیر کرائی اور اس میں مسلمانوں کی ہدایت مذہب کے لئے آپ نے اپنی محنت سے قرآن پیش کیا اور بعد میں بھی مسلمان اُن سے ہدایت حاصل کرتے رہے۔ اس کتاب خدا میں جگہ جگہ پر فساد پیدا کرنے والوں کی مذمت کی گئی ہے اور ان کو خدا کے سخت ترین عذاب سے ڈرایا اور حکم کیا گیا ہے لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ یعنی دنیا میں فساد برپا نہ کرو۔ چنانچہ خود آنحضرت نے اور ان کی اولاد نے اس حکم پر عمل کر کے دنیا کو سیدھا راستہ بتایا (البادی اظلم) یعنی ابتدا کرنے والا سب سے بڑا ظالم ہوتا ہے۔ اسی پر ایسی سختی سے عمل کیا کہ دینی جانوں کا نقصان کر دیا لیکن کبھی ابتدا بہ جنگ نہ کی۔

جنگوں کی پرورش

ادھر آنحضرت نے جنگوں کی جگہ ایذا رسانیوں کو طاق نسیاں پر رکھ کر لوگوں کی ہدایت شروع کی ادھر ابو سفیان نے مسلمانوں کی تباہی اور اسلام کی بیخکنی کے لئے کفار قریش کو جنگ پر تیار اور چڑھنے کے لئے آمادہ کرنا شروع کیا۔ ہجرت کے بعد بھی مسلسل متواتر یورشیں کرنے کا نتیجہ یہ نکلا کہ کفار قریش نے مدینہ پر حملہ کر دیا۔ آنحضرت نے اس کو سخت ناپسند سمجھے۔ صلح کی کوشش کی۔ ان کے واجبی شرائط منظور کرنے کا یقین دلایا جنگ کے نقصانات سمجھائے مگر ابو سفیان نے یہ ٹھان رکھی تھی کہ حضرت محمدؐ کو

خدا کا رسول ... [illegible] ... کی طرف سے [illegible]

جنگ احد

[illegible] مسلمانوں کی [illegible]

[illegible]

مسلمانوں کو تکلیف [illegible] وقت [illegible] مسلمانوں [illegible] کے لئے کفار قریش کے خلاف تلواریں اٹھائیں [illegible] جنگ میں [illegible] کو دونوں کا نقصان ہوا [illegible] اس جنگ میں تھوڑے کی [illegible] واپس چلے گئے۔ مگر آنحضرت کا مقصد اسلام کی حفاظت [illegible] ہوا تو حقیقتاً کفار قریش کا تعاقب [illegible]

سلسلہ جنگ

کفار قریش نے [illegible] واپس آ جانے [illegible] مسلمانوں پر [illegible] ہوں نے تجارت [illegible] اسلام [illegible] ابوسفیان [illegible] قریش آنحضرت سے [illegible] جنگ [illegible] میں [illegible] مسلمان صرف [illegible] کے لئے تلوار اٹھاتے تھے اور جب وہ شکست کھا کر جاتے تھے تو ان کا پیچھا نہیں کرتے تھے۔ بلکہ اطمینان سے ان کو [illegible] دیتے تھے۔

یہود کی شورش

کفار قریش بالعموم مسلمانوں کے ہاتھوں سے شکست کھا کر اس قدر کمزور اور مایوس ہو گئے کہ ان پر خوف اور ہراس غالب آ گیا جنگ [illegible] میں تو مسلمانوں کی تیغ حضرت علی کی ذوالفقار اور [illegible] سے کفار قریش کا اتنا جان و مال کا نقصان ہوا کہ پھر ان کو اسلام کے خلاف صف آرا ہونے کی جرأت نہیں ہوئی چنانچہ جب ایک معاہدہ کی رو سے مسلمانوں نے خانہ کعبہ کا حج کیا تو مکہ والوں

ود کے مارے شہر کو خالی کر دیا۔ جب تین دن کے بعد مسلمان مدینہ کو لوٹ گئے تب کہیں حملے اپنے گھروں کو واپس ہو گئے۔

ابو سفیان اور دیگر بنی امیہ کفار قریش کی اس مایوسی اور ہزیمت سے غافل تھے بنو امیہ بجا طور سے محسوس کرنے لگے کہ کفار قریش کی لشکر کشی مسلمانوں سے زیادہ وقت تک لڑا یا نہیں جا سکتا اس لئے انھوں نے یہودیوں اور عیسائیوں کو اسلام کے خلاف ورغلانا شروع کیا اور ان سے دوستانہ تعلقات استوار پیدا کر لئے کہ یہودیوں نے مسلمانوں کی جاسوسی کی جنگ خندق کے موقع پر یہودیوں نے مدینہ پر کفار قریش کے حملہ آوروں کا ساتھ دیا ان مجبوریوں کی وجہ سے مسلمانوں کو ان یہودیوں سے بھی لڑنا پڑا جو کفار قریش سے ساز باز رکھتے تھے

آں حضرت کا عیسائیوں کے لئے فرمان | آں حضرت کا یہ فرمان ایک اہم تاریخی یادگار ہے اس فرمان کے ذریعہ آں حضرت نے عیسائیوں کی نہایت اہم مراعات دیں اس فرمان کی خلاف ورزی کرنے والے مسلمانوں کو شدید سزاؤں کا مستوجب قرار دیا گیا۔ عیسائیوں کی حفاظت ہر مسلمان پر واجب قرار دی گئی ان کے کلیساؤں اور گھروں کی حفاظت۔ ناروا ٹیکس سے بچانا۔ عورتوں کی عزت اور پوری مذہبی آزادی دینے کی ذمہ داری ہر مسلمان پر عائد کی گئی۔

ادھر آں حضرت عیسائیوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرنا چاہتے تھے۔ ادھر ابو سفیان بازنطینی شہنشاہ کے پاس گیا جو اس وقت ایک بڑی سلطنت پر حکمراں تھا اور اسے آں حضرت اور مسلمانوں کے خلاف ورغلانے کی کوشش کی۔ چنانچہ جب آنحضرت نے اپنا ایلچی دمشق کے ایک عیسائی شہزادے کے پاس بھیجا تو اس شہزادے نے ایلچی کو قتل کر دیا۔ اس قتل کی وجہ سے مسلمان رومیوں سے جنگ کرنے پر مجبور ہو گئے۔

گوریلا جنگ کا آغاز

جنوبی افریقہ میں ایک گوریلا قوم رہتی ہے۔ وہ کبھی کھل کر مقابلہ نہیں کرتی بلکہ جہاں پر اُسے دشمن کم تعداد میں نظر آتے ہیں وہاں وہ چھپ کر اُن پر حملہ کرتی ہے اس طرح وہ دشمن کا زیادہ نقصان کرتی ہے۔ مسلمانوں کو پسپا کرنے کا یہی طریقہ شکست خوردہ کفار قریش نے بھی اختیار کیا۔ اب بجائے مدینہ پر حملہ کرنے کے ان لوگوں نے چھوٹے چھوٹے اور کمزور قبیلوں پر حملے کرنا شروع کر دئے جو مسلمانوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کئے ہوئے تھے

مکہ والوں نے جب مسلمانوں کے ایک دوست قبیلہ پر حملہ کیا تو اس قبیلے کے لوگوں نے آں حضرت سے مدد اور ان کی سرکوبی کرنے کی درخواست کی۔ اس لئے آں حضرت دس ہزار مسلمانوں کی فوج لے کر بت پرستوں کی سرکوبی کے لئے روانہ ہوئے۔ اور تھوڑی سی معمولی مزاحمت کے بعد مسلمان مکہ میں داخل ہو گئے۔ لیکن اس فتح کے وقت آنحضرت نے ہر پہلی اذیت بھلا دی۔ حکم قرآنی کے مطابق جو بھی پناہ مانگنے آئے پناہ دی۔ مسلمانوں کی فوج مکہ میں اس طرح پُر امن طریقے سے داخل ہوئی کہ نہ کوئی مکان لوٹا گیا اور نہ کسی عورت کی توہین کی گئی۔ حالانکہ یہ وہی لوگ تھے جن کے مردوں نے آں حضرت کی راہ میں کانٹے بچھائے تھے حالت نماز میں اوجھڑی پشت مبارک پر ڈالی تھی۔ جن کی عورتوں نے آپ کے سر اقدس پر کوڑا پھینکا تھا جن کے لڑکے آپ کو پتھر مارتے تھے۔ فتوحات کی تاریخ میں اس نوعیت کے داخلہ کی مثال نہیں ملتی۔

صلح حدیبیہ

آنحضرت نے کفار قریش سے ایسے نرم شرائط پر صلح کی جو تمام تر خصوصیت سے انہی کے موافق تھے۔ مسلمانوں کے حق میں صرف ایک یہ شرط تھی کہ کفار قریش صرف مسلمانوں کی جان و مال کو نقصان نہ پہنچائیں۔ صلح نامہ میں دشمنوں کی [illegible] تھی۔ اس پر ابو سفیان

نے اعتراض کیا کہ اگر ہم آپ کو رسول ہی مان لیں تو پھر جنگ کرنیکا کوئی سبب ہی باقی نہیں رہتا مطلب یہ تھا کہ ہماری تو صرف اسوجہ سے ہے کہ ہم آپ کو خدا کا رسول ہی تسلیم نہیں کرتے اسی وجہ سے آپ سے ہماری جنگ ہو رہی ہے یعنی آپ کو خدا کا رسول مان لینے سے بنی ہاشم کا اقتدار تسلیم کرنا پڑے گا۔

اس جملے کی تسلیم سے حضرت عمر برہم ہو گئے اور حضرت علی نے اپنے ہاتھ سے رسول کی لفظ کاٹنے سے انکار کردیا۔ بیشک حضرت علی کو ایسا ہی انکار کرنا چاہئے تھا۔ حضرت علی ہی نے تو دعوت ذوالعشیرہ کے موقع پر آنحضرت کا ہر حالت میں مدد کرنیکا وعدہ کیا تھا۔ اسلئے اس وعدہ کے مطابق آپ کے لئے لفظ رسول کو کاٹنا ناممکن تھا۔ مختصر یہ کہ عہدنامہ لے کر خود آنحضرت نے رسول کی لفظ کو اپنے دست مبارک سے کاٹ دیا۔

ذرا غور کرنے کی بات ہے کہ عہدنامہ میں یہ شرط نہ تھی کہ کفار قریش آنحضرت کو خدا کا رسول تسلیم کریں۔ اس میں تو صرف یہ تھا کہ میں بحیثیت خدا کے رسول کے کفار قریش سے ان شرائط پر صلح کرتا ہوں۔ لیکن ابوسفیان کو تو اسلام اور خدائے واحد سے عداوت ہی تھی کہ وہ رسول کی لفظ کو بھی سننا پسند نہیں کرتا تھا۔ صلحنامہ میں اگر رسول کا لفظ باقی رہا تو بنی ہاشم کے اقتدار کی نیو جم جائے گی۔

یقیناً اگر خلیفہ ثانی کفار مکہ سے صلح کرنے کے لئے بھیجے جاتے تو وہ پہلے دل کھول کر ان ایذا رسانیوں کا انتقام لیتے جو کفار قریش نے رسول سے کی تھیں اور آپ کو اسلام لانے پر مجبور کرتے۔ جو انکار کرتا اسکا سر قلم کرواتے۔ اور صرف انکی جان بخشی کرتے جو آنحضرت کو خدا کا رسول تسلیم کرتے۔ ہندہ اور معاویہ کی تو بوٹیاں کاٹ دیتے اور اسی وجہ سے اسطرح دب کر صلح کرنے کے آپ سخت مخالف تھے۔

لیکن آنحضرت نے دشمنان اسلام کو یہ اعتراض کرنیکا موقع نہ دیا کہ اسلام تمہارے

پھیلایا گیا۔ اس ہندہ زوجہ ابو سفیان ہی کی تھی جس نے آپ کے چچا حمزہ کا جگر چبایا تھا۔ اور انگلیاں کاٹ کر گلوبند بنایا اور اپنے گلے میں پہنا۔

ابوسفیان اور دیگر بنو امیہ کے ظاہری اسلام کی حقیقت

ابوسفیان نے جب سے دعوت اسلام کے آغاز پر آنحضرت سے توحید معبود اور رسالت کی اطاعت کی دعوت سنکر یہ قیاس کیا تھا کہ حضرت محمد عنقریب عبدالشمس کی بزرگی اور بنی امیہ کی ریاست کو مٹانا چاہتے ہیں اور بنی ہاشم کے قبیلے کی فضیلت کو مرسوم اور مضبوط کرنا چاہتے ہیں بعد وفات جناب رسول خدا خلافت کو قبیلہ بنی تیم اور قبیلہ عدی میں جاتے دیکھا اپنی اس قنوطیت اور مایوسی کو ترک کرنے پر مجبور ہوا جو مسلمانوں سے شکست پر شکست کھانے سے دل میں پیدا ہو گئی تھی۔ اسے پھر حصول اقتدار کی امید کی ایک سنہری کرن نظر آئی ابوسفیان نے پھر دوبارہ اپنی دماغی قوتوں کو استوار کیا اور سوچنے لگا جب آنحضرت کی خلافت بنی ہاشم سے ہٹا کر دوسرے قبائل میں آسانی سے ڈالی جا سکتی ہے تو پھر زبانی اسلام کا کلمہ پڑھ کر اس اقتدار اور سرداری پر کیوں نہ قبضہ کر لیا جائے جو مسلمانوں کو حاصل ہو چکی ہے اب بنو امیہ نے اپنی ترقیوں کو اسلام کے اندر پایا اس لئے وہ مسلمان ہو گئے اس لئے نہیں کہ اسلام ان کے نزدیک ایک بہترین اور الٰہی مذہب تھا بلکہ صرف اس لئے کہ اس کے ذریعہ وہ ان اعلیٰ دنیاوی مدارج پر فائز ہو سکتے تھے جن کی ان کو ہمیشہ تمنا تھی اور جن کے حاصل ہونے سے وہ بالکل مایوس ہو چکے تھے۔ وہ یہ امید کرنے لگے کہ جب خلافت کا منصب بنی ہاشم سے نکال کر دوسروں تک لایا جا سکتا ہے تو پھر یہ کیوں نہ خاندان امیہ کا موروثی منصب بنا لیا جائے۔

بنو امیہ تو مسلمان دیکھنے اور گننے میں ضرور ہو گئے لیکن حسد کی آگ اب بھی

ان کے دلوں میں شعلہ زن رہی۔ وہ لوگ جو اسلام سے ہمیشہ بغض و کینہ رکھتے تھے اب وہ سابقین اسلام نیز ان مسلمانوں سے بھی حسد کرنے لگے جو اسلام کی تعلیم کردہ سادہ زندگی اخلاق حسنہ کے حامل اور احکامات قرآنی کے عامل تھے اب وہ تمام راہیں اور تدبیریں سوچنے لگے اور تمام ان مواقع سے پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنے لگے جن سے وہ اسلام کی صف اول میں آجائیں۔ وہ جو کل آنحضرت کو قتل کرنے کی فکر میں تھے آج آنحضرت کا کلمہ پڑھنے لگے وہ جو کل اسلام کو شعبدہ سمجھتے تھے اسلام کو دوسرے ملکوں میں پھیلانے کی تدبیریں سوچنے لگے۔ وہ جو کل مسلمانوں کا خون بہانے کے لئے تلواریں بلند کرتے تھے آج اسلام کے جھنڈے کے نیچے تلوار لئے ہیں۔ کیسا اچھا ہوتا اگر یہ صدق دل سے مسلمان ہو جاتے۔ مسلمان ہو جانے پر بھی وہ اسی اقتدار کے حصول کے پجاری تھے

شام و فلسطین کی اہمیت

ابتدائے اسلام کی تاریخ ٹھیک طور سے سمجھی نہیں جا سکتی اگر شام اور فلسطین کی اہمیت سے واقفیت نہ ہو ان ملکوں کی جغرافیائی اہمیت، مرکزیت، خوشگوار آب و ہوا، زرخیز زمین، پیداوار وغیرہ کی وجہ سے شام کی سیاسی اہمیت بہت ہی زیادہ تھی

رشکِ جنت روی

کوہ آتش فشانی مادہ سے بنی ہوئی زرخیز مٹی اور سرد معتدل خوشگوار بحیرہ روم کی آب و ہوا نے شام کو جنت بنا دیا ہوا سرسبز و شاداب ملک میں پھلوں کی کثرت، غلہ کی فراوانی، ریشمی اور اونی کپڑے کی تجارت ہے اسلئے ضروریات زندگی نہایت آسانی سے فراہم ہو جاتی ہیں۔ انہیں سہولتوں اور فراوانیوں نے شام کو عرب، تہامہ، حجاز، یمن حضرموت کے مسلمانوں کا مرجع بنا دیا تھا۔ اور چونکہ شام کا شہر دمشق مختلف زبانوں کے سنگم اور چین و ایران ہندوستان، افریقہ، یورپ عراق کے تجارتی راستوں کے مرکز پر تھا اسلئے ساتویں صدی

عیسوی کا تمدن اپنی بہار پر تھا یعنی دنیا کا سب سے بڑا مرکز تجارت اور آباد علاقہ تھا
ڈالیوں سے جب لٹکتے ہوئے زعفران کے کھیت، پستے کے درخت، پھولوں کے انبار، پھلوں
کے ڈھیر، شراب کے انگوروں کی فراوانی۔ سازگار فطرت کے ساتھ شام کے اس وسیع جہان
پر اظہار عظمت کرتا ہوا دیکھا تو سمجھ لی تھی اس طرح جنت خدا و رسول کی اطاعت پر
حاکم شام کی اطاعت کو مقدم رکھا، وہ سمجھے کہ زندگی ہی میں جنت مل گئی۔ اب ہم یہ آسانی
سے کہہ سکتے ہیں کہ والیِ شام بڑا دولت مند اور با اثر ہو سکتا تھا۔ وہ آسانی سے بڑی سے بڑی
رشوت دے سکتا تھا، بڑے بڑے وظیفے اپنے حامیوں کے لئے مقرر کر سکتا تھا، وہ لاکھوں
اشرفیاں حدیثوں کے گھڑنے والوں کو دے سکتا تھا، اسکے دسترخوان پر ہر قسم کی غذائیں
لطیف چنی جا سکتی تھیں۔ وہ بھوکے عربوں کو نہایت آسانی سے اپنے دسترخوان کی مکھی
بنا سکتا تھا۔ انگور کی شراب کے دریا بہا سکتا تھا۔ وہ بڑی تعداد میں تنخواہ دار فوج ہر وقت
تیار رکھ سکتا تھا اور ایک لاکھ فوج کا لشکر دنیا میں ہلچل مچا سکتا تھا۔ اسی سبب سے شام
کی گورنری مل جائے اسکے دن پھر جائیں اور آسانی سے بادشاہ بن جائے۔ جو شام کی
گورنری سے معزول کر دیا جائے وہ خون تھوکنے لگے۔ وہ اسے پھر حاصل کرنے کے
لئے دین و ایمان سب کو بیچ دے گا۔

باخبر بنی امیہ

اقتدار پسند اور دولت کے پجاری بنو امیہ شام کی دولت سے
بے خبر نہ تھے وہ شام کی دولت، عظمت، شان اور زرخیزی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے تھے
آپ کو معلوم ہے کہ شام کے ایک عیسائی شہزادے نے آنحضرت کے ایلچی کو قتل کرا دیا تھا
اس لئے خلیفہ اول نے اسامہ کی کمان میں ایک تعزیری مہم شام کو روانہ کی۔ اسمیں مال
غنیمت کے لالچ میں بہت سے بنو امیہ بھی شامل ہوئے اور جب واپس پلٹے تو مال اور
دولت کے ایسے لاد مال تھے کہ خاندان کے دوسرے لوگوں کے منہ میں پانی بھر آیا۔ اب تو

...بھی ذہن میں ہو تو اس کا استفسار کرتے تھے

رومیوں سے جنگ

اسلامی حکومت مشترکہ پر حملہ کرنے کے لئے جب رومیوں کی ...ہیں جلقاء شہر میں جمع ہونے لگیں۔ اور اسکی خبر خلیفۂ ثانی کو ملی تو آپ نے فوراً رومیوں کی ...رائی کرنے کی تیاریاں شروع کر دیں آپ نے سپاہیوں کے لئے جو اپیل کی اسکا بڑی گرمجوشی ...بنی امیہ نے خیر مقدم کیا۔ جو امیہ کے رضاکاروں کے ساتھ ابوسفیان اپنے دو بیٹوں یزید اور ...ویہ کو بھی لایا اور ان کو حضرت عمر کی خدمت میں پیش کر دیا۔

...یہ کے رضاکارانہ خدمات

حضرت عمر نے از سر نو فوج مرتب کی۔ نئی فوج کو چار حصوں میں منقسم کیا ان چار ڈویژنوں کے علاوہ ...ور جزیل نے فلسطین پر حملہ کرنے والے ڈویژن کی کمان عمرو بن العاص نے سنبھالی۔ انکی تعریف ...ٹس جسٹس امیر علی ان الفاظ میں کرتے ہیں: "آپ مصر کی فتح اور حضرت علی کا ساتھ نہ دینے کے ...لئے مشہور ہیں"۔

دوسرا ڈویژن دمشق کے لئے تیار کیا گیا اس ڈویژن میں بنی امیہ خاندان کی تعداد میں شامل ...تھے کیوں؟ اسکے پوچھنے کا جواب شام کے متذکرہ بالا جغرافیائی حالات اور بنو امیہ کی اقتدار ...کی تڑپ میں ہے۔ جسٹس امیر علی یہ جواب دیتے ہیں: "وہ یزید ابن سفیان کی کمان میں تھا ابوسفیان ...اسلام کا دشمن تھا لیکن جب یزید ابن ابوسفیان اسلام کے علم تلے لڑ رہا تھا۔ یزید ابن ابوسفیان ...ہی تھا لیکن اس ڈویژن میں قبائلی عربوں کی تعداد زیادہ تھی۔ یزید ابن ابوسفیان کے ڈویژن میں کئی ...ایک ایسے مشہور اشخاص شامل تھے جن میں سے بیشتر فتح مکہ سے پہلے آنحضرت صلعم کے ساتھ لڑ چکے ...ب شام کے اس خصوصیت سے متاثر ہو کر انھوں نے رضاکاروں کی حیثیت سے یزید ابن ابوسفیان ...کے ڈویژن میں کسی اور ڈویژن میں کیوں نہیں شمولیت اختیار کی تھی؟"

معاویہ بھی میدان میں آگئے

ابوسفیان کے دوسرے بیٹے معاویہ کو خلیفۂ ثانی نے ابوسفیان کی

کی وہ حفاظت سے ریزرو فوج کا کماندار بنا دیا۔ معاویہ نے ریزرو فوج کی کمان کی آرزو

تھی کہ اگر عربوں کو شکست ہو تو ریزرو فوج کا پلٹنا آسان ہو گا اور جان کا بھی خطرہ نہ ہوگا

اگر عربوں نے فتح پائی تو اس وقت آگے بڑھ کے سپاہی لوٹ لے گا اور منصب حاصل کرے گا اور ریزرو فوج

آسانی سے شام اور اس کی دولت پر قبضہ کرے گی۔ غالباً دونوں صورتوں میں جو معاویہ کی

مدد زیادہ آزمودہ سپاہی تھے ان کے متعلق جنس میر لکھتے ہیں: انھوں نے اسلام کے

میں اپنی ذاتی ترقی کا راز پایا تھا۔ مختصر یہ کہ دولت اور منصب کے خواب شرمندہ تعبیر کرنے کے

لئے اب امویوں نے اسلام کے حق میں تلواریں اٹھائی تھیں۔

ابو سفیان کی سیاست کا سہارا

رومیوں کا شہنشاہ ہرقل جو شام کی دولت تھام کے لئے تڑپ رہا تھا

اس نے سے چار فوجیں عربوں کے مقابلے کے لئے روانہ کیں

اور عربوں کی فوجیں دریائے یرموک کے قریب جولان میں ڈٹ گئیں۔ ایک عرصہ آمنے سامنے رہیں۔

آخر ۲۰ اگست ۶۳۶ء کو رومی فوج اپنے خیموں سے نکلی شدید جنگ اور خونریزی کے بعد

اسے شکست ہوئی۔ معاویہ کو اس کی خبر ملی فوراً اپنی ریزرو فوج لے کر آگے بڑھا۔ ایک

کر کے شام کے شہروں کو جیسے حمص، دمشق، حلب اور فلسطین وغیرہ پر قبضہ کیا۔ شام اور

فتح ہوگئے پاؤں کے نیچے کر لی امیہ پر سر اقتدار آ گئے ابو سفیان دشمن اسلام کے فرزند یزید

نے شام اور فلسطین کو اپنے زیر نگیں کر لیا اس وقت اقتدار پسند امیہ کی پنجہ قسمت گئی۔

وارث بنے تھے اس اقتدار کے مالک ہو گئے جو وہ اپنے خواب میں بھی نہ دیکھ سکتا تھا ابو سفیان

سلطان ... حکمت عملی ... حالات کو ... ظاہر کیا

اور ... ہو گیا تھا اب ... سے قسمت ... ترتیب دیا گیا۔

خلیفہ ثالث نے اپنے سر کی ...

اقتدار پسند پر ۱۹۵ ... معاویہ اپنے

سے بھی زیادہ اقتدار پسند تھا۔ ... مقصد میں کامیاب ہو گئے لیکن ...

کامیاب ہوا۔ وہ خلیفہ ہو گیا اور خاندان امیہ میں خلافت کو مقید کر دیا۔ معاویہ کی دلی تمناؤں سے خلیفہ ثانی واقف تھے۔ یہ ان کے دل میں کانٹے کی طرح کھٹکا کرتا تھا۔ کیونکہ وہ ہمیشہ خلافت حاصل کرنے کے لئے سازشیں اور تدبیریں کیا کرتا تھا۔ معاویہ کی اقتدار پسندی کو جیسے حضرت عمر ان کو عرب کا کسریٰ کہتے تھے۔ جہاندیدہ تجربہ کار خلیفہ ثانی معاویہ کی چالوں اور سازشوں سے بچتے بچتے تنگ آ گئے تھے چنانچہ اس سے بچنے کے لئے خلیفہ ثانی نے ابوسفیان کی خوشامد سے معاویہ کو شام کی مہم کے موقع پر یزید فوج کا کمانڈر مقرر کیا اور جب شام فتح ہو گیا تو ابوسفیان کی اس سفارش نے معاویہ کو گورنر مقرر کر دیا۔ اب معاویہ کو اپنی خلافت کا کامل یقین ہو گیا کیونکہ اب ساری وہ قوتیں اسکے ہاتھ میں آ گئیں جن کے ذریعہ مسند رسول کا وارث اور خلیفۃ المسلمین بن جانا نہایت آسان ہو گیا۔ شام کا گورنر بنتے ہی معاویہ نے شام کی بے پایاں دولت اور زرخیزی کام میں لا کر دمشق کا اقتدار اس درجہ بڑھا دیا کہ حقیقی معنوں میں دمشق مرکز اسلام بن گیا اور مدینہ محض نام کا دارالخلافہ رہ گیا بلکہ مصر اناج گھر کی قربت سے شام کی طاقت اور دوگنی ہو گئی۔

دمشق مرکز اسلام

شام کی کثرت پیداوار کی بدولت ہر طرح کی لطیف غذائیں تیار ہو سکتی تھیں۔ خیر یہ تو تھے دمشق میں جاذبیت اول تو قدرت کی ان فیاضیوں کی وجہ سے تھی دوسرے معاویہ نے قدرت کی دی ہوئی نعمتوں کا ایک وسیع دسترخوان بچھا دیا جس پر صدہا انصار و اصحاب رسول کا مجمع لگ گیا اور چونکہ اب وہ معاویہ کا کھاتے تھے اس لئے اسی کا گاتے بھی تھے۔

مدینہ چونکہ ایک ریگستانی علاقہ ہے اس لئے وہاں ہر چیز کی کمی ہے معمولی ضروریات زندگی کا فراہم ہونا مشکل و دشوار ہو جاتا ہے پانی کی قلت اور بارش کی کمی ہے اس لئے صرف جوار اور جو کی معمولی کاشت ہوتی ہے اور تر مقامات پر کھجور کے درخت اگ آتے

تھی ۔ جو بہت عمدہ کھانے کے لئے مدینہ میں رہ کر وہ ۔ جوار ، کھجور ، جو ، اور اونٹ کا گوشت اور دودھ سے زیادہ کچھ اور نہیں نصیب ہو سکتا ۔ اسلئے اسلام حقیقی کے پرخلوص پیروکار تو مدینہ میں ہی فاقوں پر بسر کرتے رہے ۔ باقی اصحاب رسول کا مجمع ۔ جیسے پیٹ پرست معاویہ کے دسترخوان کی طفیلی بن گیا اور امیر معاویہ کے چشم و ابرو دیکھنے لگے معاویہ کے دربار میں رسوخیت حاصل کرنے کے لئے بعض اصحاب رسول تو یہاں تک پست ہو گئے کہ انھوں نے فضائل معاویہ میں حدیثیں گڑھنا شروع کر دیں ۔ جو ان سے بھی زیادہ زیرک ، ابن الوقت اور موقع شناس تھے وہ یہ سمجھ گئے کہ بنو امیہ کی ہر فرد اپنی تعریف اور مدح سرائی سے اتنا خوش نہیں ہوتی جتنا بنی ہاشم کی مذمت سے ۔ اس لئے معاویہ کو خوش کرنے کے لئے ان لوگوں نے حضرت علیؑ کے خلاف حدیثیں گڑھنا شروع کر دیں اس طرح معاویہ نے حدیثوں کے گڑھنے والوں کا ایک گروہ پیدا کیا اور ان سب نے ملکر عام مسلمانوں کو گمراہ کیا ۔

یہ ایسا دور ظلمات ہے کہ گڑھی ہوئی حدیثیں ایسی ملتی ہیں اور بدنام کنندہ جتنی کہ اگر ان میں صرف ایک ہی حدیث کسی بڑی سے بڑی شخصیت والے کے خلاف نشر کر دی جاتی تو وہ قیامت تک بدنام رہتا ۔ معاویہ اس اصول کا قائل تھا کہ غلط بات اس قدر پھیلا دی جائے کہ پھر کوئی اسکی رد نہ کر سکے

حضرت عمر کا اقدام
مسلمانوں کو تباہ

مختصر یہ کہ ذاتی مفاد کے لحاظ سے حضرت عمر کی یہ حکمت عملی ٹھیک اور درست تھی کہ معاویہ کو مدینہ سے ہٹا کر شام کا گورنر بنا دیا لیکن اسلامی تاریخ کا یہ ایک ایسا اہم واقعہ ہے جس سے تاریخ اسلام کا رخ پلٹ گیا اور جس کے مہلک اور دیرپا اثرات سے اسلام کو نقصان عظیم ہوا تھا اور اب بھی پہنچ رہا ہے آنحضرت نے عربی قبائل کے باہمی تنازعات اور مناقشات کو دبا کر ان کو ایک متحدہ

مقتدر قوم کے شیرازہ کو ان مشکلات کا سامنا تھا اور اپنے زمانہ ہی میں مختلف قبائل کے
بیچ جوڑ کا بہترین توازن بھی قائم کر دیا تھا جو معاویہ کے والی شام بنا دیئے جانے سے
ختم ہو کر رہ گیا۔ دنیا کی اہمیت اور زینت گھٹی۔ مسلمانوں نے رسول کی پیروی۔ وہ
عیش و آرام کے پرستار بنے۔ جب قرآن کی تعلیم طاق نسیاں پر رکھی جا رہی تھی تو اسی وقت
حضرت عمر کا قتل ہو گیا۔ دم واپسیں لوگوں کے استفسار پر حضرت عمر نے چند آدمیوں کی
فہرست مرتب کر کے فرمایا کہ ان میں سے کسی ایک کو خلیفہ بنا لینا۔ اس فہرست میں حضرت علی کا
نام سب سے پہلے نمبر پر تھا۔ خلیفہ ثانی نے حاضرین سے کہا کہ "اگر تم نے حضرت علی کو خلیفہ
منتخب کر لیا تو قسم بخدا وہ تم کو مسلمان بنائے بغیر نہ چھوڑیں گے۔"

ایک دن کسی شخص نے سر سید احمد صاحب مرحوم سے پوچھا کہ آپ کس شخص کو آنحضرت کی
خلافت کے لئے موزوں سمجھتے ہیں؟ سر سید احمد نے جواب دیا کہ اگر میں زمانہ رسول
میں ہوتا تو بعد وفات آنحضرت اپنی ہی خلافت کے لئے کوشش کرتا۔ اسی طرح خلیفہ
ثانی جانتے تھے کہ صرف حضرت علی ہی مسلمانوں کی ہدایت کر سکتے ہیں اور اسی علم و
یقین کی بنا پر وہ ہمیشہ حضرت علی سے مشکلات کے موقع پر رائے اور مشورہ لیا کرتے
تھے اور فخریہ کہتے تھے کہ "اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا۔" حضرت عمر حضرت
علی کو یقیناً اپنے سے بہتر و افضل تسلیم کرتے تھے اور اس کا بھی اقرار کرتے تھے
کہ مسلمانوں کی ہدایت کے لئے صرف ایک اکیلی ذات حضرت علی ہی کی ہے باوجود
اس علم و یقین کے حضرت عمر مسند خلافت پر اس نہ قابو پانے والے جذبہ کے ماتحت
بیٹھ گئے جس کا اظہار سر سید مرحوم نے اپنے لئے کیا ہے۔

حضرت عمر نے جن لوگوں کو مخاطب ہو کر فرمایا تھا کہ حضرت علی تم کو مسلمان
بنا کر ہی چھوڑیں گے کیا اس کے معنی یہ نہیں ہیں کہ وہ لوگ سچے مسلمان نہ تھے۔ اور کیا یہ

کی تھی۔ اور ان کو پکا مسلمان بنانے کی خدمت انجام دینے خود حضرت تشریف
لائے۔ آنحضرت دنیا کو مسلمان بنانے آئے تھے اس لئے یوں ہونا تھا کہ آنحضرت کا خلیفہ بھی
اسی کو ہونا چاہئے جو آپ کے بعد دنیا کو مسلمان بنا کر چھوڑے۔ چنانچہ حضرت علی کو زمانے کی
ناسازگاری کی وجہ سے خدمت اسلام اپنے عہد خلافت ظاہری میں جیسا کہ کرنا چاہئے
کر آپ کے فرزند حضرت امام حسینؑ نے اس خدمت کو پوری طرح سے انجام دیا اور اپنے نانا
کے دین کو مستحکم کر دیا اور رسالت کے اس سے زیادہ تقاضے جتنے آنحضرت کو اپنے پیارے
نواسے امام حسینؑ سے توقعات تھیں۔ بے شک امام حسینؑ کربلا پہنچے۔ ایمان نے ایک بڑی طاقت
سے مقابلہ کیا۔ اور اس پر پوری اور مکمل فتح پائی۔

حضرت عثمان خلیفہ کیسے بنے؟ حضرت عمر کی وصیت کو سنتے ہی ان لوگوں کو جن امید
سے خلافت عثمان کے لئے ہموار کرنا شروع کر دیا جن کو حضرت عمر نے انتخاب خلیفہ کے لئے مقرر کیا ۱
تھا سب سے پہلے حضرت علیؑ کے سامنے یہ شرط پیش کی کہ آپ کو تعلیم قرآن، احادیث رسول اور سیرت
شیخین پر عمل کرنا ہوگا۔ حضرت علیؑ نے جواب دیا کہ میں تعلیم قرآن اور احادیث رسول پر عمل
کروں گا لیکن سیرت شیخین پر عمل نہ کروں گا۔ اس کے لئے آپ نے ایک ایسی خوبصورت منطقی دلیل
پیش کی جس کی دوسری مثال منطق کی دنیا میں نہیں ملتی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر
سیرت شیخین مطابق تعلیم قرآن اور احادیث رسول ہے تو یہ شرط ہی بیکار ہے۔ اور اگر
سیرت شیخین مطابق تعلیم قرآن اور احادیث رسول نہیں ہے تو یہ میرے لئے قابل عمل نہیں
اس منطقی دلیل کو انگریزی میں ڈلیما ([illegible]) کہتے ہیں اس قسم کی دلیل میں
ہمیشہ مغالطہ ہوا کرتا ہے کیونکہ جن دو شقوں کا تذکرہ خبر کی حیثیت سے کبریٰ اور صغریٰ
میں کیا جاتا ہے وہ ایک دوسرے کی تضاد نہیں ہوتیں۔ یعنی ایک تیسری شق کے پیدا ہونے کا
امکان ہوتا ہے۔ لیکن باب مدینۃ العلم کے بیان پر دو شقیں ایسی متضاد رکھیں کہ تیسری شق پیدا

ہونے کی کوئی گنجائش ہی نہ تھی۔ اس لئے حضرت علی کی دلیل منطقی ہو یا ابی سرح کی
یہ بھی بالکل صحیح اور درست ہے کیونکہ منطق کا سرسری اثبات اور نفی کے مابین واقع ہو
یعنی ہاں اور نہیں۔ یہ بات کوئی ایک چیز ایک وقت درست ہو سکتی ہے نہ دونوں درست ہو سکتی
ہیں اور نہ کوئی تیسری ہو سکتی ہے۔

ابو سفیان کا یہ اعتراض کہ اسلام کو حضرت محمدؐ نے بنی ہاشم کے اقتدار کے لئے ایجاد کیا ہے اس کا ایک جواب یہ بھی ہے کہ اگر بنی ہاشم کی طبیعتوں میں اقتدار پسندی ہوتی تو حضرت علیؑ تیسری مرتبہ ملتی ہوئی خلافت ظاہری کو یہ کہہ کر نہ ٹھکرا دیتے کہ میں سیرت شیخین پر عمل نہ کروں گا۔ بجائے اس کی زبانی وقتی طور سے ہاں تھا اس وقت یہ کہہ دیتے کہ ہاں میں سیرت شیخین پر بھی عمل کروں گا اور اس کے بعد صرف انھیں باتوں پر عمل کرتے جو مطابق تعلیم قرآن اور احادیث رسولؐ ہوتیں باقی کو نظر انداز کرتے وقتی طور کو منظور کر لینے میں کیا قباحت تھی۔ خلافت مل جانے کے بعد کرتے وہی جو من میں آتا۔ یہ تو حضرت علیؑ صرف اس وقت کر سکتے تھے جب ان کو منصب و اقتدار کی طمع ہوتی۔ بقول حضرت عمر حضرت علیؑ لوگوں کو مسلمان بناتے۔ یہی ان کی خلافت کا کام تھا اس لئے حضرت علیؑ اس بات کا اقرار کر کے کہ میں سیرت شیخین پر عمل کروں گا دنیا کو اس دھوکہ میں نہیں ڈالنا چاہتے تھے کہ سیرت شیخین قرآن اور احادیث کے بعد مسلمانوں کے لئے قابل عمل چیز ہے۔ خود حضرت عمر تو حضرت علیؑ سے مشکلات کے موقعہ پر مشورہ لیں اور اب بعد وفات حضرت عمر حضرت علیؑ سے الٹی بات یہ کہی جاتی ہے کہ آپ کو سیرت شیخین پر عمل کرنا ہوگا۔ اگر عمر زندہ ہوتے تو وہ خود اس شرط کو لغو اور مہمل کہہ دیتے۔

اگر سیرت شیخین قابل عمل ہوتی تو دور خلافت اول اور دوم میں ملکی فتوحات کی مہموں میں حضرت علیؑ کی ذوالفقار کبھی تو نیام سے نکلتی۔ حضرت علیؑ ملک گیری کے

معاف اور منصفانہ اثرات ... انھوں نے دیکھ چکے تھے اور وہ جانتے تھے کہ
دنیا میں امن کا پیغام لیکر آیا ہے۔ ملک گیری اس کا مشن نہیں ہے۔ دنیا سے
کو دور کرنا اسلام کا اولین مقصد ہے۔ تسخیر ممالک کے لئے جنگ و جدال کرنا قرآن کی
تعلیم کے خلاف ہے۔

جسٹس امیر علی لکھتے ہیں: — جب چاندی اور سونے سے مال غنیمت مدینہ پہنچا
تو اسے دیکھ دیکھ کر خلیفہ (عمر) رو رہے تھے۔ جب رونے کا سبب پوچھا گیا تو
کہ اس مال غنیمت میں اپنی قوم کی آئندہ تباہی دیکھ رہے تھے۔ آپ کا خیال درست
تھا کیونکہ عربوں کی فتوحات نے آخرکار انھیں کفایت شعاری، سادگی اور ایثار کی
خصوصیت سے محروم کر دیا۔ یہی وہ خصوصیات تھیں جو ان کی فتوحات کا سبب بنی
تھیں۔ حضرت عمر نے مال غنیمت کو دیکھ دیکھ کر رونے سے یہ ثابت کر دیا کہ
ملکی فتوحات کی پالیسی قوم کی آئندہ تباہی کا باعث ہوگی۔ پھر حضرت علی اس پالیسی
کے بیٹے عمل پیرا ہوتے جس کے مہلک اثرات کا قائل خود اس کا موجد یعنی حضرت
ہو چکے تھے۔ حضرت عمر کا اپنی ملک گیری کی پالیسی پر گریہ کرنا اور اسے مسلمانوں
کی تباہی کا سبب سمجھنا بالکل حق بجانب تھا۔ ہم حضرت عمر کے رونے کو نیک
استحسان دیکھتے ہیں۔ مال غنیمت میں مسلمانوں کی تباہی کا دیکھنا حضرت عمر کی
عاقبت بینی تھی۔ اسی مال غنیمت کے پیار ہونے نے تو لوگوں کو دین اسلام قبول
کرنے پر آمادہ کر دیا انھوں نے اسلام کے اندر اقتدار کو پا لیا۔ حضرت عمر جس بات
پر روئے اسکی روک تھام نہ کر سکے اسی لئے اسلام کی تباہی کا آغاز ہو گیا۔ آنحضرت
کی محنت برباد ہونے لگی دنیا کی جھگڑے پھر شروع ہو گئے۔ حضرت عثمان کی شرط
صرف اسی غرض سے لگائی گئی تھی کہ حضرت علی اس کو ماننے سے انکار کریں گے

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ حضرت علی نے انکار کیا۔ عثمان نے منظور کیا۔ خلافت بنی امیہ میں آ گئی۔

بنو امیہ کی نئی تحریک

بنی امیہ ابھی تک تو اقتدار حاصل کرنے کی کوشش کیا کرتے تھے اور جائز شورائیت نہیں ملتی تھی اب ان کو یہ فکر پیدا ہوئی کہ عثمان کی خلافت کامیاب ہو۔ معاویہ کی گورنری شام میں برقرار ہے۔ دوسرا اقتدار آ جانے کے بعد اب بنی امیہ نے ان سب لوگوں کی ٹانگیں پیچھے کی جانب کھینچنا شروع کر دیں جن کو وہ کسی طرح سے بھی اپنا مخالف یا خطرناک متصور کرتے تھے

ابوسفیان کی مبارکباد

عثمان کی خلافت کی خبر سن کے ابوسفیان دوڑا ہوا آیا اور عثمان کی خدمت میں اپنی دلی مبارکباد پیش کر کے نصیحت کی کہ تیم اور عدی کے بعد خلافت تجھ کو ملی ہے اس کو گیند کی طرح گردش دے اور بنی امیہ کو اس کی میخیں بنا اور یہ صرف ملک ہے۔ میں جنت و نار نہیں جانتا، صرف خیالی باتیں ہیں اس کے بعد بنو امیہ کو جمع کر کے کہا۔ اس وقت عثمان کا راج ہے جس قدر مال کھا سکتے ہو کھا لو۔ پھر ایسا موقع شاید نہ آئے۔

بنو امیہ کی مجلس

جہاں دیدہ ابوسفیان کی نصیحت پر عثمان نے پوری قوت اور سختی سے عمل کیا۔ عثمان کا سکریٹری مروان تھا جسے آنحضرت نے عہد شکنی کرنے پر ایک مرتبہ مکہ سے خارج کر دیا تھا عثمان ضعیفی کی وجہ سے کچھ کام نہیں کر سکتے تھے اس لئے خلافت کا پورا کرتا دھرتا مروان ہی تھا۔

جسٹس امیر علی لکھتے ہیں: "حضرت عثمان نے حضرت عمر کے مقرر کردہ بہت سے عہدہ داروں کو معزول کر کے ان کی جگہ اپنے خاندان کے ناتجربہ کار لوگوں کو مقرر کر دیا۔ ان نئے عہدہ داروں نے مسلمانوں پر ناروا سختیاں کرنا شروع کر دیں

نتیجہ یہ ہوا کہ بنی امیہ کی ان خفی اور ناجائز کارروائیوں کے خلاف جگہ جگہ مختلف مقامات سے خلیفہ کے پاس شکایتیں لیکر وفد آئے۔ ان کا مطالبہ تھا کہ بنی امیہ کی بعض اپنے عہدوں پر سے ہٹائے جائیں اور ان کے مقام پر وہی پرانے تجربہ کار عمال مقرر کئے جائیں جن کو حضرت عمر نے مقرر کیا تھا۔ مطالبہ جائز تھا اس لئے سمجھا دلاسا دیکر واپس کیا۔ راہ میں انھوں نے مروان کا ایک خط پکڑ لیا جس پر خلیفہ کی مہر لگی ہوئی تھی اور جس میں مصر کے گورنر عامل کو یہ ہدایت کی گئی تھی کہ وہ اپنے علاقوں کے وفد کے ارکان کو قتل کر دیں۔ مکار مروان کا یہ خط دیکھتے ہی وہ لوگ مشتعل ہو گئے۔ فوراً مدینہ واپس آئے۔ عثمان سے مطالبہ کیا کہ وہ مروان کو ارکان وفد کے حوالہ کر دیں۔

قتل عثمان

بھلا عثمان کے لئے یہ کیسے ممکن تھا کہ اپنی خلافت کی سب سے بڑی میخ یعنی مروان جس پر ان کی خلافت کا پورا انحصار تھا ارکان وفد کے حوالہ کر دیں۔ اس پر ارکان وفد نے عثمان کا گھر گھیر لیا۔ اس مصیبت کی گھڑی میں بنی امیہ کی جنہیں اپنے خاندان کے خلیفہ جس کے بدولت اونچے عہدوں پر فائز ہو گئے تھے اور جن کے لئے بیت المال سے بڑے بڑے وظیفے مقرر کر دیئے گئے تھے چھوڑ کر شام کی طرف چلے گئے۔ عثمان تنہا رہ گئے۔ محاصرین نے پانی کھانا بھی خلیفہ پر بند کر دیا جب اس کی خبر حضرت علی کو لگی تو آپ نے بنی امیہ کے خلیفہ عثمان کے لئے حسن اور حسین کے ہاتھ مشکوں میں پانی اور کھانا بھجوایا۔ یہ ہے بنی ہاشم کا کردار اور یہ دلیل ہے کہ بنی ہاشم کے افعال حسنہ۔ بلند اخلاق۔ ایثار اور عفو کی امتیازی صفتوں نے بنی امیہ کو بنی ہاشم کا ... اور ... گرویدہ کر دیا تھا۔ بنی امیہ کو تجربہ اور مشاہدہ سے یقین کامل ہو گیا تھا کہ ہم جتنی بھی بنی ہاشم پر زیادتیاں کریں گے ان کو وہ معاف کر دیں گے۔ ان کے انتقام کا خیال بھی بنو ہاشم کے دل میں کبھی نہ آئے گا۔

خلیفہ عادل کی ضرورت عثمان کی اقربا نوازی سے تنگ آکر مسلمان ایسا عادل خلیفہ چاہتے تھے جو بیت المال سے اپنے سگے بھائی کو بھی ان کے حق سے زیادہ نہ دے اور اگر زیادہ طلب کرے تو اپنا حصہ دیدے اس سے بھی زیادہ مانگے تو گرم دہکتا ہوا سریا دکھا کر عذاب جہنم کو یاد دلائے ان صفات کی حامل صرف ایک ہستی انقلاب پسندوں کو حضرت علیؓ نظر آئے اس لئے ان کے در دولت پر مجموعی طور سے حاضر ہوکر آپ کو خلافت کا چارج لینے پر مجبور کیا اس طرح سے حضرت علیؓ خلیفہ مقرر ہوگئے۔

معاویہ کی معزولی انگریز مورخ حضرت علیؓ پر سیاست سے ناواقفیت کا الزام اسوجہ سے لگاتے ہیں کہ آپ نے معاویہ کو شام کی گورنری سے معزول کردیا اس کا مفصل اور مسکت جواب میں اپنے ایک مستقل مضمون بعنوان "سیاست علی" میں دے چکا ہوں یہاں پر مختصراً یہ تحریر کرنا ہے کہ معاویہ کی معزولی کا مطالبہ انقلاب پسندوں اور ارکان وفد نے کیا تھا اسلئے بموجب ان کے مطالبہ کے آپ کو معاویہ کو معزول کرنا ہی پڑا۔ اگر آپ معاویہ کو اسوقت معزول نہ کرتے تو آپ کو بعد میں اسے معزول کرنا پڑتا۔ کیونکہ یہ مالک اشتر وغیرہ کی طرح آپ کے احکام اور ہدایات کی پابندی نہ کرتا۔ وہ اصول اسلام پر عمل نہ کرتا۔ اور آخر میں وہ حضرت علیؓ کی اسلامی ہدایات سے تنگ آکر آپ سے بغاوت کر بیٹھتا۔ حضرت علیؓ کی سیاست دنیاوی نہ تھی بلکہ بقول حضرت عمر وہ مسلمانوں کو پکا سچا۔ خالص مسلمان بنانے والی تھی۔ اس بنا پر بھی معاویہ کو معزول کرنا ہی بہتر تھا حضرت عمرؓ نے معاویہ کو شام کا گورنر بنا کر بہت بڑی سیاسی غلطی کی تھی اسوجہ سے اس کا جلد تر تدارک کرنا حضرت علیؓ پر فرض اولین تھا حضرت علیؓ اگر معاویہ کو وفد کے مطالبے کے خلاف گورنری پر بحال رکھتے تب بھی

معاویہ حضرت علی سے بغاوت کرتا۔

کوفہ کو دارالخلافہ

اس تجزیہ ... آبادی ... آپ ... جنگ جمل کے بعد ... شام و دمشق
گئے یہ دوسرا ملک عراق اور اس کا مرکز کوفہ تھا اس لئے حضرت علی نے فوراً کوفہ کو اپنا دارالخلافہ بنایا جس سے مولا علی کے اعلیٰ تدبر کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ کوفہ اس وقت ایک تجارتی شہر تھا۔ یہاں پر ہندوستان، خراسان، چین، ایران، آرمینیہ، ایشیائے کوچک، شام، فلسطین، حجاز، یمن، عرب وغیرہ کے کاروان کے راستے آ کر ملتے تھے۔ اس لئے یہ ایک بڑا تجارتی مرکز تھا۔ دجلہ اور فرات کا درمیانی خطہ انتہائی زرخیز تھا اس لئے گیہوں، جو، جوار، کھجور اور پھلوں کی اچھی فصلیں تیار ہوتی تھیں۔ پیداوار کی کثرت تھی تو آبادی بھی زیادہ تھی۔ دمشق پر اگر معاویہ قبضہ نہ ہوتا تو شاید حضرت علی دمشق ہی کو اپنا دارالخلافہ بناتے لیکن اب [illegible] کو [illegible] وجہ سے [illegible] خلافت کے لئے بہتر مقام تھا اسی کو دارالخلافہ بنایا۔ اس کی دولت سے جنگ جمل اور جنگ صفین کامیابی سے لڑتے۔

دمشق کی بنو امیہ آبادی نے ہمیشہ اپنے خاندان کے حاکم کی اطاعت کی اور وفاداری کی لیکن کوفیوں نے حضرت علی کے بیٹوں کو بھی مات کر دیا۔ انھوں نے دینی حکومت [illegible]۔ بے وفائی اور غداری میں خاص شہرت ہی حاصل کی۔

معاویہ کو قصاص عثمان

ہونے کی وجہ سے [illegible] قوت تھے ... شام کی گورنری سے معزولی کی اطلاع ملتے ہی معاویہ نے حضرت علی سے جنگ کی تیاریاں شروع کر دیں۔ شام، مصر اور فلسطین میں گشت لگانے کے لئے ایسے مقرروں کو مقرر کیا جو عثمان کا خون آلود کرتا اور ان کی زوجہ کے کٹے ہوئے ہاتھ دکھا کر لوگوں کو حضرت علی سے بغاوت پر آمادہ کرنے لگے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر عثمان شام میں ہوتے تو ان کا قتل ناممکن

ہوتا اور اگر کسی صورت سے قتل بھی کر دیئے جاتے تو فوراً اہل معاویہ کی خلافت کا اعلان کیا جاتا
معاویہ کو اہل مدینہ اور اہل عراق سے انتہائی غصہ تھا کہ خلافت بنو امیہ سے بنو ہاشم میں کیوں چلی گئی
معاویہ تو یہ سوچتا تھا کہ عثمان کے بعد تو مجھے ہی خلیفہ ہونا چاہئے تھا۔ یہ علیؑ کیسے منتخب
کر لئے گئے۔ عثمان کے خون سے آلودہ کرتے کہاں مل سکتے تھے جو ہر شہر میں بازاروں
پر لٹکا کے مجمع کو دکھائے جاتے۔ بہانے بکری کے خون سے کام لیا گیا اور چند کرتے
اس خون میں رنگ کر مختلف شہروں کو تقسیم کر دیئے گئے ان کو دکھا کر قتل عثمان پر گریہ کیا
جاتا تھا۔ آج تو حسین پر گریہ کرنا اور گریہ کرنا حرام کہا جاتا ہے۔

عمرو ابن العاص کا خط

معاویہ نے اپنے دست بازو عمرو ابن العاص کو جب
حضرت علیؑ کے خلاف جنگ صفین میں اپنی مدد کے لئے
بلایا تو اس نے معاویہ کو لکھا: اے معاویہ تمہارا خط آیا تم چاہتے ہو کہ میں اسلام سے
خارج ہو کر تمہارے ساتھ گمراہ ہو جاؤں اور باطل کی مدد کروں اور امیر المومنین حضرت
علیؑ کے مقابلہ پر تلوار کھینچوں۔ حضرت علیؑ پر یہ الزام کہ انہوں نے لوگوں کو قتل عثمان
کی ترغیب دی بالکل جھوٹ، مکاری اور گمراہی ہے۔

جنگ صفین

معاویہ اپنی پوری قوت کے ساتھ مقابلہ کرنے کے لئے دریائے
فرات کے قریب صفین کے میدان میں حضرت علیؑ کے مقابلہ پر آ گیا۔ حضرت علیؑ کی فوج پر
پانی بند کر دیا۔ آخر اشتر نے معاویہ کے چیرہ دستوں کو مار بھگایا گھاٹ پر قبضہ کیا لیکن معاویہ
کی طرح حضرت علیؑ نے شامیوں پر پانی بند نہ کیا۔ حضرت علیؑ نے معاویہ کو لکھا بھیجا کہ
مسلمانوں کا قتل عام کرانے سے کیا فائدہ تم مجھ سے مقابلہ کے لئے میدان میں نکل آؤ اور فیصلہ
ہو جائے۔ معاویہ ایک سیانا تھا بھلا کہیں لومڑی شیر ببر کے مقابلہ میں آ سکتی ہے؟

معاویہ نے ماننے سے انکار کیا۔ جب جنگ ہوئی اور حضرت علیؓ کے حق میں فتح ہونے والی تھی
کہ عمرو ابن العاص نے نیزوں پر قرآن کے اوراق لٹکا دیے۔ حضرت علیؓ کی فوج کے سپاہی
اس مکاری کو سمجھانے سے بھی نہیں بچے۔ اسلئے حضرت علیؓ کو جنگ ملتوی کرنا پڑی۔ فیصلہ
کرنے والے حکم مقرر کئے گئے۔ عمرو ابن العاص نے حیلہ بازی سے معاویہ کے حق میں فیصلہ سنا دیا
اسکے کچھ ہی عرصہ کے بعد حضرت علیؓ کے سر اقدس پر مسجد کوفہ میں حالت نماز میں عبدالرحمن
ابن ملجم نے زہر آلود تلوار سے ضربت لگائی۔

حضرت علیؓ کا اپنے قاتل کے ساتھ سلوک

جب ابن ملجم گرفتار کر کے لایا گیا تو آپ بیہوش ہو چکے تھے
اسکی آنکھوں میں ... حضرت علیؓ روزہ
سے تھے۔ زخمی ہو چکے تھے۔ پیاس کی شدت ہوئی تو لکھے ہیں کہ شربت پیا۔ پھر اپنے
فرزندوں سے اسکی جان بخشی کی سفارش کی۔ اسکے بعد انتقال فرمایا۔

صلح حسنؓ

اہل کوفہ نے متفقہ طور سے حضرت امام حسنؓ کو اپنا خلیفہ مقرر کیا۔
اس پر معاویہ نے آپ پر حملہ کر دیا۔ اسکے حملہ کو روکنے کے لئے امام حسنؓ نے قیس کی کمان میں
فوج روانہ کی اور خود مدائن پہنچے۔ وہاں معاویہ کے ایجنٹوں کی طرف سے یہ افواہ اڑا دی
کہ قیس مارے گئے اور انکی فوج نے شکست کھائی۔ اس افواہ کے سنتے ہی اہل عراق
نے بغاوت کر دی۔ حضرت امام حسنؓ کے خیمے کے سامان کو لوٹا اور آپ کو شہید کرنے کی فکر
کرنے لگے۔ مختصر یہ کہ حضرت امام حسنؓ نے معاویہ کے پیش کردہ تجویزوں کو منظور کرنا ہی
مناسب سمجھا۔ یعنی یہ کہ معاویہ کے بعد حضرت امام حسینؓ خلیفہ ہوں گے۔ انصار اور دوستداران
علیؓ کو کسی قسم کی ایذا نہ پہنچائی جائے گی۔ اسکے بعد امیر معاویہ نے جعدہ کو یقین دلایا کہ بعد
وفات حسنؓ میں اپنے ولیعہد کے ساتھ تیری شادی کر دوں گا۔ یزید کی رانی بننے کے لالچ میں
جعدہ نے امیر معاویہ کے بھیجے ہوئے زہر سے آپ کا کام تمام کر دیا مگر معاویہ نے خلاف وعدہ کیا

خلافت معاویہ | امیر المؤمنین کا مرتبہ ابھی نہیں ملتا ہے۔
۔ وحشی اسلام ابوسفیان کا بیٹا اور اس ہندہ جگر خوارہ کا فرزند

جس نے امیر حمزہ کا کلیجہ چبایا اور ان کی آنکھوں کو کاٹ کر گلوبند بنایا اور اپنے گلے میں پہنا ایسے والدین کا فرزند مسند رسول کا وارث، امیر المؤمنین و خلیفۃ المسلمین بن بیٹھا۔

اپنی خلافت کے لئے اپنے عہد خلافت کے گزشتہ کا پتے ہی خاندان میں بہت آئے پھیرے لگ گئے جیسا کہ اس کے باپ ابوسفیان نے عثمان کو خلافت ملتے وقت نصیحت کی تھی۔ معاویہ اور یزید نے حسب ذیل اقدام کئے۔

۱۔ مقدامان خلافت کا خاتمہ کرنا جیسے حضرت علی کا قتل، حضرت حسن کی زہر دغا سے شہادت، حضرت حسین کو تین دن کا بھوکا پیاسا بیعت نہ کرنے پر ذبح کرنا۔

۲۔ دوستداران اہلبیت کو چن چن کر قتل کرنا، جیسے مسلم، ہانی، حجر، شہدائے کربلا، مدینہ کے ستر سو صحابی، مہاجر و انصار رسول۔

۳۔ جن کے قتل سے ہنگامے کا اندیشہ تھا ان کو زہر دغا سے شہید کرا دیا جیسے حضرت امام حسن، مالک اشتر وغیرہ وغیرہ۔ اور بنی امیہ کے دو منصف مزاج خلیفہ، معاویہ دوم اور عمر ابن عبدالعزیز بھی زہر سے مارے گئے۔

۴۔ ملکی عہدے بنی امیہ کی بہتوں کے علاوہ کسی دوسرے قبیلے کی فرد کو نہ ملنے پائیں جس کی ابتدا حضرت عثمان نے کی۔

۵۔ دوستداران اہلبیت کی مالی حالت کمزور کر دی کہ ان کی معاش کی زندگی وبال ہو گئی۔

۶۔ بنی امیہ کی مخالفت کا کسی پر ذرا سا بھی شبہ ہوتا تھا تو اس کا زہر سے خاتمہ کیا جاتا تھا قید و بند میں سڑا ڈالا جاتا تھا یا زندہ دیوار میں چن دیا جاتا تھا۔

۷۔ اہلبیت کے مدح کرنے والوں کو عبرتناک سزائیں دی جاتی تھیں جیسے علی کی مدح کے

جب سے حضرت عثمانؓ کے واقعہ پر کٹ گئے۔ پھر حق ادائی کروائی اور آخر یہ کہ علی پر

اہلبیت کو اسقدر بدنام کیا کہ دنیا ان کو دشمنان اسلام سمجھنے لگی۔ اور ان کے خلاف

ہرنشیں گر منبر والوں کو گراں قدر وظیفے دیئے اور جتنے منبروں پر سے حضرت

علی پر چالیس سال تبرّا کہلوایا۔

۹۔ صحابی، مہاجرین اور انصار جوان کو گراں قدر وظیفے دیکر بنی امیہ کا ہمنوا بنا لیا

اسی طرح سینکڑوں صحابی رسول اور لاکھوں مسلمانوں کا ایمان خرید لیا۔ یزید نے

عبداللہ ابن جعفر کی نکتہ چینی پر جب تین لاکھ روپیہ کا عطیہ ان کو دیا تو کسی نے یزید سے

کہا کہ تم ایک آدمی کو تین لاکھ روپے کیوں دے رہے ہو۔ تب یزید نے جواب دیا۔ تیرا ناس ہو

یہ تو ایک شخص ہے۔ مگر تب میں نے تو مدینہ والوں کو اتنی رقم عام طور سے دی ہے

۱۰۔ معاویہ اور یزید کو آنحضرتؐ کا قریب ترین وارث اور حقیقی جانشین و خلیفہ مشہور کر دیا۔

۱۱۔ ایک لاکھ سپاہیوں کی تنخواہ دار فوج ہر وقت تیار رکھ کر دوسرے ملکوں کو فتح کرنا

اور عرب قبائل کو کچلنا۔ یہ تنخواہ دار سپاہی وہ تھے جو فوائد ... ملک کا ...

جانے کے لئے کرایہ پر لئے گئے تھے۔

ایک دن معاویہ نے رسول اللہ کے جلیل القدر صحابی عمار بن یاسر سے خطاب

کرکے کہا۔ "اے عمار شام میں ایک لاکھ جنگجو سپاہی ایسے ہیں جن کو حکومت

لڑکوں اور غلاموں کے وظیفے دیتی ہے۔ یہ سب لوگ ایسے ہیں جو علیؑ کو جانتے ہی

اور نہ اس سے واقف ہیں کہ ان کو رسولؐ سے کیا قرابت ہے۔" اور اسی طرح

ایک دن عمرو بن عاص سے کہا کہ حضرت علیؑ سے کہدینا کہ میرے ایسا پانچ ہزار

بھی زیادہ قوی ہے۔ عمرو بن عاص نے جواب دیا کہ حضرت علیؑ کے ایک مالک اشتر ایک

شخص ہے جو تیری ساری فوج کو اپنی نیزہ کی نوک پر ...

سفاح کے دربار میں ایک مرتبہ شام سے دمشق امیر وفد لیکر آئے اور قسمیں کھا کر افسوس سے یہ بیان کیا کہ ہم کو قطعی خبر نہیں کہ سوائے بنی امیہ کے رسول اللہ کا کوئی عزیز قریب اور اہلبیت اور بھی ہے جو حضرت کا وارث ہوتا ہو۔"

ایک مرتبہ ایک مقام پر شام کے چند اہل علم حضرت علیؑ کے متعلق گفتگو کر رہے تھے۔ ان میں سے ایک نے کہا۔ تم علیؑ کے بارے میں کب تک تحقیقات جاری رکھو گے۔ سنو میں تم کو بتائے دیتا ہوں کیا علی فاطمہ کے باپ نہ تھے؟

جب اس سے پوچھا گیا کہ فاطمہ کون تھیں؟ تو جواب دیا کہ رسول کی بیوی" پھر پوچھا علی کا اصل کیا واقعہ ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ وہ غزوۂ حنین میں رسول کیساتھ قتل ہوئے"

ابوالحسن مدائنی کتاب الاحداث میں روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا کہ جب میں شام میں تھا تو میں نے کسی کا نام علیؑ، حسنؑ اور حسینؑ پر نہیں سنا جس کو دیکھتا تھا اس کا نام معاویہ، ولید، یزید کے نام پر پاتا تھا۔ ایک روز دوران سیاحت میں ایک شخص کے پاس گیا اور پانی طلب کیا اس نے لڑکے علی اے حسن اے حسین کہہ کر پکارا۔ مجھے تعجب ہوا اور پوچھنے لگا کہ اہل شام تو یہ نام نہیں رکھتے۔ تم نے کیوں رکھے ہیں؟ جواب دیا آپ کہتے ہو شامی اپنی اولاد کا نام خلفاء کے نام پر رکھتے ہیں لیکن ہم میں ایک خرابی یہ ہوتی ہے کہ جب کسی لڑکے کو سب و شتم یا لعن و طعن کرنا پڑتا ہے تو خلفاء کے نام پر واقع ہوتا ہے اور یہ بے ادبی ہے اس لئے میں اپنی اولاد کو دشمنان خدا کے نام پر پکارتا ہوں کہ جب ان پر سب و شتم یا لعن و طعن کروں تو اس طرح دشمنان خدا پر لعن اور سب واقع ہو۔ یعنی اہل شام کو یہ باور کرا دیا گیا تھا کہ معاذاللہ حضرت علیؑ حضرت حسنؑ و حضرت حسینؑ دشمنان خدا ہیں اسلئے ان پر سب و شتم جائز اور باعث

ثواب جب اور اسی وجہ سے کوئی اپنی اولاد کے نام حضرت علیؑ حضرت حسنؑ اور حضرت حسینؑ کے ناموں پر نہیں رکھتا تھا۔ اور سلطنت بنو امیہ اب تک قائم ہو۔ اس طرح معاویہ نے دنیا کو اہلبیت کا دشمن اور اموی [illegible] کو اپنی بنی امیہ پرست بنا دیا تھا۔

امیر معاویہ کے قبضہ میں جبراً و قہراً سے [illegible] سندھ تک کی تمام سلطنت تھی اس لئے مراکش، الجیریا، تیونس، طرابلس، مصر، شام، فلسطین، حجاز، یمن، عرب، عراق، ایران، خراسان، سندھ وغیرہ کے ستر ہزار منبروں سے حضرت علیؑ پر تبرہ چالیس سال تک یعنی ۴۱ھ سے ۹۹ھ تک کیا گیا۔ ایک مرتبہ کسی نے ایک شامی امیر سے یہ دریافت کیا کہ منبر پر امام جماعت، خطیب جس ابو تراب کو لعن کرتا ہے وہ کون ہے؟ اس شامی امیر نے جواب دیا کہ میں سمجھتا ہوں کہ ایام فتن کے چوروں میں سے ایک تھا ستر ہزار منبروں کے ستر ہزار خطیب اور ان خطیبوں کے خطبے سننے والوں میں سے ایک بھی ایسا نہ تھا جو حضرت علیؑ کو اور کو چوتھا خلیفہ بھی تسلیم کرتا ہو۔ کیونکہ اگر عہد معاویہ کے مسلمان حضرت علیؑ کو عام طور سے اپنا چوتھا خلیفہ مانتے ہوتے تو خطبہ میں سب و شتم کو کسی طرح برداشت نہیں کر سکتے تھے کیونکہ یہ مستند حدیث ہے کہ جس نے علیؑ کو برا کہا اس نے رسولؐ کو برا کہا۔ اور جس نے رسولؐ کو برا کہا اس نے خدا کو برا کہا۔ یہ ایسے مسلمان تھے جو حضرت علیؑ کو معاذ اللہ دشمن خدا سمجھ کر ان پر سب و شتم جائز سمجھتے تھے۔ دنیا کو اسلام اور بنی ہاشم کا مخالف اس حد تک بنا دیا گیا تھا کہ شامی معاویہ ہی کو آنحضرتؐ کا قریب ترین عزیز سمجھ کر حقدار خلافت سمجھتے تھے۔ اہلبیت کے فضائل مٹائے۔ نام مٹائے اور ان کو دشمنان خدا کہہ کے مطعون کیا جو لوگ حضرت علیؑ، حضرت حسنؑ، اور حضرت حسینؑ کی صحیح پوزیشن سے واقف تھے ان کے منہ پر سونے چاندی کے قفل ڈال دئے گئے تھے یا قید و بند میں رکھ کر زندگیاں ختم کر دیں۔ یا ان کا کام زہر و خنجر سے تمام کیا۔

ولیعہدی کی بیعت یزید

مغیرہ بن شعبہ کوفہ کا گورنر تھا۔ معاویہ نے اسے معزول
کرکے اپنے پاس طلب کیا۔ اس نے تعمیل میں تاخیر کی
غیرہ سے پوچھنے پر معاویہ نے بازپرس کی تو مغیرہ نے جواب دیا کہ کیا کروں میں ایک
ت بڑے کام کو انجام دے رہا تھا۔ معاویہ نے پوچھا وہ کونسا کام تھا؟ مغیرہ نے
اویہ کے دل کی دلکشی ہوئی رگ پکڑ کے کہا کہ تیرے بعد تیرے بیٹے یزید کے لئے بیعت
انتظام۔ معاویہ نے پوچھا۔ تم نے یہ کام کرلیا ہے؟ مغیرہ نے جواب دیا کہ ہاں
رلیا ہے۔ معاویہ نے کہا کہ اپنے منصب پر واپس جاؤ اور اس کام کی تکمیل کرو۔
غیرہ جب دربار سے واپس نکلا تو اس کے ساتھیوں نے پوچھا کہ کیا گذری؟
یرہ نے جواب دیا کہ میں نے معاویہ کے پیر ایسی گمراہی کے جال میں پھانس دئے ہیں
ہ اب قیامت تک اس سے نکل نہیں سکتے۔ مغیرہ کا پھیلایا ہوا جال آج تک آج
ب تو ٹھیک نظر آرہا ہے۔ عراق اور خراسان کے گورنر زیاد نے بھی اپنے ملکوں میں
ید کی بیعت حاصل کرلی۔ اب معاویہ نے ۴۵ھ میں شام کے دربار میں یزید کی
عہدی کا اعلان کردیا۔ پھر مروان حاکم مدینہ کو خط لکھا کہ اہل مدینہ سے یزید کی
لافت کی بیعت لے۔

عبدالرحمن بن ابو بکر کا اعتراض

جب وقت مروان نے اہل مدینہ کے سامنے معاویہ
کا فرمان سنا کر یہ کہا کہ معاویہ کا ارادہ ہے
ہ وہ ابو بکر کی طرح اپنے بعد کے لئے یزید کو اپنا جانشین مقرر کردے۔ تو ابن ابو بکر
ٹھ کھڑے ہو کر کہا کہ یہ ابو بکر کی سنت نہیں ہے نہ ابو بکر نے اور نہ عمر نے اپنی اولاد کو
لیعہد بنایا تھا۔ یہ سنت تو قیصر و کسریٰ کی ضرور ہے

حج کا بہانہ

اہل مدینہ کی مخالفت کا علم ہوتے ہی حج کے نام سے

۵۱ھ میں معاویہ نے یزید کو اپنی ولی عہدی کا اعلان کیا عوام اور خواص سے
بیعت حاصل کرنے کی کوشش کی۔ کیونکہ معاہدہ حسن کی رو سے حضرت حسین کو
ہی خلیفہ ہونا چاہئے تھا۔ اس نے حسین سے بیعت لینے کی ابھی نظر تھی اب
امام حسین خود ہی یزید کی بیعت کئے لیتے ہیں تو معاہدہ کی شرط ہی بیکار ہوئی جاتی
تھی امام حسین کے ساتھ عبداللہ بن زبیر اور عبدالرحمن بن ابوبکر نے بھی شدید اختلاف
کیا۔ عبداللہ بن عمر دوسالی قسم کے جواب دیتے تھے۔ لیکن جب ایک لاکھ درہم
کی رشوت ملی تو کھلم کھلا یزید کی بیعت کرلی۔ یہ وہی بزرگ ہیں جنہوں نے حضرت علی
کی بیعت سے انکار کیا تھا۔ مع دنیا بڑی بُری چیز ہے۔ شیخ بیت المال کا
روپیہ اس طرح ایمان کے خریدنے میں صرف کیا گیا۔

معاویہ حضرت امام حسین، عبداللہ ابن زبیر اور عبدالرحمن بن ابوبکر کو راہ راست
کی طرف لانے بہت زور لگایا۔ مگر کامیاب نہ ہو سکا۔ آخر میں معاویہ نے ان تینوں
بزرگوں سے کہا کہ اگر اہل شام کو تمہارے بیعت سے انکار کا علم ہو گیا تو قتل کر دئیے
جائیں گے اسی بہانہ سے اس نے برسر منبر اعلان کر دیا کہ ان سب نے یزید کی بیعت کرلی ہے
معاویہ کا یہ جھوٹا اعلان عائشہ کو سخت ناگوار گذرا۔ اور معاویہ کو اپنے سخت الفاظ
سنائے کہ جس کی پاداش میں معاویہ کے ہاتھوں ان کی زندگی کا خاتمہ ہو گیا۔ اس وقت صرف
بنی امیہ کے پجاری ہی زندہ رہ سکتے تھے۔ یہ تھی بنی امیہ کی سیاست جس کا معاویہ کی
موت تک عروج ہوتا چلا گیا۔ لیکن وہ فرزند رسول سے کسی قیمت اپنے اور
سے بھی یزید کی خلافت کے لئے بیعت حاصل نہ کر سکا۔ یقیناً ہر شخص کے ایمان
ایک قیمت ہوتی ہے۔ جب اسے وہ قیمت مل جاتی ہے تو بک جاتا ہے اور بازار
بر خرید و فروخت اس وقت بھی جاری ہے فرزند رسول کو ان کے زمانہ کی سب سے

کی سلطنت اور حکومت خرید سکی بلکہ آپ کو خریدنے کی کوشش میں خود انکا دیوالہ
نکل گیا۔ بس مومن کی پہچان یہ ہے کہ اسے قید و بند، قتل و غارت، لاٹھی جابک اور
گولیوں کی بارش مرعوب نہیں کر سکتی، وہ دولت، عورت، ... ریاست
ملازمت، منصب اور عہدوں کی لالچ میں اپنے معتقدات بدل نہیں سکتا۔ وہ کسی
قیمت پر بھی باطل سے مصالحت نہیں کرتا۔

یزید کا تعارف

یزید کے دادا جان یزید کا دادا ابو سفیان مشہور و معروف اسلام کا دشمن تھا یہ
اسلام کو آنحضرت کا ایک ڈھونگ سمجھتا تھا۔ اور اس نے نہایت ہی مجبوری کے عالم
میں اسلام قبول کیا تھا جس وقت اسلام کا لشکر بیرون مکہ خیمہ زن ہو گیا تو اہل مکہ نے
آگ کی روشنی دیکھی اور ابو سفیان کو تجسس حال کے لئے مجبور کیا۔ ابو سفیان مکہ سے باہر
نکلا ہی تھا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے پہچان لیا اور اسے پکڑ کر آنحضرت کی خدمت
میں حاضر کیا۔ ابو سفیان نے احساس کیا کہ مسلمانوں کی طاقت اس قدر زیادہ بڑھ گئی ہے
کہ اب اس کا مقابلہ کرنا دشوار ہے وہ سمجھ گیا کہ اس وقت یہاں کچھ ایسے لوگ کھڑے ہیں جو
مجھے بغیر قتل کئے نہ چھوڑیں گے ان مجبوریوں سے ابو سفیان نے اسلام قبول کر لیا۔ مرتا
کیا نہ کرتا۔ مجبور انسان کو بے بسی میں سب کچھ کرنا پڑتا ہے۔

یزید کی دادی جان یزید کی دادی جان ہندہ تھی جو ابو سفیان سے پہلے کئی
شوہروں کی بیوی رہ چکی تھی اور کئی بار اس پر زنا کا الزام بھی لگ چکا تھا۔ میدان
احد میں وہ لشکر کفار کے ساتھ ساتھ پانچ اٹھائے ہوئے پنڈلیاں کھول کر اور دف بجا کر
اپنی سہیلیوں کے ساتھ قریش کے نوجوانوں کو جوش دلا رہی تھی کہ لشکر اسلام پر وہ حملہ کریں۔

ہے ہندہ جگر خوارہ اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ اس نے امیر حمزہ کا جگر کاٹ کر چبایا تھا اور ان کی
انگلیوں کو کاٹ کر ان کا گلوبند بنا کے پہنا۔ فتح مکہ کے بعد اس نے حضرت سے معافی مانگی
(اسے معاف فرما دیا، مرید ہو گئی۔ یہ تھی بنی ہاشم کی کریم النفسی۔ عقل کے اندھے ہیں وہ لوگ
جو کہا اور لکھا کرتے ہیں کہ بنی ہاشم اور بنی امیہ میں خاندانی عداوت اور دشمنی تھی۔ اس
زاویہ نگاہ کو مہمل اور غلط کہ اس قسم کا خیال ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لئے کہ بنو ہاشم کی کسی فرد نے
کبھی بنی امیہ کے ساتھ دشمنی نہیں کی جبکہ بنی امیہ لگاتار مسلسل اور ان تھک طریقہ سے
بنو ہاشم سے عداوت کرتے رہے۔ کہنا یہ چاہئے کہ بنی امیہ کی بنی ہاشم سے اتحاد کی تجارت
تھی جس کی وجہ سے بنی ہاشم کو ہمیشہ مصائب برداشت کرنا پڑے۔ حالانکہ انہیں اور منصب
پتے کہ بنی ہاشم نے امت کی۔

یزید کے اخلاق و عادات

ناز و عاشق مزاج یزید تخت سلطنت پر قابض ہوا تو اس کی
وہ سے آپے سے باہر ہو گیا۔ وہ عیش محل کر دی کہ
شاید ہی کوئی حسین عورت ایسی ہو گی جو اس کے پنجہ سے بچی ہو۔ جو بچیاں سوتیلی ماؤں کو بھی
اس نے نہ چھوڑا۔ حدیث ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ سے عقد کر لیتی ... اس کی کتوں سے
لہو و لعب، شطرنج، گھڑ دوڑ، مرغ بازی اس کے معمولی مشغلے تھے۔ لونڈوں بعد لونڈیوں کے
جلو میں شراب نوشی کرتا تھا۔ بندروں کو طلائی لباس پہنا کر گھوڑوں پر بازاروں میں پھرایا کرتا
جنت اور دوزخ سے صاف انکار کرتا تھا۔ اسلام کو برا کہتا۔ مجاہدین اسلام کو برے القاب
سے یاد کرتا تھا۔ نماز خیر سے اسے کوئی سروکار نہ تھا۔ اگر کبھی نماز پڑھی بھی تو نشہ کی حالت
میں جتنی رکعتیں چاہیں پڑھ لیں۔ کوئی کوئی نشانی ایسی نہ تھی جو اس میں اپنی زبان ...
میں ہوا اس کی بدکرداری کا یہی گندگی اثر لگی ہوئی نظر آتی ہے جن کو نقل کرتے شرم آتی ہے
بے غیرتی تو اپنے باپ معاویہ سے بھی زیادہ آزادی سے کرتا تھا۔ غضب تو یہ ہے کہ یہ سب

…کا یہاں جانشین ہونا بنا ہر یزید مسلمانوں کا خلیفہ اپنے کردار کا تھا

یزید کی معبودیت

…دولت اور سطوت کے نشہ میں مخمور یہ بنا قیادت اور…
اپنے باپ ہی کو خوش کرنے کے لیے … نے بہرحال کے مسلمانوں
…کی سختیاں کیں۔ معاویہ نے مختلف صوبوں کے گورنروں کو خفیہ طور پر یہ احکام جاری
…دیئے تھے کہ وہ ہر طرح کی سختی برت کر یزید کی خلافت پر بیعت لیں اور جو لوگ برضا
و رغبت یزید کو اپنا خلیفہ تسلیم کرلیں انہیں انعام و اکرام دیا جائے۔

یزید کے زمانہ میں ایک شخص شیخ عدی بن مسافر الاموی بڑا عالم اور صوفی مشہور تھا…
…ایک کتاب میں یزید کے متعلق یہ لکھا ہے۔

"یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ امام ابن امام اور خلیفہ ابن خلیفہ تھے۔ اور انہوں نے
جہاد فی سبیل اللہ کیا" مشہور محقق ابن تیمیہ نے اپنے رسالہ عدویہ میں اسی شیخ کے عقائد تحریر
کئے ہیں کہ "یزید نبی تھا جو اسکی نبوت میں شک کرے اس کا ٹھکانہ جہنم ہے جو اسے برگزیدہ
…نہ مانے وہ دوزخی ہے۔"

اس یزیدی فرقہ کے لوگ اب بھی قریب تیس ہزار شہر موصل کے متصل شیخان میں
آباد ہیں یہ یزید بن معاویہ کی پرستش کرتے ہیں ان کے سات معبود ہیں ان میں سے ایک یزید
اور دوسرا شیطان ہے جسے وہ بہت طاقتور سمجھتے ہیں۔ اس کا نام ہر وقت جپتے ہیں۔ اسی کا
نام لیکر ہر نیا کام شروع کرتے ہیں اور اسی شیطان کو مکرم و معظم اور تمام عبادتوں کا مستحق
قرار دیتے ہیں۔ اس یزیدی فرقہ کی دو آسمانی کتابیں الجلوہ اور مصحف رش ہیں۔ ان کی
…تیسوں میں کوئی شخص "ش" سے مرکب کوئی لفظ یا عبارت نہیں بول سکتا۔ کیونکہ "ش" سے
…نام و لفظ شیطان معظم کی توہین ہے۔ ان دونوں کتابوں کا مصنف شیخ حسن ہے اس نے
الجلوہ میں لکھا ہے کہ خداوند کریم نے دنیا کی سب قوموں سے افضل و اشرف فرقہ یزیدیہ…

کر دیا ہے۔ اور آپ نے صرف قثم میں کہا ہے کہ اسلام یہود، نصاریٰ اور اہل عرب نے
جہاد پر صرف فرقۂ زیدیہ ہی کرے گا۔ یہ اطلاق مہم فرقۂ شیعہ سے بیعت حاصل کر لینے
شروع کر دی۔

واقعہ کربلا کا پس منظر | یہ مختصر تمہید کربلا کے سانحۂ عظیم کا پس منظر پیش کرتا ہے

آنحضرت کا تبلیغ کردہ اسلام کس حد تک مسخ ہو چکا تھا اور آگے شبہ کرنے سے معلوم کیا
جو جاتا۔ وہ لوگ جو اسلام کی نمائندگی کر رہے تھے ان کو اسلام سے کس درجہ دلی
عداوت تھی۔ وہ کس غرض سے مسلمان ہوئے تھے وہ مسلمانوں کے بھیس میں اسلام
کو کس قسم کے کفر میں بدل دینا چاہتے تھے۔ دنیائے اسلام کی بیشتر آبادی حضرت
علی کو دشمن اسلام سمجھ کر ان پر سب و شتم کرنے کی عادی ہو گئی تھی۔ یزید یہی وہ
اسلامیہ دنیا کی سب سے بڑی سلطنت تھی لیکن اس تمام سلطنت میں کس قسم کے
مذہب کی تبلیغ کی جا رہی تھی یہ سب آپ کے پیش نظر ہو گیا۔ اب سوال یہ پید
ہوتا ہے کہ اگر یہی حالات قائم رہتی تو اس وقت نہ شیعہ ہوتے اور نہ سنی۔ اگر حضرت
امام حسین یزید کی بیعت کر لیتے تو امامت کی مہر تصدیق فرقۂ یزیدیہ پر لگ جا
اور یہی یزیدی مذہب یا اس سے بھی بدتر ایک جعلی اسلام نما کفر دنیا میں رائج
جاتا۔ پس حسین کے جیتے جی اسلام کی موت تھی اور ان کی شہادت میں اسلام
زندگی تھی۔ اس کے علاوہ کوئی اور صورت ناممکن تھی۔

حسینیت کا سیلاب | حسینیت کے اس عظیم طوفان کو کسی صورت

روکنا ناممکن تھا۔ سمندر کے موتی الجیریا، مراکش، تیونس، طرابلس، شام، فلسطین
حجاز، یمن، مصر، عراق، ایران، خراسان اور سندھ وغیرہ کے بیشتر مسلمان
کو خلیفۂ وقت گمراہ کر چکا تھا۔ وہ حضرت علی کو چوتھا خلیفہ بھی نہیں مانتے

اور وہ حضرت علیؓ پر سب و شتم کرتے تھے۔ وہ خوارج سے نفرت کرتے تھے لیکن وہ سنی بھی
نہ تھے۔ اور خلیفہ وقت معاویہ ہو یا یزید جو حضرت علی پر سب و شتم جمعہ کو منبر پر کیا
کرتے تھے وہ بھی سنی نہ تھے۔ اس لئے اگر حسینؑ مظلوم یزید کی بیعت کر لیتے تو یہ
سمجھا جاتا کہ بیٹے نے باپ پر تبرہ کو جائز قرار دیا۔ نواسۂ رسولؐ نے حضرت علی پر سب و شتم
اور یزید کی خلافت پر بیعت منظور فرما کر دی۔ نتیجہ تو یہ ہوتا کہ آپ اور جان نثاران علی
اور حضرت محمدؐ کا بیٹا تھا۔ اس نے بیعت سے اس کی تصدیق ہو جاتی اور دنیا کی گمراہی
اسلام کی تباہی کے ذمہ دار خود فرزند رسولؐ ہو جاتے۔

آج تیرہ سو پندرہ برس کے بعد تاریخوں کی دھندلی روشنی میں خود یزید کی
اس مسموم فضا کو ہم ناقص عقل سے دیکھ کر اس کی گندگی اور بے دینی سے ہول کھاتے ہیں
لیکن کہیں زیادہ حقیقی صورت حال سے امام حسینؑ واقف تھے اس عظیم الشان اصلاح
کے لئے ایک ایسی انمول طاقت کی ضرورت تھی جو رسول مقبول کی گمراہ امت کو اس زور
سے جھنجھوڑ دے کہ ان کے دلوں سے ایک دم ہی کفر و منافقت کی سیاہی دور ہو جائے
اور اسلام حقیقی کو اپنانے کے لئے ایک اٹل عزم و ارادہ پیدا ہو جائے۔ اس مقصد
...یت کا صرف واحد طریقہ تھا۔

انتہائی مظلومیت سے فرزند رسولؐ کی شہادت

کربلا کی خبر وحشت اثر کو سنکر ہر دل میں ایک زبردست دھچکا لگا۔ اور دنیا یہ جاننے
کے لئے بلبلا اٹھی۔ کون شہید ہوا؟ کیوں شہید ہوا؟ کیوں یزید کی بیعت سے
انکار کیا؟ کم سپاہ سے ٹڈی دل فوج کا مقابلہ کیوں کیا؟ حسینؑ اور ان کے
ساتھیوں کو کیسے شہید کیا گیا؟ کن کن لوگوں نے شہید کیا؟ وہ کہاں ہیں؟

اور بعد حشر میں ہو۔ یہ سوالات ہیں جو کہ آج بھی ایک خالی الذہن شخص (ہندو عیسائی ... تک) عیسائی، یہودی، پارسی اور ایک ناواقف مسلمان اپنے جی سے پوچھتا ہے۔ ...
ان کے جوابات کو نہایت ہی دلچسپی اور توجہ سے سنتا ہے

مقصد حسینؑ

حضرت حسینؑ ابن علیؑ دور یزید کے بڑھتے ہوئے منصبت ... منافقت کے طوفان سے بخوبی واقف تھے انکے پاس اس ...
علاج صرف اس محبت کا تریاق یعنی شہادت تھی اس لئے آپ اپنے ایک عظیم الشان ...
خوفناک قتل پر آمادہ تھے۔ آپ نے اس دلی ارادہ کو کسی سے بھی بیان نہیں کیا بلکہ ...
الوداع آ کے روضہ پر جا کر اپنے دل کے راز کو یوں بیان کیا۔ نانا جان- میں آپ کے ...
روضہ کو نہایت مجبوری سے چھوڑ رہا ہوں۔ مجبوری یہ ہے کہ اگر میں یزید پلید کی بیعت کر ...
ہوں تو آپ کا دین اسلام ہمیشہ کے لئے ختم ہو تا ہے اور اگر میں بیعت سے انکار کرتا ہوں تو قتل ...
کیا جاتا ہوں۔ مجھے آپ کے روضہ سے جدا ہو کر آپ کے دین کی حفاظت کے لئے جانا ...
معلوم ہوتا ہے۔ دعوت ذوالعشیرہ کے موقع پر حضرت علیؑ نے کار رسالت میں مدد کرنے کا وعدہ ...
فرمایا تھا۔ اسے انہوں نے اپنی زندگی میں خود پورا کیا اور اب ان کے فرزند حسینؑ نے پورا ...
کرنے کا قصد کر لیا ہے۔

یثرب سے کربلا تک

حضرت حسین ابن علیؑ موت کے خطرات سے بچتے ہوئے کربلا ... پہنچے اور کربلا جہاں کہ آپ نے بڑی سنگین ہولناک اور دردناک شہادت کے ...
تدبیریں کیں۔ تاکہ ایسی شہادت ایسی بڑی انقلابی ضرب بنیں کہ جن کے اثر سے لوگوں ...
کی منافقت دور ہو، اور اسلام پھر سے نکھرے۔
دنیا نے جب بیعت کے لئے فرزند رسولؐ کو طلب کیا تو اپنی جان کی حفاظت ...
کے لئے اپنے عزیزوں کو ہمراہ لیتے گئے اور ہدایت کر دی کہ جب میری آواز بلند ہو تو ...

کے گھر میں داخل ہو جانا۔ ولید سے کہا کہ تنہائی کی بیعت سے کوئی فائدہ نہیں جلسۂ عام
مجھ سے بیعت لینا تاکہ ہزاروں آدمی گواہ ہو جائیں۔ مدینہ کو اس لئے جلد تر چھوڑا کہ
یہاں قتل کر دیا گیا تو ایک معمولی حادثہ ہوگا اور بیعت سے مسلمانوں میں جو بے
سے بھی جاتیں رہے۔ مگر سوچ کر حج کو بھی اسی لئے ترک کیا کہ اگر یہاں مارا جاتا
تو حرم کی بے حرمتی ہوتی ہے۔ اور مگر شاید میرے قتل کا پرکشش قرآن ضرور ہو جائے گا
تو میں یا میری شہادت سے کوئی ایسا حادثہ عظیم پیدا ہوتا جس کو سن کر دنیا میرے
ہو جائے۔ دشمن بھی اسی وجہ سے ہٹتے گئے۔

کوفہ کا انتخاب

دنیا منع کرتی رہی مگر فرزند رسول نے کسی ایک کی بھی نہ سنی
ہی کی طرف روانہ ہو گئے کیونکہ آپ کو اپنی شہادت کو عظیم تر بنانا اور کوفیوں کی بیوفائی
اظہار کرنا تھی کوفہ کی نبض ٹٹولنے کے لئے آپ نے حضرت مسلم کو روانہ کیا۔ ان کی شہادت کی
سن کر آپ کو اطمینان ہوا کہ ہوا شہادت کے لئے سازگار ہے۔ اسلئے کوفہ کی سمت ہی روانہ
۔ مدینے سے روانہ ہونے کے بعد آپ نے ہر مقام پر اپنے ساتھیوں کو موت کا یقین دلا کر
ان کو چھانٹتے چلے گئے تاکہ لشکر کی صورت نہ بننے پائے۔ فرزند رسول تو صرف اپنی موت سے
انقلاب ذہنی پیدا کرنا چاہتے تھے۔ لشکر نے جو قدر کم ہوگا اسی قدر دنیا کو حق و باطل کی جنگ
یقین ہوگا۔ اور گم کردہ راہوں کو صراط مستقیم نظر آنے لگے گی۔ منزل شراف پر حر کے پیاسے لشکر
پانی پلا کر بنی ہاشم کی روایتی فیاضی کا ثبوت دیا۔ حر نے جب لجام فرس پر ہاتھ ڈالا تو
حضرت عباس نے حر سے جنگ کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ مگر لڑنا مقصد حسین کے خلاف تھا
آپ تو موت کو ایک مخصوص وقت کے لئے ٹالنا چاہتے تھے اسلئے حضرت عباس سے یہ فرمایا
ہم ابتداء جنگ نہیں کرنا چاہتے اور شہادت کے لئے مناسب سرزمین کی تلاش میں
آگے بڑھے۔

ارضِ کربلا کا انتخاب

آپ اگر کوفہ تشریف لے جاتے تو آپ پر کوفہ پر چڑھائی کا الزام عائد کیا جاتا۔ اس لئے آپ نے کوفہ سے ۴۰ میل کے فاصلہ پر کربلا کے ریگستان میں اپنے خیمے نصب کرا لئے۔

یہ خبر پاتے ہی یزید کے دل میں دھڑکن شروع ہو گئی اور کوفہ میں ابن زیاد کا دل بھی بانسوں اچھلنے لگا۔ ابن زیاد یہ سمجھا کہ فرزندِ رسول کربلا میں رک کر کوفہ پر حملہ کرنے کی تیاری کر رہے ہیں ادھر یزید کو یہ خوف پیدا ہوا کہ اگر مشتاقین عراق کوفیوں نے فرزندِ رسول کا ساتھ دے دیا تو پھر شام پر عنقریب حملہ ہو جائے گا۔ ان دونوں کو یہ خیال پیدا ہوا کہ حضرت امام حسینؑ مختلف مقامات سے فوجی کمک ضرور طلب کی ہو گی۔ اس لئے تمام راستوں کی ناکہ بندی کر لی گئی یزید کی سلطنت میں ہل چل مچ گئی۔ یزید نے جہاں جہاں سے ہو سکتا تھا فوجیں منگا لیں اور کربلا روانہ کیں۔ اپنی ایک لاکھ تنخواہ دار سپاہیوں کی شامی فوج کو بھی خاص طور سے روانہ کیا۔ کوفہ میں ابن زیاد نے جبریہ بھرتی شروع کر دی اور جس قدر زیادہ سے زیادہ فوجیں مل سکیں ان کو کربلا روانہ کیا۔ یہ ارضِ کربلا کے انتخاب کا نتیجہ تھا کہ یزید کی سلطنت بھر میں یہ مشہور ہو گیا کہ یزید پر کسی خارجی نے خروج کیا ہے۔

فوجی تیاریوں کا مسلم خوابیدہ پر اثر

یزید کی سلطنت کے ہر شہر سے جب فوجیں مرتب ہو کر کربلا کو روانہ ہونے لگیں تو اس ہنگامہ کو دیکھ کر ہر صاحب نظر نے دریافت کیا کہ یہ کس سے لڑنے کی تیاریاں ہو رہی ہیں؟ کسی فنکار نے چپکے سے کان میں کہہ دیا کہ یہ سب کچھ فرزندِ رسول حضرت امام حسینؑ کو یزید کی بیعت پر مجبور کرنے کے لئے کیا جا رہا ہے۔ جب یزید نے ۶ محرم تک ارضِ کربلا کو ٹڈی دل فوجوں سے کھچا کھچ بھر دیا تو امام مظلوم کے چہرے پر اطمینان کی کیفیت پیدا ہوئی۔ وہ جو چاہتے تھے وہی سامنے آ گیا۔ موت

ے جان کی حفاظت کیلئے جو لے دوڑے کربلا جا آتے تھے ایسا ہی کوئی نکلے
تیار ہو گئے۔ فوجیں چونکہ بہت سے شہروں سے اور بہت سے راستے سے شروع
آ رہی تھیں اس لئے ہر شہر کے باشندے کربلا کی جنگ کا بے چینی سے انتظار
کرنے لگے۔

شامی اور کوفی فوجوں کا منظر

فرات کے متصل ارض کربلا پر شامی اور کوفی
سے فرزند رسولؐ کے مختصر قافلہ کا محاصرہ کیا۔ شامی سپاہی تو یزید ہی کو رسولؐ کا
ترین عزیز اور حضرت امام حسینؑ کو دشمن اسلام سمجھتے تھے اس لئے وہ اپنے ملکوں
ان آوازاں کئے نعرہ لگاتے ہوئے دشت کربلا کو بلاتے ہوئے دشمن اسلام سے جہاد
ت سے آئے تھے لیکن کوفی سپاہی اکثر و بیشتر فرزند رسولؐ کو جانتے اور پہچانتے بھی
دونوں فوجیں جب ایک ساتھ خیمہ ڈال کر دشت کربلا پر مقیم ہوئیں تو ان کو یہ دیکھ کر حیرت
کہ فرزند رسولؐ کے پاس نہ فوج ہے اور نہ کچھ سامان ہے یہ مقابلہ کیسے کر سکیں گے
کا گمان غالب تھا کہ فرزند رسولؐ کی مدد کے لئے کہیں سے ایک تازہ فوج آنے والی ہے
لئے ہر راستہ پر دور دور تک پہرہ بٹھا دیا گیا۔ ادھر یزید کو یہ دھڑکن ہو رہی تھی کہ اگر
رسولؐ کے پاس کمک پہنچ گئی یا متلون مزاج کوفیوں نے تقاضائے بنی ہاشم کا ساتھ
تو میری ساری تنخواہ دار شامی فوج جس کے بل پر میں خلافت کر رہا ہوں کٹ جائے گی
لئے وہ عمر سعد کو خط پر خط لکھ رہا تھا کہ جلدی کر اگر حسینؑ بیعت سے انکار کریں تو فوراً انکا
سر کو روانہ کر۔ یزید اس وقت بڑا بدحواس تھا۔

وہ کوفی سپاہی جو فرزند رسولؐ سے واقف تھے ان میں سے کچھ یہ سوچ رہے تھے کہ یزید
رسولؐ کو قتل کرنے کی حماقت نہ کرے گا۔ یزید اور فرزند رسولؐ میں صلح ہو جائے گی۔
وہ حیرت کر رہے تھے کہ یہ کون آدمی ہے جو موت سے نہیں ڈرتا۔ روز عاشور تک

یزیدی فوج کے سپاہیوں کو معلوم ہو گیا کہ وہ جسے خارجی کہا جا رہا ہے کوئی اور
نہیں بلکہ حسین ابن علیؑ تھے جن پر ظلم کر چکے ہیں۔ اب شامی فوج ندامت محسوس کرنے لگی اور
فوج پر شرم سے پچھتاوے طاری تھی

حضرت امیر معاویہ بیس سال تک | فرزند رسولؐ کی فتح کا آغاز

حاکم اعلیٰ کی حیثیت سے ایک شام میں رہ چکا تھا۔ اس لئے بنو امیہ اور شامیوں سے
گہرے تعلقات تھے۔ چونکہ دشمن اسلام ابو سفیان کے بیٹے معاویہ کو حضرت عمر خلیفہ ثانی نے
کو اسی ملک شام کا گورنر بنا دیا تھا۔ شام کی بدقسمتی ... آنحضرتؐ کے صحابی سے
غایت درجہ ... شامیوں میں پروپیگنڈہ ... کر رکھا تھا ...
دنیا کو اور دین کو ... معاویہ نے اپنی سلطنت کے باشندوں کو
بنا دیا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ شامی حضرت محمدؐ کا جانشین اور عزیز ترین معاویہ ہی کو
سمجھتے تھے ساتھ ہی ساتھ معاویہ نے حضرت علیؑ پر تبرا شروع کرا کے ان کی پوزیشن شامیوں
کے دلوں میں ویسی ہی کرا دی تھی جو دشمن اسلام ابو سفیان کی مسلمانوں میں تھی۔ شام کی دولت
کے ذریعہ معاویہ نے بڑی ہوشیاری سے ایک اکثر تنخواہ دار سپاہیوں کی فوج تیار کر لی تھی
اس سے ان کو بڑی تقویت تھی یہ لوگ معاویہ کو رسولؐ کا جانشین، خلیفہ اور امیر المومنین سمجھتے
تھے۔ لیکن جب انھیں شامیوں کی فوج ارض کربلا پہنچی اور وہاں کے ... اور ...
گئے۔ جزوی اور امام مظلوم کے خطبوں سے پتہ چلا کہ حضرت امام حسینؑ ... تو اس
خلیفہ بر حق ... شام تو ان کے دل و دماغ میں ... کا ... ہو گیا۔ ...
حالات ... اور ... آج ... شام میں ... اہلبیت کی ...
حضرت امام حسینؑ کی پہلی فتح تھی یعنی شامیوں میں ایک ذہنی انقلاب پیدا ہو گیا۔
بنو امیہ جو دشمن اسلام کے وارث تھے اب ... تسلیم کرنے لگے ...

…طلق زیادہ حالات معلوم کرنے کی فکر ان کے دلوں میں پیدا ہوئی۔

…ہل کوفہ جنہوں نے حضرت علیؑ اور حضرت حسنؑ کے ساتھ غداری کی تھی واقعہ کربلا میں بے وفائی
…کی وجہ سے ایسے بدنام و رسوا ہوئے کہ وہ اپنی غداری پر شرمندہ ہوگئے اور اپنی غداری کا
…ازالہ کرنے کی غرض سے جب شہادت مظلوم کربلا یزید سے بغاوت کو مذہبی فریضہ سمجھنے لگے
…یوں کا یہ مذہبی انقلاب بھی حضرت امام حسینؑ کی ایک بڑی فتح تھی اور تاریخ بتاتی ہے کہ
…عراق میں دوستداران اہلبیت کی کثیر آبادی ہے۔ کوفیوں کی باہمی نا اتفاقی کو بھی اسی
…انی جذبے کا فور کردیا حسینؑ کی مظلومیت نے ان کو ایک متحدہ قوم بنادیا۔

منافقین کا محاصرہ

(انگریزی میں سیج [illegible])

…حربی حکمت عملی کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ دشمن کی فوج بالکل بے بس ہو جائے پہلی جنگ عظیم
…(۱۹۱۴ء) میں جب ترک شکست پر شکست کھاتے ہوئے پیچھے ہٹ رہے تھے اور انگریزوں کی
…فوج فتح حاصل کرتی ہوئی شہر بغداد تک پہنچ گئی تو انور پاشا نے ایک حیرت انگیز جنگی دور کے
…قسطنطنیہ سے تین گھنٹے کے اندر اندر فوجی کمک پہنچا دی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کربلا کے
…قریب انگریزوں کی ایک لاکھ فوج ترکوں کے محاصرہ میں آگئی۔ یہ محاصرہ چند روز دن تک رہا
…کھانے پانی کی مقدار قلت ہوئی کہ انگریزوں کی فوج نے گھوڑے بھون بھون کر کھائے اور گھوڑوں
…کی لید نچوڑ کر اپنی پیاس بجھائی۔ آخر میں چند روز بعد انگریزی فوج نے ہتھیار ڈال دیئے
…تھی بھوک پیاس میں لاکھوں سپاہیوں کی فوج ہتھیار ڈال دیتی ہے۔

حضرت امام حسینؑ نے بھی ارض کربلا میں تین دور کے ذریعہ بہتر بھوکے اور پیاسے
…جانبازوں سے ایک لاکھ سے زیادہ منافقین کا محاصرہ کرلیا۔ خیر تب سے کربلا تک کے سفر میں
…اگر آپ کسی مقام پر قتل کردیئے جاتے تو وہ انقلاب و حیثیت نہ ہوسکتا جس کے آپ متمنی تھے

چنانچہ جب فرزند رسول نے ارض کربلا پر اپنے خیمے نصب کئے تو کوفے میں یا...
ان تمام منافقین کو گرفتار کر لیا گیا جو اس وقت کوفہ میں موجود تھے۔ شیعیان علی جو تیز رو بھی...
ہوئے تھے ان کو ابن زیاد نے قتل کروا دیا یا قید کر لیا تاکہ ان میں سے کوئی آپ کی نصرت کے...
کربلا نہ پہونچ سکے دمشق میں یزید کو جب یہ معلوم ہوا کہ کوفہ سے دور کربلا میں حضرت امام...
نے قیام کیا ہے تو اسے یہ اندیشہ ہوا کہ بہت ممکن ہے کہ نادار منش کوفی مجھ سے بھی غداری کر...
حسینؑ کا ساتھ دیں اس لئے اس نے ان تمام امویوں اور شامیوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں...
کربلا کو روانہ کیا جن پر اسے پورا اعتماد اور بھروسہ تھا۔ اس طرح سے یزید کی حکومت میں جتنے...
منافق تھے وہ سب ارض کربلا پر حضرت حسینؑ کے مقابلہ پر آ گئے۔ یہی اسی غرض سے فرز...
رسول اپنی جان بچاتے ہوئے کربلا پہونچے تھے تاکہ شہادت ہو تو زیادہ سے زیادہ منافقین کے...
سامنے ہو اور انکو حق و باطل کا فرق معلوم ہو اور حقیقی وارث رسول کا علم ہو کر ذہنی انقلاب کی تکمیل...
اور تلقین کے لئے خاص اور پکے منافقین اسلام کا اتنا کثیر مجمع کسی حکمت عملی سے فرزند رسول...
نہیں کر سکتے تھے اور نہ وہ آپ کے خطبوں کو سننے کے لئے تیار ہوتے

شب عاشور فوج یزید میں انتشار

حضرت امام حسینؑ ارض کربلا پر حمایت حق میں مرنے...
آئے تھے اس لئے انکو کوئی انتشار نہ تھا۔ فوج یزید مارنے آئی تھی اس لئے مرنے کے خو...
سے ڈرتی تھی۔ پادری ایڈورڈ سل لکھتا ہے کہ "حسینؑ اور انکے گنتی کے رفقاء باوجو...
اقلیت کے بہادر تھے اور فوج یزید باوجود اکثریت کے بزدل تھی۔" [illegible] حسینی سپاہ جی...
سے ڈرتی تھی اور یزیدی فوج مرنے سے ڈرتی تھی

ایک رات کی مہلت حسینؑ کم سپاہ نے کیوں مانگی؟ یہ سوال شامیوں اور کوفیوں کو...
پریشان کر رہا تھا۔ دوسرے یہ کہ اتنی کم سپاہ اتنی بڑی ٹڈی دل فوج سے کیسے مقابلہ...
کر سکتی ہے؟ پھر یزیدی فوج کے جاسوس برابر یہ اطلاعیں لے رہے تھے کہ حسینؑ کے خیمو...

کہ سب حالات ظاہر ہیں۔ ضرورت ہے لڑنے کے لئے کوئی خاص تیاری نہیں کی جا رہی ہو۔ فرزند یزید ان سب حالات کو دیکھ کر یہ سوچنے پر مجبور تھا کہ اسی شب میں فرزند رسول کی مدد کیلئے کہیں سے فوج آنے والی ہے اور بہت ممکن ہے کہ وہ شب خون مار دے۔ کوئی یہ خیال کر رہے تھے کہ چونکہ انہوں نے حضرت علیؑ کا جنگ صفین اور جنگ جمل میں ساتھ دیا تھا اور حضرت امام حسنؑ کو اپنا خلیفہ مانا تھا اسلئے ممکن ہے کہ حسینؑ کی شہادت کے بعد شامی فوج ان کا قتل عام شروع کر دے۔ شامی فوج یہ سوچ رہی تھی کہ کوفیوں نے ہمیشہ اپنے سرداروں سے غداری کی ہے ممکن ہے کہیں یہ حسینؑ سے مل کر ہمارا صفایا نہ کر دیں۔ یزید کو یہ اندیشہ تھا کہ اگر ایران، حجاز یمن اور عرب کی فوجیں کربلا پہنچ گئیں تو کوفی بھی ان سے مل جائیں گے اور پھر میری شامی تنخواہ دار فوج جس پر میری خلافت کا انحصار ہے زندہ پلٹ کر نہ آئے گی۔ اسلئے وہ مضطرب رہا تھا کہ جلدی کی جائے اگر حسینؑ بیعت سے انکار کریں تو جلد تر ان کا سر قلم کر کے روانہ کیا جائے۔ شمر کو اس لئے روانہ کیا کہ اگر عمر ابن سعد میرے احکام کی پابندی میں ذرا سی بھی تساہلی کرے تو اسے سرداری کے عہدہ سے ہٹا کر تم کمانڈر بن جانا۔

ان بدحواسوں کو یہ نہیں معلوم تھا کہ فرزند رسولؑ نے اپنے ساتھیوں کو جمع کر کے یہ کہا کہ "یہ پردہ شب ہے۔ میں نے اپنی بیعت تمہاری گردنوں سے اٹھالی ہے تم جدھر دل چاہے نکل جاؤ۔ یہ لوگ صرف میرے خون کے پیاسے ہیں۔ تمہیں جاتے دیکھ کر وہ تم سے نہ بولیں گے۔" پھر شمع بھی گل کر دی تاکہ جانے والے کو شرم مانع نہ ہو۔ مقصد یہ تھا کہ میرے ساتھ بس وہی رہیں جو عزت کی موت کو ذلت کی زندگی سے بہتر سمجھتے ہیں۔

فرزند رسول مدینہ سے کربلا تک اپنے ساتھیوں کو کم کرتے رہے۔ جنگ کرنے والا تو یہ نہیں کرتا۔ قمر بنی ہاشم حضرت عباسؑ سے بھی کہتے ہیں: "اگر شمر بلاتا ہے تو چلے کیوں نہیں جاتے۔" فرزند رسولؐ کو اپنے مقصد کی کامیابی کے لئے حضرت عباسؑ کی

شجاعت کی ضرورت نہ تھی۔ اگر حضرت عباسؑ مزول فرات پر قبضہ جنگ کر بیٹھتے
یا فرات کے کنارے سے خیام کے اکھاڑنے کے یزیدی حکم کے خلاف جنگ شروع کر
تو فرزند رسولؐ کو منافقین کی کثیر تعداد کے سامنے شہادت پانے کا موقع نہ ملتا۔ جنگ نے
چھوڑا۔ مگر چھوڑا اور جنگ ترک کر کے حامیوں کے دلوں میں بے چینی پیدا کر دی۔ کربلا کے
میں آئے فرزند رسولؐ کے سامنے یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح تھی کہ مجھے یزید زندہ نہیں
چھوڑے گا۔ مرنا یقینی ہے۔ موت میں کوئی شک و شبہ نہیں اس لئے ایسی جگہ جام شہادت نوش
کرنا چاہئے جہاں منافقین کی کثرت ہو اور ان کو حق و باطل میں فرق معلوم کرنے کی فکر پیدا
ہو جائے۔ فوج یزید کے وہ سپاہی جو فرزند رسولؐ کی معرفت رکھتے تھے ان کے ذہن
یہ بات نہیں اتری تھی کہ یزید قتل حسینؑ کی حماقت کر بیٹھے گا وہ شہادت حسینؑ کو امر محال
رکھتے تھے ان کو یقین تھا کہ کسی منزل پر صلح ضرور ہو جائے گی۔

حسینؑ ابن علیؑ نے صلح کیوں نہ کی۔۔۔؟	فتح مکہ کے بعد آنحضرتؐ سے کفار قریش نے اپنے تحفظ پر صلح کی جو کفار کے لئے مفید تھی صرف ایک شرط یہ

تھی کہ کفار قریش مسلمانوں کی ایذا رسانی نہ کریں اور ان کی جان و مال کا نقصان نہ کریں یعنی
سے رہیں۔ خود جس حالت میں چاہیں زندہ رہیں اور مسلمانوں کو اپنے دین اسلام پر زندہ رہنے
دیں۔ مجھے رسول نہ مانیں نہ سہی۔ رسولؐ کے مقصد سے اگر ان کو چڑ ہے تو میں خود اس
اپنے ہاتھ سے مسلط ہونے کا نے دیتا ہوں ان کی مخالفت سے میری رسالت جو منجانب اللہ
کسی طرح ختم نہیں ہوتی۔ اسلام دین الٰہی ہے اس لئے ایک نہ ایک دن ان کا اس دین کا
پابند ہونا ہی ہوگا۔
حضرت امام حسنؑ نے بھی بالکل اسی طرح کی صلح معاویہ سے کی تھی کہ سچے مسلمانوں
دوستداران اہلبیت کی ایذا رسانی نہ کی جائے ان کو اپنے مذہب پر جینے دیا جائے

خلافت و امامت کو اگر منافقین تسلیم نہیں کرتے تو نہ کریں اس سے میری امامت کا منصب
جو منجانب اللہ ہے مجھ سے نہیں چھینا جا سکتا۔ ظاہری خلافت جو بادشاہت بن گئی ہے
اسکی مجھے پرواہ نہیں میرا کام تو دین حق کی تعلیم دینا ہے جس کو نجات حاصل کرنا ہے
وہ حاصل کریں اور جو گمراہی میں پڑے رہنا چاہتے ہیں ان کو اپنے فعل کا اختیار
ہے۔ اسلام دین الٰہی ہے اسلئے اصل حقیقت کا پتہ منافقین کو ایک نہ ایک دن چل ہی جائیگا
اسلام امن کا مذہب ہے۔ اسلئے امام حسنؑ اسے بادشاہ بن کر تلوار سے پھیلانا نہیں چاہتے تھے
کیونکہ خود بانی اسلام نے یہ نہیں کیا

حسینؑ ابن علیؑ بھی انھیں شرائط پر صلح کرنے کو تیار تھے آپ نے تو یہاں تک
کہدیا کہ مجھے ہندوستان یا یزیدی سلطنت سے باہر یا جنگلوں میں نکل جانے دیا جائے
مگر یہ شرط بھی منظور نہیں کی گئی۔ معاویہ اور یزید تو اسلام کو مسخ کر چکے تھے وہ کسی مسلمان کو
سچے اسلام کا پابند دیکھنا ہی نہیں چاہتے تھے۔ وہ حسینؑ ابن علیؑ سے غیر مشروط
بیعت لے کر اپنی بدکرداری پر مہر تصدیق ثبت کرانا چاہتے تھے۔ تاکہ
اگر سچے مسلمان کہیں بھی تھوڑے بہت باقی بچے ہوں تو فرزند رسولؐ کی بیعت کے بعد
گمراہ ہو جائیں۔ حسینؑ ابن علیؑ دیکھ چکے تھے کہ معاویہ نے بجائے عمل کرنے کے صلح حسنؑ
کی شرطوں کی کس طرح پر زور مخالفت کی معاویہ کو حضرت علیؑ پر سب و شتم کرانے کے بعد
یہ کامل یقین ہو گیا تھا کہ فرزند رسولؐ سے بیعت حاصل کرنے کے بعد دین اسلام کا
ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جائے گا۔ فرزند رسولؐ اس انجام کو معاویہ سے زیادہ خود سمجھے
ہوئے تھے۔ یزید کو دین اسلام مٹانے کی فکر تھی فرزند رسولؐ کو نانا کے دین کو حیات
جاوداں دینے کی فکر تھی۔ دونوں فکروں میں تضاد تھا اس لئے صلح کی کوئی بھی گنجائش
نہ تھی۔ تصادم لازمی تھا اور حسینؑ بے لشکر اور سپاہ اس تصادم کیلئے بالکل تیار تھے

اور بجا طور پر مجبور اب سے تھے کہ صرف میری شہادت سے اسلام زندہ رہے گا حقیقی مسلمان
معاویہ اور یزید کی سازشیں، جو چند شاطر فقیہ زہاد اور محدث محفوظ رہتے ہیں ....
پکے ہو جائیں گے اور جو عدم واقفیت اور لاعلمی کی وجہ سے منافق بنائے گئے ہیں ان
مراد مستقبل کا پتہ چل جاوے گا میری شہادت ہی قیامت تک تبلیغ کا کام کرے گی
میری موت سے اسلام کی حیات ہوگی اور مجھے تو مرنا ہی ہے اس لئے اگر چند سال پہلے
مر جاؤں گا تو خدا کا دین ہمیشہ کے لئے زندہ ہو جائے گا

بیشک ایسا ہی ہوا حسینؑ کی شہادت کے بعد پھر کسی کو ساختہ خلیفہ کی کسی امام
سے بیعت حاصل کرنے کی جرأت و ہمت نہ پڑی۔ یزید نے جناب سید سجاد سے بیعت طلب
کی۔ حضرت علی پر سب و شتم کو خود معاویہ کے پرپوتے عمر ابن عبدالعزیز نے ۹۹ھ میں حکماً
بند کرا دیا۔ دوست داران اہلبیتؑ کی تعداد بڑھتی گئی۔ حسینؑ ابن علیؑ کے مصائب شہادت
نے لوگوں کے دلوں میں ظالموں سے نفرت کے جذبات ابھار دیئے اسی وجہ سے مخالفین اسلام
کے حاکموں نے ذکر حسینؑ کو حرام قرار دینے کے فتوے دیئے تاکہ دشمنان اسلام مسلمانوں
کو نفرت نہ ہو اور آج بھی روشنے سے روکا جا رہا ہے۔ معاویہ نے اہلبیت سے نفرت پیدا
کرائی تھی وہ شہادت حسینؑ کی وجہ سے ناکام ہوا۔ کبھی کوئی شیعہ علی کسی قیمت پر گمراہ
نہیں ہوتا۔ برخلاف اسکے گمراہ لوگ راہ راست پر آتے چلے جا رہے ہیں۔ غیر مسلموں
کے دلوں میں جو واقعات شہادت سے واقف ہوتے چلے جا رہے ہیں وہ دوستداران
حسینؑ ابن علیؑ بنتے جا رہے ہیں۔ یہ سب صلح سے ناممکن اور محال تھا۔ بہتر کی قربانی
سے اسلام کا مشن پرامن طریقہ سے چل کھڑا ہوا۔ جتنی دنیا بیدار ہوتی جائیگی حسینؑ
کو اپناتی جائے گی۔ بشرطیکہ محبان حسینؑ خود بھی جاگیں

آج سے تیس سال قبل دین مسیح تعداد کے لحاظ سے دنیا میں دوسرے نمبر پر تھا

لیکن انجیل شریف کے ہر زبان میں ترجموں نے اور ان ترجموں کی اشاعت کی برکت سے اب اول نمبر پر ہے۔ مسلمانوں کے ہاں حضرت عیسیٰ سے بڑھ کر شہادت حضرت حسینؑ ابن علیؑ کی ہے اور یہ زیادہ دلچسپ اور مؤثر بھی ہے لیکن بدقسمتی سے مسلمان اس شہادت عظمیٰ کو دنیا کی ہدایت کے لئے پیش نہیں کرتے۔ تذکرۂ حسینؑ مظلوم پر حضرات شیعہ صدیوں سے کچھ کوشش صرف کرتے لیکن ان کا ذکر حسینؑ صرف انہیں کے گھروں کی چار دیواری کے اندر محدود ہے اسکی آواز گھر سے باہر نہیں نکلتی۔ ہندوستان میں سب سے زیادہ ذکر حسینؑ ہمارے اس صوبہ یو۔پی میں ہوتا ہے لیکن باوجود کثرت مجالس اور اخباروں اور رسالوں کے جو کتابیں جنرل تاریخ کی ہائی اسکول کے طلباء کو پڑھائی جاتی ہیں ان میں محرم کے متعلق یہ لکھا ہے کہ محرم حسنؑ اور حسینؑ کی شہادت کی یادگار میں منایا جاتا ہے۔ مسلمان لوگ حسنؑ اور حسینؑ کا ماتم کرتے ہوئے تعزیئے نکالتے ہیں۔ سنہ ۱۹۵۲ء کے ہائی اسکول کے جنرل تاریخ کے پرچہ میں ایک سوال یہ تھا کہ محرم کے متعلق جو کچھ جانتے ہو وہ تحریر کرو۔ طلباء نے وہی لکھا جو کتابوں میں پڑھا تھا۔ خود میں نے شیعہ کالج کے لڑکوں سے بھی ایک مرتبہ یہ سوال پوچھا تھا۔ مگر کسی ایک نے بھی ٹھیک جواب نہیں دیا۔ یعنی باوجود کثرت مجالس کے خود ہمارے صوبہ کے باشندوں کو ابتک یہ نہیں معلوم کہ حضرت حسنؑ زہر دغا سے ۲۸ صفر کو شہید کئے گئے۔ حضرت امام حسینؑ تین دن کے بھوکے اور پیاسے کند خنجر سے یزید ملعون کی بیعت سے انکار کرنے سے ۱۰ محرم کو ذبح کر ڈالے گئے

اکثر غیر مسلم احباب انگریزی یا ہندی میں حالات مظلوم کربلا اور واقعات کربلا پڑھنے کی خواہش ظاہر کرتے ہیں۔ اگر آپ کی طرح کوئی دوسرا مظلوم کربلا کا عزادار بننا چاہے تو کیا آپ کا یہ فرض نہیں ہے کہ آپ اسکی تمنا کو پورا کریں اور یہ تمنا صرف اس طرح پوری کی جا سکتی ہے کہ پہلے ایک نہایت ہی مختصر مگر جامع کتاب بس متی یا یوحنا کی انجیل کے برابر حالات کربلا پر اردو میں تیار کی جائے پھر اس کا ترجمہ کم از کم ہندوستان میں

لی جانے والی ۱۳۲ زبانوں میں کیا جائے اور ان کو چھپوا کر نہایت معمولی قیمت پر تقسیم
کی طرح دوسری قوموں کے ہاتھ فروخت کیا جائے۔

شہادت حسین ابن علی امویوں کے مخصوص گروہ کی بدکرداری کی وجہ سے واقع ہوئی۔ اگر
حضرت علی حضرت حسن اور حضرت حسین کو دشمن اسلام بتایا جاتا اور اسے اعلانیہ رائج کروانے
کے لئے بہتر ہزار منبروں پر سے حضرت علی پر تبرا کہلایا جاتا۔ یعنی دنیا کو اگر حضرت علی کی
صحیح پوزیشن معلوم ہو گی تو یزید کو قرآن دینے والوں سے بیعت حاصل کرنے کی جرات و ہمت کہاں
پڑتی۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اہلبیت سے نفرت پیدا کرنے کا یہ پروپیگنڈا اب ختم ہو گیا ہے
یا نہیں! ایسا نہیں ہے اب تو دوستداران اہلبیت کو بھی ملعون و بدنام کیا جا رہا ہے
جس کی چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔

کہا جاتا ہے کہ جب کوئی پیاسا ان سے پانی مانگتا ہے تو یہ اس میں تھوک کر
پانی دیتے ہیں۔ مرنے کے بعد اپنے مرے ہوئے عزیزوں کا پیٹ لوٹے کے گوشت سے صاف
کرتے ہیں۔ تعزیہ داری اور علم کے پنکھوں کے اندر تبرا لکھ کر لگاتے ہیں۔ ریشمی کپڑا
یا فرش لیٹر چڑھا کر اپنی ماں بہن اور بیٹی کے ساتھ ہمبستری کرنا ان کے یہاں جائز ہے
تو جب ربیع الاول کی ۹ ایک سنی لڑکے کو پکڑ لاتے ہیں اور چھریاں لیکر گھیرے میں کھڑے
ہوتے ہیں اور ہر طرف سے اس غریب بے گناہ لڑکے پر چھریاں مارتے ہیں یہاں تک کہ وہ
زخموں سے چور ہو کر گرتا ہے اور مر جاتا ہے تو اپنی چھریوں سے اسکی بوٹیاں کاٹ کر اپنے
اوپر سے رد بلا کے لئے صدقہ کرتے ہیں۔ اور چیل کوؤں کو کھلاتے ہیں۔ عید غدیر کے دن
یہ ہر گناہ سے آزاد ہوتے ہیں۔ شراب پیتے ہیں۔ گھر کی عورتیں اور مرد سب ننگے ہو کر ناچتے
ہیں اور جب زیادہ مست ہو جاتے ہیں تو جس مرد کو جو عورت ملتی ہے اس سے اپنی خواہش
نفسانی کو پورا کرتے ہیں۔ اس دن بہن۔ بیٹی۔ ماں سب مباح ہوتی ہے۔ میری بات کا

یقین نہ ہو تو آپ خود کسی ہندو سے پوچھئے۔ مذکورہ قصہ یا قرآن میں سے ایک نہ ایک تو آپ کو اس سے معلوم ہی ہو جائے گی۔ عید غدیر کے دن کی بدفعلیاں تو عام طور سے ہندوؤں میں مشہور ہیں۔

کیا آپ کا فرض یہ نہیں ہے کہ آپ غیر مسلمین کو بتائیے کہ ۱۰ ذالحجہ کو مکہ سے واپس ہوتے وقت آنحضرتؐ نے خم کے جنگل میں غدیر یعنی ایک تالاب کے کنارے قیام کیا اور مسلمانوں کو جمع کر کے خدا کا یہ حکم سنایا کہ جس کا میں مولا ہوں اسکے علیؑ بھی مولا ہیں۔ اس سے آنحضرت کا مطلب یہ تھا کہ میرے بعد میرے خلیفہ میرے جانشین اور مسلمانوں کے دینی حاکم علیؑ ہونگے جنہوں نے دعوت ذوالعشیرہ کے موقع پر مجھ سے کار رسالت میں مدد دینے کا وعدہ کیا تھا جب انہوں نے یہ کیا اور میں نے حکم الٰہی سے یہ اعلان کیا تھا کہ جو کار رسالت میں میری مدد کرے گا وہی میرا وصی میرا وزیر اور خلیفہ ہوگا۔ اس لئے میں آج اس وعدہ کو پورا کرتا ہوں۔ بس اس واقعہ کی یادگار میں دوستداران اہلبیت عید مناتے ہیں اور اس وقعہ پر جو وہ "الف لیلہ" کے قصہ کا افسانہ گھڑا گیا ہے وہ دوستداران اہلبیت کے لئے یہ بدکاری کا الزام ہے۔

فتوے کا یہ لگانا محض اس غرض سے ہے کہ دوستداران اہلبیت سے نفرت ہو اور کوئی ان سے یاری میل نہ مانگے یعنی ان کی دلکشی ہے۔ کوئی بھی الزام کسی فرقے پر عائد کرنا تو بالکل ناممکن سی بات ہے جو قوم مظلوم کی ساتھی ہو اور ظالموں پر تبرا کرتی ہو وہ خود ایک بے قصور فرقے پر کس طرح ایسے مظالم ڈھا سکتی ہے اور موجودہ زمانہ میں یہ ممکن بھی نہیں ہو سکتا۔

تعزیوں، دلدل اور علم کے پیچھے متبرک چیزیں ہیں اسلئے کوئی بھی دوستدار اہلبیت ان پر ناالولوں کے نام لکھنا پسند نہیں کر سکتا۔

حرمت ہو سے مراد ان کا پیشہ عیب کی اصلاح والی کرسکان کی روایت اس طرح

سے مشہور ہے کہ ملا کرعیب اورنگ زیب نے سادات کو مردوں کو غسل دینے کا حکم دیا۔ اس زمانہ کے بعد ہی اورنگ زیب کے استاد ملا جیون کا انتقال ہوا۔ اورنگ زیب خود وہاں غسل کے موقع پر موجود تھا۔ اس وقت سادات کو لیکر آئے اور اورنگ زیب نے پوچھا کہ ان سلاخوں سے کیا کیا جائے گا۔ سادات نے عرض کیا جہاں پناہ ہم لوگ میت کو مکمل طور سے پاک اور صاف کرتے ہیں۔ یہ لمبی لوہے کی سلاخیں پاخانہ کے مقام سے اندر پہنچائیں گے اور ان کی مدد سے جسم کی ساری آلائش گھسیٹ لیں گے جب سب آلائش نکل چکے گی تو پھر غسل دیں گے۔ اورنگ زیب کو یہ سن کر غصہ آگیا۔ حکم دیا کہ جاؤ بھاگ جاؤ۔ اب آئندہ سے تم کسی کو غسل نہ دینا۔ تم تو مردے پر تشدد کرتے ہو اس تدبیر سے سادات نے اپنی غسل دینے سے جان بچائی۔ لیکن اب عام طور سے مشہور ہے کہ شیعہ اپنی میتوں کو اسی طرح غسل دیتے ہیں۔ لعنت حریر کی اجازت ہمارا مذہب نہیں دیتا یہ دوسروں کا عیب ہے جو ہمارے سر تھوپا جا رہا ہے۔

لڑائیوں کا اختلاف

حضرت علیؓ سے سیرت شیخین کی شرط کو منظور کرانے والے وہ لوگ تھے جن کو حضرت عمرؓ نے متنبہ کیا تھا کہ اگر حضرت علیؓ کو خلیفہ بنا دیا تو وہ تم کو مسلمان بنا کر چھوڑیں گے۔ یہ غلط خیال ہے کہ حضرت علیؓ اور شخصیت پیش کرنے والوں کے درمیان محض لڑائی کا اختلاف تھا بلکہ مطابق تنبیہ حضرت عمرؓ وہی بنیادی اختلاف تھا جو دین اسلام اور غیر اسلام میں یا ایمان و منافقت میں ہے۔ یہ اختلاف بڑھتا ہی گیا۔ اسلام اور ایمان سے دنیا والے متنفر ہوگئے اور یہاں تک ہوئے کہ اسلام کو آنحضرتؐ کا ڈھونگ۔ اور خلافت شیخین کو کامیاب سمجھنے لگے اور ادھر اہل ایمان گھٹتے ہی گئے۔ یہانتک کہ منافقت کو ایمان سے بیعت طلب کرنے کی ہمت و جرات پڑ گئی۔ پھر جس کے باپ نے خلافت ظاہری پر ٹھوکر ماری ہوا اسکا بیٹا

ر منافق کی بیعت کیسے کر سکتا تھا۔ صلح حسنؑ کی شرائط کے مطابق اگر، یہ حضرت حسینؑ
علی کو خلافت دنیاوی اس شرط پر دی جاتی کہ آپ کو خلافت ملنے پر امیر معاویہ کی پالیسی
عمل کرنا ہوگا تو آپ بھی خلافت دنیاوی پر ٹھوکر مار دیتے۔ کیونکہ آنحضرت دنیا کو جو نیا نظم
دینے آئے تھے سلطنت قائم کرکے اس پر حکمرانی کرنے نہیں آئے تھے اسی لئے آنحضرت کے
کو بھی بجائے سیاسی اقتدار حاصل کرنے اور ملک گیری کے دین کی ہدایت کرنا تھی خلافت
ادشاہت میں بڑا فرق ہے سُنی علماء بھی پہلے چار خلفاء کی خلافت کو راشدہ کہتے ہیں
معاویہ کی خلافت سے لے کر اب تک کے خلفاء کو امیر اور بادشاہ کہتے ہیں۔ پھر ایسے ناہنجار
دکار خلیفہ نما بادشاہ یزید کا حسینؑ ابن علیؑ بیعت کیسے کر سکتے تھے۔ جو اپنے آپ کو آنحضرت
عزیز قریب اور حقیقی جانشین کہتا تھا۔ یزید پلید کی بیعت سے انکار کرنا فرزند رسول کی
ناعاقبت اندیشی کی ضد نہ تھی بلکہ اس انکار کے دو نتائج ہیں۔ اول اپنی شہادت دوسرے
ام کی حیات جاوداں کو بھی طرح سمجھ چکے تھے اسلئے بیعت سے انکار ہی کرتے رہے۔ یہی نیا نظم
سیاست تھی کہ ساری دنیا کے فائدے کے لئے اپنی جان اور اپنے خاندان تک کو قربان کر دینا
فرزند رسول کا بین الاقوامی مفاد کا حجازی جذبہ تھا کہ اسلام زندہ رہے اور اس کی تعلیم سے
دنیا کی ہر اک فرد کو فائدہ پہونچے جو اس سے فائدہ حاصل کرنا چاہے۔ بس حسینؑ ابن علیؑ نے
دنیا کے فائدے کے لئے اسلام کو زندہ کر دیا۔

مظلوم کربلا کی دوسری شاندار فتح

صبح عاشور ہوئی۔ ریگستان کربلا پر خون ناحق بہانے کے لئے
فوج یزید کے پرے سجے۔ عمر سعد نے اپنے کندھے پر سے
کمان اتاری اور تیر چلّہ کمان میں جوڑا۔ اسی کے ساتھ تیس ہزار کمانداروں نے تیس ہزار
تیر چلّہ کمان میں جوڑے ادھر بلند آواز سے عمر سعد نے کہا کہ گواہ رہنا سب سے پہلے میرا
تیر حسینؑ کو شہید کرنے کے لئے جاتا ہے۔ ادھر حضرت حُر نے عمر ابن سعد کی تیر و کمان پر اپنا

ہاتھ اٹھا دیا اور کہا "کیا حسینؑ سے صلح ناممکن ہے؟" عمر سعد نے کہا "کیا کروں تیرے امیر کا حکم یہی ہے۔" حضرت حُرؑ نے فرمایا "تیرے امیر تو آپ فرزندِ رسولؐ ہیں" یہ فرما کر حضرت حُرؑ اپنے فرزند کے ہمراہ کربلا کے خیموں کی طرف بڑھے ایک لاکھ سے زیادہ سپاہیوں کی نظریں اور ابن سعد پر بھی ہوئی تھیں ان کی آنکھوں نے دیکھا کہ سردار لشکر حُرؑ جو حسینؑ کو گھیر کر کربلا لایا تھا وہ اب کیا کر رہا ہے۔ اس نے عمر سعد کے تیر و کمان پر ہاتھ کیوں ڈالا وہ یزید کا ساتھ چھوڑ کر مخالف کیوں ہو گیا؟ اس نے وہ انعامات کیوں چھوڑ دیئے؟ جو حسینؑ کو گھیرنے کے صلے میں ملنے والے تھے۔ وہ حسینؑ کے پاس کیوں جا رہا ہے؟ وہ کیا موت سے نہیں ڈرتا؟ وہاں تو پینے کے لئے پانی بھی نہیں ہے

فوج یزید سناٹے کے عالم میں تھی۔ ابھی وہ یہ سوچ ہی رہی تھی کہ حُرؑ مرنے کیلئے کیوں تیار ہو گیا کہ حضرت حُرؑ اجازت جہاد لے کر فوراً میدان کارزار میں آ گئے اور بلند آواز سے کہتا ہے کہ اس طرح فوج یزید کی مذمت کرنے لگے "افسوس ہے تم سب پر، تم نے فرزندِ رسولؐ کو بلایا اور جب وہ تمہارے بلانے سے آ گئے تو تم ان کو دھوکا دے رہے ہو۔ یہی نہیں بلکہ تم اپنے گھروں سے جوق جوق اس غرض سے باہر نکل آئے ہو کہ فرزندِ رسولؐ کا خون ناحق بہاؤ۔

اے ظالمو! تم اپنی کثرت تعداد پر جابر بنے ہوئے ہو تم نے ہر طرف سے فرزندِ رسولؐ کو گھیر کر بے بس کر دیا ہے۔ نہر فرات جس سے نصرانی، یہودی، مجوسی تک پانی پی رہے ہیں جس کے پانی سے سور اور کتے کھیل رہے ہیں، تم نے یہ پانی بھی حسینؑ اور ان کے معصوم بچوں پر بند کر دیا ہے۔"

جنگ چونکہ شروع نہیں ہوئی تھی اور ساری فوج حضرت حُرؑ کی تقریر سے متاثر ہو کر سوچنے میں مصروف تھی اس لئے یزید کی ساری فوج نے حضرت حُرؑ کے یہ خیالات غور سے سنے اور سوچنے لگے کہ یزید نے فرزندِ رسولؐ سے جنگ کی ہے۔ نامعلوم حضرت حُرؑ کی طرح یزید کی

فوج کے کتنے سپاہیوں کے دل یزید سے منحرف ہو گئے تھے مگر فوج یزید کی کثرت اور موت کے ڈر نے ان کو سکوت میں ڈال دیا۔ چند سپاہی اس سے نکل کر حضرت امام کے لشکر حسینی میں آ گئے۔ اور بہت سے سوچتے ہی رہ گئے کہ کیا کرنا چاہیئے۔

حسین ابن علی کے شرائط جنگ

شب عاشور عمر ابن سعد نے حسین ابن علیؑ سے بیعت حاصل کرنے کی آخری کوشش کی آپ کی خدمت میں آیا۔ بہت اونچ نیچ سمجھائی مگر فرزند علیؑ بیعت یزید پر کسی طرح راضی نہ ہوئے۔ خاتمۂ کلام میں آپ نے عمر سعد سے کہا کہ اگر یزید مجھ سے کسی قسم کا خطرہ محسوس کرتا ہے تو مجھے تم اپنے حدود سلطنت سے نکل جانے دو۔ یہ تجویز آپ نے اپنی جان بچانے کی غرض سے نہیں کی تھی بلکہ حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور حضرت محمدؐ کی شریعتوں کی حفاظت کی غرض سے کی تھی۔ جس طرح آنحضرت کفر کی زمین سے نکل کر مدینہ تشریف لائے اور دین خدا کی حفاظت کی اور اسکی تبلیغ مناسب سرزمین پر یعنی مدینہ میں شروع کی۔ بالکل اسی جذبہ اور خیال کے مطابق محافظ دین الٰہی (امامؑ) ہر زمانہ مناسب اور موافق سرزمینوں میں ہجرت فرما کر دین الٰہی کی تبلیغ کرنا چاہتے تھے اور یہی قرآن کی تعلیم بھی ہے کہ جب کسی خطۂ ارض پر دین الٰہی کی پابندی جرم قرار دی جائے اور اس پر عمل کرنا دشوار ہو جائے تو مسلمانوں کو ایسے مقامات پر سے ہجرت کرنا چاہیئے لیکن اس صلح کل تجویز کو بھی عمر ابن سعد نے نامنظور کیا۔

دوسری تجویز یہ پیش کی دستور عرب کے موافق انفرادی جنگ ہونا چاہیئے۔ عمر اپنی بزدل منافق فوج پر بھروسہ کر کے عمر ابن سعد راضی ہو گیا اور بات ختم ہو گئی۔ عمر ابن سعد اپنے خیمہ کو واپس آیا۔ یہاں سرداران لشکر آخری گفتگو کو سننے کے لئے منتظر تھے اس نے آتے ہی ان سے کہا کہ حسین ابن علیؑ بیعت پر رضامند نہیں ہوئے اس لئے آپ لوگ اپنے اپنے رسالوں کو جنگ کے لئے تیار کیجئے۔ کل انفرادی جنگ ہوگی۔ شمر نے کہا کہ وہ انفرادی جنگ سے کیا بنا لیں گے ان کے ساتھ لڑنے والے نوجوان تو بس گنتی کے ہیں۔ بہت مشکل سے پچاس ہوں گے۔ میں ان کو بھی ابھی تو ختم کیے دیتا ہوں

عمر ابن سعد سے پوچھا ہے کہ کیسے لڑا جائے ۔ آپ مجاہد حضرت عباس اور ...

دلاور جوانوں کو ساتھ لے کر وہ لڑنے والے بھی ٹوٹ پڑیں گے۔ پھر حسین کی شجاعت پر ...

کرنا ہے وہ بھی ان کا ساتھ چھوڑ دیں گے اور فوج ہماری کو ... کی ہمت ... پڑے گی۔ شمر ...

جو گا وہ امام حسین کی طرف چلا۔ وہ سب سرداروں نے کہا انفرادی جنگ میں ہمارے سپاہیوں ...

ہو گا۔ عمر ابن سعد نے کہا تیس ان کا ... ایک مجاہد کتنے آدمیوں کو مار سکتا ہے۔ چالیس ...

مجاہدوں کا ایک ایک کرکے اور تیس گھنٹوں میں خاتمہ ہو جائے گا۔ سرداروں نے کہا کہ جنگ ...

تو اتنی دیر بھی نہ لگے گی۔ عمر ابن سعد نے کہا جنگ مغلوبہ میں بڑا خطرہ ہے اس سے کہ حسینی ...

تو صرف چالیس ہیں پر ان پر جب ہمارا ندی والا فوج ایک دم سے ٹوٹ پڑے گی تو خود ...

فوج کے بہت سے سپاہی اپنے ہی ہاتھوں مارے جائیں گے اس سے یہ اندیشہ ہے کہ کہیں ہی ...

منتشر ہو جائے۔ دوسرے یہ کہ اگر بالفرض محال کسی حسینی مجاہد نے ہمارے ... سپاہیوں کو ...

کر ڈالا تب ہم شمر کو بارہ ہزار ... لگا کر اسی پر قبضہ کر دیں گے۔ عمر ابن سعد نے ایسا ہی کیا۔ ...

جب حضرت امام حسن کے کمسن فرزند حضرت قاسم نے ارزق اور اسکے چاروں لڑکوں کو یکے بعد دیگرے

قتل کر ڈالا تو عمر سعد نے چلا کر کہا کہ یہ بنی ہاشم کے بچے ہیں ایک ایک کرکے یزید کی ساری شامی ...

کو کاٹ کے رکھ دیں گے اس کا حکم پانے ہی ساری فوج آپ پر ٹوٹ پڑی مگر کسی کی ہمت آپ ...

آنے کی نہیں پڑی۔ دور سے تیر برسائے ۲۵ تیروں سے گھائل ہو کر حضرت قاسم ...

بھی اپنے گھوڑے کی گردن میں ڈال دیں تب یزیدی فوج جرأت کرکے آگے بڑھی اور تلوار ...

کی ضربوں سے آپ کو گھائل کرکے گھوڑے سے زمین پر گرا دیا۔ اسی طرح کی جنگ ...

سے بھی کی گئی۔

اب یزیدی فوج پر سے بجائے ہوشے ... اذن جہاد لے کر ایک ایک کرکے مجاہد ...

کا رزار میں آتا ہے۔ رجز پڑھتا ہے پھر جہاد کرتا ہے۔ شہید ہوتا ہے حسینی آتے ہیں اور اس کی نعش ...

…ل سے اعمال کی تمثیلوں نے اشارے ہیں۔ جس طرح یزید کا بیہیانہ نہایت ظلم اور
…یت ان سے یزید کی ہر فقرہ کو نفرت سے سنتا ہے اور چھوٹے اور بڑے مجاہد کی جانبازی کی
…بازی اور وفاداری کی قدر و پیار کو عزت سے دیکھتا ہے۔ یزید کے الفاظ اور مجاہد کی تصویریں
…دماغ میں محفوظ ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح متعدد یزید اور جنگ آزمائیوں کی تصویریں ایک کے
…بعد ہزار سپاہیوں کے کارناموں کے بعد دیگرے محفوظ ہو گئیں۔ یہ سب زوال عنصر
…سے بڑے اطمینان سے ہٹا دیا۔

حسینؑ ابن علیؑ نے دین کے راستوں کے اختلاف کی زحمت انفرادی جنگ کی شرط پر
…سوسے خود منظور کرکے سہل کی۔ ورنہ یزید کی فوج کے ایک حملہ میں جنگ مغلوبہ سے حسینؑ
اور ان کے ساتھیوں کا ورنہ ہی خاتمہ ہو جاتا۔ اور حسینؑ کو نہ بہتر فاتح اور نہ بہتر شہید
…نا پڑتی۔ سب کے ساتھ ایکدم سے مرنا آسان ہے لیکن ایک ایک دوست اور ایک ایک عزیز
…دات بجز دم توڑتے دیکھنے کے لئے حسینؑ کا دل چاہئے۔ یہ مشکل اور صعب ترین کام حسینؑ
…صرف اسلئے کیا کہ منافق دلوں کا ذرہ ذرہ زنگ دور ہو اور ان پر ایمان کے نقش بیٹھ جائیں
…پہلے زنگ دور ہو تو دوسرا۔ دوسرے زنگ دور ہو تو تیسرا۔ اسی طرح بہتر تک۔ حسینؑ نے
…میدان جنگ کو منافقین امت کے لئے تعلیم اسلام کی ایک درسگاہ بنا دیا جس کے معلم بہتر چھوٹے
…بڑے نیک جوان اور بوڑھے تھے۔ جنہوں نے دین اسلام اور تربیت کردار کی نظری تعلیم
رجزوں اور خطبوں کے ذریعہ دی اور عملی تعلیم اپنی شہادتوں سے پیش کی۔

اگر جنگ مغلوبہ ہوتی تو صرف ایک ہی مختصر داستان ختم ہوتی۔ اور جو لالہ و نسرین کی
… Song of the Nibelungen کی طرح ایک مختصر نظم میں منظوم کی جاتی۔
…بہتر شہیدوں نے بہتر غم کی داستانیں بنا دیں اس سے کربلا کی ٹریجڈی یعنی المیہ لمبا ہو گیا
اور ہر مجاہد کی فضیلت عزم و شجاعت سے چمک اٹھی۔ ہم سب کو آنکھوں سے دیکھ کر اور سنکر

انقلاب ذہنیت کا بڑا فطری اور لازمی ہو گیا اور یہی مقصد شہادت تھا۔

آج جبکہ ملٹری سائنس نے حد درجہ ترقی کر لی ہے کوئی کمانڈر چیف بہتر
جوانوں اور بچوں کے لشکر کو ایک لاکھ بیس ہزار سپاہیوں کی فوج کے مقابلہ میں
قلب لشکر میں ترتیب دیکر قدم آگے بڑھے اور زوال عصر تک اُن کو پامردی سے
تسلیم کر لیں گے کہ حسین بھی عام جرنیلوں کی طرح کے تھے۔ حسینؑ ابن علیؑ نے اپنی عظیم
دل کو کام بھی ہزار معجزوں سے بڑھ کر لیا۔ معجزے کا کام ایمان و یقین پیدا کرنا ہے
کی شہادت معجزہ نہیں ہے؟ اس سے وہ قلعہ جو منافقت سے معاویہ نے کئی برسوں
کر کے مدت میں بنایا تھا حسینؑ نے ایک آدھ گھنٹے میں اپنی شہادت سے ڈھا کر
کھو کر دیا۔

نمازِ ظہر کی مہلت نہ دی

عرصہ تیس سال کا ہوا کہ لکھنؤ میں بی کا ہاکی گراؤنڈ
قیصر باغ کا فائنل میچ ہندو یونیورسٹی بنارس اور مسلم یونیورسٹی علیگڑھ کے درمیان
میں ہو رہا تھا اور علی گڈھ کی ٹیم دو گول کرنا ہی چاہتی تھی کہ قریب کی مسجد
اذان سنتے ہی مسلم یونیورسٹی کے سب کھلاڑی قبلہ رو ہو کر فیلڈ میں بیٹھ گئے۔ یہ منظر
تماشائیوں نے کہا کہ مذہب کا احترام اتنا ہی ہونا چاہئے۔ مگر عمر ابن سعد نے فرزند
نماز ادا کرنے کی مہلت نہ دی۔ حسینؑ ابن علیؑ اور ان کے مختصر ساتھیوں نے تیمم
کیا۔ اور نماز ظہر ادا کرنے کے لئے سب کھڑے ہوئے ہی تھے کہ کہ غداروں کی کمان
اور نمازیوں پر تیروں کی بارش شروع ہو گئی۔ زہیر قین اور سعید صف میں سے
فرزند رسول کے سینہ سپر بن کر آپ کے آگے کھڑے ہوئے اور تیروں کو اپنے سینوں
اس طرح فرزند رسول نے نماز ظہر ادا فرمائی۔

یہ کیا کہ عمر ابن سعد نے ایک شب کی مہلت عبادت کے لئے تو دیدی لیکن چند

نے نہ دی ، مہلت نہ دینے کی وجہ یہ تھی کہ وقت ظہر تک شامیوں کو بھی اپنے خود ساختہ
یہ کی آنحضرت سے قرابت کی حقیقت اور فرزندوں کی صحیح منزلت معلوم ہو چکی تھی۔ اسلئے
یشہ تھا کہ اگر کوفیوں کے ساتھ جو حضرت علیؑ ، حضرت حسنؑ اور حضرت حسینؑ نائب خاص جناب مسلم
نمازیں ادا کر چکے تھے اور حضرت حُر کا رسالہ جو حضرت امام حسینؑ کے پیچھے نماز پڑھ چکا تھا
فوج کے سپاہی بھی حضرت امام حسینؑ کے پیچھے نماز ظہر ادا کرنے کھڑے ہو گئے تو پھر خود یزید
بن علیؑ کی بیعت کرنا پڑے گی۔ اس نازک حالت کو قابو میں رکھنے کے لئے عمر ابن سعد نے
پر تیر برسائے تاکہ وہ خیموں میں بھاگ کر چلے جائیں اور وہیں نماز ظہر ادا کر لیا لیکن
مسلمان تو نماز ہی کے قائم کرنے کے لئے شہید ہونا چاہتے تھے وہ کب اس گندی اور
سیاست سے مرعوب ہونے والے تھے اس لئے تیروں کی بارش میں نماز ظہر ادا کی
نماز کی اہمیت کی ایسا عزم نا شان دنیا میں مسلمانوں کی ہدایت کے لئے قائم کر دی۔
جیسا خلیفہ ویسے ہی اس کے ماننے والے۔ یزید بھی نماز سے بے نیاز تھا۔ یقیناً جو
م کو آنحضرت کا رسول نہ سمجھے اسے نماز سے کیا سروکار۔ تاریخ سے یہ پتہ نہیں چلتا کہ
یزید نے نماز ظہر عمر ابن سعد کے پیچھے پڑھی تھی۔ حضرت علیؑ پر تبرا کرنے والے نو مسلم نے جو جواب
حبیب ابن مظاہر کو دیا اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ نماز کے برکات کا بھی قائل نہ تھا۔ اس
تو عشرہ مبشرہ مسلم یونیورسٹی کے دو گریجویٹ والی کھلاڑی تھے جو قرآن کی آیات سے ہی کھیل کے
میدان میں فی الفور بیٹھ گئے۔ اسی بنا پر تو میں کہتا ہوں کہ معاویہ یزید اور ان کے ساتھی سنی
مسلمان بھی نہ تھے بلکہ پکے منافق تھے۔ پس اگر حسینؑ ابن علیؑ یزید کی بیعت کر لیتے تو شیعہ تو
شیعہ آج دنیا میں ایک سنی بھی نہ ہوتا۔

ماتقول یا ابن فاطمہ کا ذریب

دشمن اسلام ابو سفیان کا یہی تو خیال تھا کہ
حضرت محمدؐ نے بنی ہاشم کا اقتدار بڑھانے کے لئے اسلام کا ڈھونگ کھڑا کیا ہے۔ اس نے

جب وہ اسلام کا مقابلہ نہ کر سکا تو اس نے بدرجہ مجبوری اور حفاظت جان اسلام قبول کر لیا
اور پھر اس بات کی کوشش کی کہ اسلام سے بنی ہاشم کا اقتدار نہ بڑھے بلکہ بنی امیہ کا بول بالا
ہو اور خاندانی عصبیت ثابت ہو۔ اسی کی نصیحت اس نے عثمان کو کی۔ اور بنو امیہ کو بھی مشورہ دیا کہ عثمان کی خلافت
کو اپنے گھر رکھو۔

معاویہ نے اپنے باپ ابو سفیان کی کوشش سے شام کی گورنری حاصل کر کے شامیوں کو
یہ سمجھا دیا کہ میں ہی آنحضرت کا عزیز قریب ہوں تاکہ وہ وقت جو اسلام کی وجہ سے دور دور تک
کو حاصل ہوا ہے اس کا میں مالک ہو جاؤں۔ اسی دھوکے جعل و فریب کی وجہ سے یہ دور دراز کے لئے
عمر ابن سعد فرزند رسول کو یا ابن فاطمہ کہہ کر مخاطب کر رہا تھا کہ شامیوں کو فرزند رسول کی حیثیت
معلوم نہ ہو سکے۔ اور یہی وہ سمجھتے رہیں کہ حقیقی وارث رسول یزید ہے اور اسی پر خوش ہیں کہ ایسے
خارجی نے خروج کیا ہے جس کے باپ کا بھی پتہ نہیں ہے۔ اقتدار پسندی نے ابو سفیان سے
کیا کیا نہ کرایا غیرات کرائی۔ بنی ہاشم سے حسب نسب میں مقابلہ کرایا۔ کافروں کا سرغنہ بنایا
اسلام کے خلاف جنگ کرائی۔ مسلمان بنوایا۔ پھر بنی ہاشم بنوا کر یہ جھوٹ بنوایا اور
دشمن تک رچوایا کہ نہ علی جو آنحضرت کا قریب ترین عزیز اور جانشین تھا۔ اسی جعل کی پردہ پوشی
کے لئے عمر ابن سعد "یا حسین" نہ کہہ کر یا ابن فاطمہ کہتا تھا۔ فرزند رسول نے اپنی آواز سے حقائق
اور مستند خطبوں سے کام لیا۔

درسگاہ ایمان

قربان گاہ کربلا کو فرزند رسول نے منافقین امت کے لئے درسگاہ
ایمان بنا دیا جس میں سب سے پہلے داخلہ حضرت حر کا ہوا اور وہ اسکے پہلے معلم یا کچھ اور بنے
بعد ازاں اپنے درجہ عالی سے شامیوں اور کوفیوں کو راہ حق دکھائی۔ ان کے بعد ہر ایک
مجاہد نے اپنے رجز سے اور موقع موقع پر فرزند رسول نے اپنے خطبوں سے گمراہ امت
کو صراط مستقیم دکھائی یہاں تک کہ یزید کی ٹڈی دل فوج کا ہر ایک سپاہی تردید کی آنحضرت

قوت سے، وہ ان شیعوں کی حقیقت سے باخبر ہو گیا۔ ایسی حالت میں مولانا امام حسین نے اپنے
دشمنوں کو سمجھانا شروع کیا، اگرچہ جو کچھ وہ رجزوں اور خطبوں میں کہہ رہے تھے وہ سب
ثابت اور خلاف غلط بیانی کے الزام کی روک کے لئے فرزند رسول نے یہ خطبہ فرمایا۔

(ترجمہ) مجھے نسبت تو دو کہ میں کون ہوں، پھر اپنے نفسوں کی طرف رجوع کرو
اور انھیں عتاب کرو، پھر غور کرو کہ میرا قتل کرنا اور میری حرمت کو برباد کرنا تمہارے لئے
روا و مناسب ہے؟ کیا میں تمہارے نبی کا بیٹا نہیں ہوں؟ کیا میں اسی نبی کے وصی
اور ان کے چچا کے بیٹے اور سب سے پہلے مومن سب سے پہلے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی ان تمام امور میں جو وہ خدا کی طرف سے لائے تصدیق کرنے والے کا بیٹا نہیں ہوں؟ کیا
سید الشہداء شہیدوں کے سردار حضرت حمزہ علیہ السلام میرے چچا نہیں ہیں؟ کیا حضرت جعفر جنت
میں پروں کے ساتھ اڑنے والے میرے چچا نہیں ہیں؟ کیا تمہیں وہ حدیث یاد نہیں جو حضرت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے اور میرے بھائی حضرت امام حسن علیہ السلام کے
متعلق ارشاد فرمائی ہے کہ "یہ دونوں جوانان جنت کے سردار ہیں" جو کچھ میں کہتا ہوں
اگر تم اس کی تصدیق کرو تو وہ حق ہے، جب سے وقت ولادت علم لدنی سے معلوم ہوا کہ اللہ جھوٹے
کو سرزنش کرتا ہے، خدا کی قسم میں نے جھوٹ نہیں بولا۔ اور اگر تم مجھے جھٹلاؤ تو دیکھو تم
میں ایسے لوگ ہیں کہ اگر تم پوچھو گے تو وہ تمہیں اس کی صحت کی خبر دیں گے، پوچھو جابر بن
عبداللہ انصاری اور سعید خدری، سہل بن سہل الساعدی اور زید بن ارقم اور مالک بن انس
سے وہ تمہیں بتلا دیں گے کہ انھوں نے یہ مبارک حدیث سرکار دو عالم سے سنی، کیا یہ بات
خون بہانے سے یہ تمہیں نہیں روک سکتی۔

اس پر شمر اور حضرت حبیب میں رد و بدل ہوا۔ تب حضرت نے فرمایا: اگر تمہیں
اس میں شک ہے کہ میں تمہارے نبی کا بیٹا ہوں، خدا کی قسم تم میں اور دوسرے لوگوں میں

جو میرے سوا کوئی بھی نبی کا بیٹا نہیں ہے۔ کیا میں نے تم میں سے کسی کو قتل کیا ہے؟ یا کوئی
مال میں نے تمہارا ضائع کیا ہو؟ یا کسی جراحت کا قصاص کرتے ہو...... خدا کی قسم میں
ذلیلوں کی طرح تمہاری بیعت نہ کروں گا، اور اے خدا کے بندو، میں غلام کے بھاگنے کی طرح
نہ بھاگوں گا، میں نے اپنے رب اور تمہارے رب کی پناہ مانگی ہے...... اے جماعت یزید تمہارے
لئے تباہی ہے اور افسوس ہو کہ تم نے حسرت کے وقت مدد کے لئے ہم کو بلایا! تو جب ہم جلدی جلدی
تمہاری پکار کے پیچھے گئے تو تم نے ہم پر تلوار نکالی...... تمہارے لئے افسوس ہے کیا ہوا
تم نے ہمیں اس حالت میں چھوڑ دیا کہ دشمنی کی تلوار میان ظلم سے نکلی، اور دل میں عداوت
ٹھان لی، لیکن تم مکھی کی طرح اسکی طرف آکر جمع ہو گئے اور پروانوں کی طرح اس آگ
پر جھک پڑے۔ اے لونڈیوں کے گروہ اور گروہوں میں سے متفرق ہونے والو، اور کتاب اللہ
کے چھوڑنے والو، اور کلام خدا کے بدلنے والو، اور پیران شیطان، اور سنتوں کو مٹانے
والو تمہیں رحمت خداوندی سے دوری ہو، افسوس تم ان کی مدد کرتے ہو اور ہماری مدد سے کنارہ کشی
کرتے ہو، خدا کی قسم غدر تو تمہارا قدیم سے ہے، تم بڑے اصیل ہو، دیکھو غیر باپ کے بیٹا بننے
والے اور ایسے ہی کے فرزند نے مجھے دو کاموں کے بیچ میں لا کھڑا کیا ہے، یا میں مارا
جاؤں اور یا ذلت اٹھاؤں، اور خبردار ذلت تو ہم سے دور ہی رہیگی، لیکن خدا
اس کا رسول مومن اور پاک پاکیزہ گودیں اور بلند ہمت والے، اور آن والے نفوس
اس سے انکار ہی کرتے رہیں گے۔ اور وہ کمینوں کی اطاعت کو زیادہ شہادت پر کبھی ترجیح
نہ دیں گے۔ میں باوجود عدد کی کمی اور مددگاروں کے نہ ہونے کے اس جنگ پر آمادہ ہوں لیکن جہاد سے
منہ نہیں پھیرتا ہوں اور جانتا ہوں کہ ہم سب شہید ہو جائیں گے۔ لیکن خدا کی قسم تم اسکے
بعد تھوڑا وقت بھی نہ گذارو گے کہ ہر کوئی تیغ انتقام سے قتل کئے جاؤ گے، اور اپنی کیفر
کو پہونچو گے...... اے اللہ ان سے بارانِ رحمت کو بند رکھ اور ان پر حضرت یوسف

سلام کے زمانے جیسے قحط کے سال ہیں۔ اور ان یخ بستہ شب کے لڑکے (یعنی محمد ثقفی)
کا فرما چکا ہیں وہ دردناک موت کے جام الٹ گئے۔ کیونکہ انھوں نے ہمیں جھٹلایا اور خواری
کی۔ اور تو ہمارا رب ہے۔ تجھی پر ہم نے توکل کیا ہے۔ اور تیری طرف ہی بازگشت ہے۔

بہترین ہتھیار ہے اور سب سے بہتر جنگوں کو سب سے [illegible]

پیش کرتا ہے۔ جو چیز کا مقرر یا مقالہ نگار، خاتمہ کلام پر وہ چیز پیش کرتا ہو جسے
پڑھنے والا آخر یاد رکھے۔ امام حسین نے بھی ایسا ہی کیا۔ ایٹم بم صرف ایک چھوٹے
کے برابر ہوتا ہے لیکن اس چھوٹی سی چیز میں بے پناہ انقلابی طاقت ہوتی ہے۔ جب
انصار اور بنی ہاشم شہادت پر فائز ہو چکے تو حسین اپنے دامن کو سایہ کر کے آپ آخری حجت
شامی سپاہی جو صفین میں قرآن کے اوراق نیزوں پر بلند کر کے اپنی جانیں بچا چکے تھے
کہ مصحف قرآن ناطق ہے۔ آپ ایک بلندی پر تشریف لائے اور اپنے دونوں
ہاتھوں پر حضرت علی اصغر کو بلند فرما کر کہا۔ یہ بچہ تین دن سے بھوکا اور پیاسا ہے۔ پیاس
کی وجہ سے اس کی ماں کا دودھ خشک ہو گیا ہے۔ اس کی حالت غیر ہو رہی ہے۔ اس کو تھوڑا
پانی پلا دو۔ تم اگر یہ سمجھتے ہو کہ بہانے سے خود پانی پی لوں گا تو تم اس غلطی ہو فوراً ریت
پر لٹائے دیتا ہوں۔ تم خود آؤ اور اسے تھوڑا پانی پلا دو۔ پھر شیر خوار کی جانب نظر کی اور فرمایا
تو ہی حجت خدا کا فرزند ہے اپنی حجت ان اشقیا پر تمام کر دے۔ یہ سنتے ہی بچے نے
اپنی خشک سی زبان سوکھے ہونٹوں پر پھیرنا شروع کر دی۔ فوج یزید میں کھلبلی مچ گئی۔ شامی اور
سب ہی کہنے لگے کہ حسین ٹھیک تو کہتے ہیں۔ آخر اس معصوم بچے نے کیا قصور کیا ہے۔ اسے پانی
کیوں نہیں دیا جاتا۔ کچھ اس بے بسی پر رونے لگے کچھ نے پانی پلانے کا ارادہ کیا۔ فوج کی یہ
حالت دیکھ کر عمر ابن سعد پریشان ہو گیا۔ اس نے حرملہ کو حکم دیا۔ حسین کے کلام کو قطع کر دے
حکم پاتے ہی حرملہ نے ترکش سے زہر آلود تین بھال کا تیر نکالا اور دوش پر سے کمان اتاری۔ تیر کو

چلّہ کمان میں جوڑ کر نشانہ لیتا تو اس کا ہاتھ قلم ہو جاتا اور تیر زمین پر گر گیا۔ تین بار ایسا ہوا
ہوا جب چوتھی بار تیر چلا تو علی اصغرؑ جو ننھا سا تھا چھید کر حسینؑ کے بازو میں در آیا۔ جب حسینؑ کے
ہاتھوں پر لاش آ گئی۔

حرملہ کے تیر سے جو بچہ شہید ہوا وہ حضرت علی اصغرؑ تھے جو حسینؑ کے ہاتھ کو بلند کیا لیکن
حقیقت میں حرملہ کا تیر منافقت کا کھلا چہرہ تھا جو یزید کی بنیادوں اور کھلی مخالفت میں واضح ہوئے
پیوست ہو گیا۔ فوج یزید کے ہر سپاہی کے دماغ میں یزید کے ظلم کی تاویل غرض تصویر کشید کی
ہو چکی جو حافظے کبھی بھلائی نہ جا سکی۔ حضرت علی اصغرؑ کی شہادت نے ذہنی انقلاب پیدا کرنے
کیلئے اور منافقت کے قصر کو مسمار کرنے سے منافقت کے انہدام کا کام کیا۔ شہادت کے بعد ہی
امویوں کی سیاست کا زوال شروع ہو گیا۔ فرزند رسولؐ اپنی مہم میں کامیاب ہو گئے۔

حضرت علی اصغرؑ کی بیعت پر بات کیوں کی؟

شہید ہوا کی لاش شامل کرنے کا کام ہو سکے مشکل اور صعب ترین
تھا۔ بچے کے بڑے صابر حضرت کی ضرورت تھی جس نے سب کی
وقتی طور پر معصوم ننھے سے انکار کرنے اور کچھ شہیدوں میں ننھا مجاہد کسی کے وطن کا پتہ کوئی کر سکا
فرزند رسولؐ نے علی اصغرؑ کو کیوں دفن کر دیا؟ آپ امویوں کی بربریت سے واقف تھے۔ یزید کی دادی
ہندہ نے تو حضرت امیر حمزہؓ کا جگر نکلوا کر چبایا تھا۔ آپ یہ بھی جانتے تھے کہ درندے بدبختوں کے ساتھ بھی
اسیر کیا سلوک کرتے ہیں۔ لاشوں کے گرد گھوڑے دوڑائے جائیں گے اور ان کو گھوڑوں کے سموں سے پامال
کیا جائے گا۔ سروں کو تنوں سے جدا کر کے نیزوں کی نوکوں پر شہر شہر تشہیر کرایا جائے گا۔ پس اگر
علی اصغرؑ کو فرزند رسولؐ دفن نہ کرتے تو ان کا چھوٹا سا سر تن سے جدا کیا جاتا اور کسی نیزہ پر بلند کر کے
تشہیر کرایا جاتا۔ سلطنت یزید میں جتنے منافق تھے ان کی اکثریت ارض کربلا پر موجود تھی۔ ان
میں ذہنی انقلاب اور حق و باطل میں امتیاز دریافت کرنے کی فکر پیدا کرنے کی غرض سے حضرت
علی اصغرؑ کی شہادت ہو چکی تھی اب اگر ان کا ننھا سا سر شہر شہر پھرایا جاتا تو مسلمانوں میں تحقیق

سخت غیظ و غضب پیدا ہوگا جس کی تاثیر سے شدید جوش اور خونریزی کے امکانات تھے اس لئے ان کی نعش کو سپرد خاک کیا اور یہی بہتر ہوا۔

حفاظت اسلام مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ یا زبان سے کسی کو نقصان نہ پہونچے۔ یہ وہ قاعدہ ہے جس کا قرآن میں قائم کیا جا سکتا ہے۔ مومن۔ امام خلیفہ وہ ہے جو ہر مسلمان کو اور کسی دوسرے انسان کو ہاتھ یا زبان سے نقصان پہونچانے سے منع کرے اور روکے۔ فرزند رسول نے یہ کامل مثال پیش کی اس عالم کے لئے یہ آپ کی ایک زبردست اسلامی خدمت تھی۔

زوال عصر کا وقت ہے ایک ہزار نو سو اکاون زخم کھا کر راکب دوش رسول پشت زین سے زمین پر گرے۔ انہوں نے آپ کا سر قلم کرنے کے لئے ہاتھ اٹھایا مگر جو قریب آیا وہ فوراً الٹے پیروں بھاگا۔ چالیس آدمی ایک ایک کر کے آپ کو قتل کرنے کے ارادے سے بڑھے مگر مظلوم کربلا کی ہیبت سے لرزہ براندام ہو کر واپس ہو گئے۔ آخر یہ شمر آیا۔ آپ نے شمر سے فرمایا میں جنت کا سردار اور مہمان ہوں۔ میں خود مر جاؤں گا۔ میرے خون سے اپنے ہاتھوں کو مت رنگ۔ کیونکہ میں یہ نہیں چاہتا کہ دنیا میں یہ مشہور ہو کہ حسین کا قاتل ایک مسلمان تھا۔ اس طرح حسین ابن علی کا سر کٹا کر تبلیغ اسلام کرنے کی حالت میں کند خنجر سے کاٹا گیا۔ حضرت عمر ٹھیک کہتے تھے کہ اگر میرے بعد حضرت علی کو خلیفہ منتخب کیا جائے گا تو وہ سب کو مسلمان ہی بنا کر دم لیں گے۔ اسی طرح اگر حضرت علی کے بعد حضرت حسن اور ان کے بعد حضرت حسین خلیفہ بنائے جاتے تو یقیناً کسی مسلمان کے ہاتھ یا زبان سے کسی کو کوئی نقصان نہ پہونچتا، اور آج دنیا میں اس طرح ہندو اور غیر مسلم ... مسلمان کتنی عزت کی نظر سے دیکھے جاتے۔

بعد شہادت انقلاب، انقلاب، انقلاب۔ زمین پر انقلاب۔ آسمان پر انقلاب۔ فرزند رسول کے خیموں میں شعلہ فشاں آگ سے انقلاب۔ شہدا کی لاشوں کی پامالی سے گھوڑوں کے سموں میں خونی انقلاب۔ کوفی اور شامی سپاہیوں کے دلوں میں انقلاب۔ بعد عصر ابن کربلا

ہر سانس لینے والا اپنے دل سے پوچھتا ہے

یہ کیا ہوا؟ یہ کیوں ہوا ——— ؟ اب کیا ہونا چاہئے ——؟

دشمنانِ اہلبیت، قاتلانِ حسینؑ، اور یزید پرست اور جفاکار، جو وقت سے پہلے ہی یزید کی حقیقت بے نقاب ہو گئی۔ فرزندِ رسول کی معرفت سب کو ہو گئی۔

آغازِ انتقام حالانکہ ابھی حسینؑ کے بہتے ہوئے خون کی دھار بھی نہ رکی تھی، اور ابھی یزید بمشکل چند گھنٹے قبل سامنے کے ساتھ حسینؑ کے خون کے پیاسے تھے اب تک آ حسینؑ کی عظمت کے قائل ہونے۔ جنہوں نے قتل کیا، اور جب خیام حسینی لوٹے جانے لگے تو قبیلہ بکر بن وائل کی ایک عورت اپنے شوہر کے ساتھ یزید کی فوج میں موجود تھی اس نے ایک تلوار لی اور خیام حسینی کی طرف بھیج اور کہنا شروع کیا کیوں اے بکر بن وائل کی اولاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی بیٹیاں لوٹی جائیں گی؟ حکم تو صرف اللہ ہی کا ہے رسول اللہ کے خون کا عوض لینے والا تیار ہو جائے۔

ابن زیاد کو اس کے بھرے دربار میں عبداللہ بن عفیف نے سخت درشت کہا اور لعنت ملامت کی۔

کوفہ میں گریہ و بکا علی مرتضیٰ کی بیٹیاں اسیرانِ رسول کی قید ہو کر یہاں جناب زینب خاتون ام کلثوم جب بازار کوفہ میں اور حسن بستہ پہنچیں تو انہوں نے اپنے خطبوں سے کوفیوں کو رلا دیا۔ ثانیِ زہرا نے مجمع کو مخاطب کر کے کہا۔

" بعد حمد و ثنا کے — اے اہلِ کوفہ، فریب کے پتلو! کیا تم روتے ہو، خدا کرے کہ تم ہمیشہ روتے رہو، جو کچھ تم نے ہم پر ستایا ہے۔ اور تمہاری یہ چیخ و پکار اور آہ کبھی نہ تھمے اے کوفہ والو تم نے ایمان کو دھوکہ اور فریب کا ذریعہ بنا رکھا ہے —— تمہیں معلوم ہونا چاہیئے تمہاری جماعت میں سے جس قدر افراد ہیں سب کے سب دشمنانِ دین اور مخالفِ حق ہیں۔ بلکہ تم نخوت اور تکبر کے ساتھ اس قدر آراستہ ہیں کہ ان کے سامنے شیطان جیسا متکبر بھی شرمندہ ہے

یا تمہارے خیال میں خواہشات نفس نے اس کام کو اچھا کر دکھایا ہے۔ ہمیں سب کچھ پتا ہے ...

اللہ کی قسم تمہیں گریہ کثیر اور خندہ قلیل کرنا چاہئے اور خوش نصیب ہونا چاہیئے کیونکہ تم ایسے قبیح عمل کے مرتکب ہوئے ہو جس کے باعث تمام امت محمدی کے عیوب و نقائص کا سارا بوجھ تم نے اٹھایا ہے اور وجہ یہ ہے کہ ... کیونکہ تم نے ایسے فرد کامل کو شہید کیا ہے جو خاتم الانبیا علیہم السلام کا نواسا اور جوانان بہشت کا سردار تھا ...... بیشک تم نے بہت بڑا گناہ کیا ہے۔

خداوند عالم تم پر اپنا قہر و غضب نازل فرمائے ...... اے اہل کوفہ تم پر عذاب ہو۔ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے جگر کو کس طرح پاش پاش کیا اور اس کی باعفت و عصمت پردہ نشینوں کو کس ظلم کے ساتھ اسیر و قید کیا ہے ...... اے کوفہ والو! اس وقت تم کیا جواب دو گے

جب جناب رسالتمآب بروز قیامت تم سے پوچھیں گے کہ اے آخری امت تم نے میرے بعد میرے اہلبیت کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ میں نے تمہاری خیر خواہی کی تھی تو اس کا عوض یہ ہرگز نہ تھا کہ تم میرے رشتہ داروں سے میرے بعد ایسا برتاؤ کرتے

بازار کوفہ میں حضرت ام کلثوم کا خطبہ

اسی روز جناب ام کلثوم نے کوفہ والوں کو مخاطب کر کے فرمایا: اے اہل کوفہ خدا تمہیں اس کی بری سزا دے کہ تم نے حسین لخت جگر رسول کریم کو بے یار و مددگار شہید کر دیا اور اس کے اموال کو لوٹ کر زبردستی وارث بن بیٹھے اور اس کی مستورات عصمت کو اسیر بنا کر وہ زخم لگایا جو کبھی مندمل نہ ہوگا۔ پس تمہارے لئے عذاب ہو۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ کونسی آفتیں اس وقت تم پر ہجوم کر گئی ہیں اور کس قدر بڑے گناہ کا ارتکاب تم نے کیا ہے اور کون سے خونوں کو تم نے بلا جرم خاک و ریگ میں ملا دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نواسیوں کو تم نے کس قدر ایذا دی اور ان کو سر برہنہ کیا اور ان کے اموال لوٹ لئے ہیں۔ تمہیں باخبر ہونا چاہیے کہ تم نے ان اشخاص کا ناحق شہید کیا ہے جو امت محمدی میں سب سے افضل تھے اور تمہارے دلوں سے رحمت کو اٹھا لیا گیا۔ بیشک جو اللہ کا گروہ ہے

دروازہ قلعت میں کیا ہوا ہے تو ... اور تم شیطان کا گروہ ہے ... اور نقصان اٹھانے والا
کوفہ سے شام تک۔ ابن زیاد کی فوج کے سرداروں نے میدان کربلا میں اپنی فوج کے
چالیس ہزار ... آٹھ ہزار پانسو جناب امام کے ... نیزوں پر ... مردوں اور عورتوں کو
روتے دیکھا اور بچے کربلا کا رخ پلٹ گیا۔ اب وہ ... ان راستوں سے شام پہنچے جن پر
دوستداران اہلبیت کی کوئی آبادی نہ تھی اور یہ مشہور کیا گیا کہ ایک خارجی نے خلیفۂ وقت یزید پر
خروج کیا تھا اس کا سر یزید کی طرف بھیجا جا رہا ہے اور اس کی عورتوں کو قید کیا ہے۔
کوفہ سے دریائے فرات تک ... کنارے کنارے یہ قافلہ روانہ ہوا۔ تکریت میں ایک نصرانی نے
سرِ اقدس کو پہچان کر اپنی قوم سے کہا: "یہ تو سید الرسول فرزند رسول حسین ابن علی کا سر ہے۔"
نصاریٰ یہ خبر پا کر برآمد ہوئے اور کہا کہ ہم اس قوم سے بیزار ہیں جنہوں نے اپنے رسول کے فرزند
کو ظلم و ستم سے قتل کر ڈالا۔ یہ خبر پا کر ملاعین جلد کر ... پہنچے وہاں کے مردوں اور
عورتوں نے نفرین کی اور کہا کہ اے اولاد انبیاء کے قتل کرنے والو! ہمارے شہر سے نکل جاؤ۔
جب شہر موصل میں داخل ہوئے تو وہاں پر بھی ایک شخص نے کہا: کہ یہ خانوادۂ رسول امام حسین
کا سر ہے۔ سنتے ہی اہل موصل اور خزرج کے چالیس ہزار شاہ سواروں نے جمع ہو کر قسم کھائی کہ یزیدیوں
کو قتل کر کے سر اقدس کو چھین لیا جائے۔ جیسے ہی اس کی اطلاع یزیدیوں کو ملی انہوں نے شہر میں
داخل ہونے کا ارادہ ترک کیا اور ... پہنچے۔ یہاں ایک گروہ نے مظلومیت آل رسول پر
رونا شروع کر دیا۔ ملاعین نے یہاں سے بھی جلدی کوچ کیا اور نصیبین پہنچے۔ اہل نصیبین
نے شہر کے دروازے بند کر لئے اور ان پر لعنت و ملامت کر کے پتھر برسائے اور کہا: اے اہل کوفہ
اولاد انبیاء کو قتل کرنے والو بخدا تم ہمارے شہر میں داخل ہرگز نہ ہو سکو گے۔ پھر جب یہ ملاعین
سیبور پہنچے تو وہاں بھی ان پر نفرین کی گئی۔ باوجود ... کی انتہائی کوشش کے ان
ملاعین پر ہر جگہ لعنت کی گئی اور بمشکل دمشق پہنچ سکے۔

دربارِ یزید

فتح کی خوشی میں یزید کا دربار سجا ہوا تھا اور امیروں سے بھرا ہوا تھا۔ سرِ حسینؑ ایک طشت طلا میں رکھا تھا۔ اور سامنے مخدراتِ عصمت و طہارت رسیوں میں جکڑے ہوئے کھڑے تھے۔ نصرانی سفیر روم نے سرِ حسینؑ کو دیکھ کر یزید سے پوچھا کہ یہ کس کا سر ہے؟ یزید نے جواب دیا کہ یہ سر حضرت محمدؐ کے نواسے حسینؑ ابن علیؑ کا ہے جس نے ان کو اسلئے قتل کرا دیا کہ یہ مدعی خلافت تھے۔ نصرانی نے کہا اے یزید حیف ہے تجھ پر اور تیرے جیسا ہوا کہ تو نے اپنے نبی کے نواسے کو قتل کیا۔ ارے یہ حقدار خلافت تھا یا تو؟ اور پھر وہ نبی جو خاتم المرسلین ہو اس کا نواسہ ...... خدا تمہارے دین کا برا کرے۔ تمہارا دین کیسا ہے۔

نصرانی کے مکالمے سے معاویہ کے پروپیگنڈے کا پول کھل گیا۔ شامیوں کو معلوم ہو گیا کہ یزید نہ آنحضرت کا عزیز قریب ہے اور نہ حقدار خلافت ہے بلکہ جو حقدار خلافت تھا اُسے اس ملعون نے قتل کر دیا اسلئے نصرانی پر یزید کو غصہ آ گیا اور اسے قتل کرا دیا۔

وہ نیو جس پر یزیدیت کی عمارت کو معاویہ نے قائم کیا تھا وہ ڈھا چکی تھی۔ یزید ابھی نخوت اور غرور کے نشے میں سرشار تھا اس نے اسی مستی میں چند شعر پڑھے۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ آج میرے آباؤ اجداد کی روحیں خوش ہو رہی ہونگی اسلئے کہ میں نے آلِ ہاشم سے بدلہ لیا اور اب چونکہ پنجتن کا خاتمہ ہو چکا ہے اسلئے اس نے نہایت آزادی سے اپنا آبائی مذہب اور اعتقاد کا بھرے دربار میں اعلان کر دیا۔ اور وہ یہ کہ جیسا جو اس کا دادا ابوسفیان کہا کرتا تھا محمدؐ پر نہ وحی آتی تھی اور نہ وہ رسول تھے۔ انھوں نے تو بنی ہاشم کا اقتدار بڑھانے کیلئے اسلام کا ایک ڈھونگ رچایا تھا۔ بھرے دربار میں یزید نے اپنے اس اعلان سے سیاست آلِ امیہ کے تابوت میں آخری کیلیں ٹھونک دیں۔ منافق نے اپنے مذہب کا اعلان کر دیا۔

تب جناب زینب سلام اللہ علیہا نے کھڑے ہو کر یہ خطبہ ارشاد فرمایا:

اے یزید یہ لعنات اللہ تعالیٰ کیا تو نے اطراف عالم کو ہم پر تنگ کر د
اور مصائب آلام نازل کرکے اسیر بنانے کے باعث یہ ظن قائم کر لیا ہے کہ تو اللہ کے
نزدیک مقرب ہے اور ہم ذلیل و خوار ہیں ایسا ہرگز نہیں بلکہ تیرے اسے بے محل خوشی منا
کے باعث فقط تیرا تکبر اور حماقت ہے ...... اس خوشی اور فخر و ابتہاج کے کیوں ف
کر دیا تو نے خداوند عالم کے اس ارشاد باصواب کو نہیں سنا کہ کفار کو جو مہلت دی گئی ہ
یہ ان کی بہتری اور بہبودی کے لئے نہیں بلکہ اس لئے کہ وہ سرکشی اور معصیت کی دنیا
میں کما حقہ غرق ہو لیں ...... کیا تجھے شرم نہیں آتی کہ دختران رسول کو اس منظر عام
لاکر خوشی منا رہا ہے ...... ایسے خبیث الاصل سے رقت قلب اور رحم کی کیا امید
ہے جو ابتدا ہی سے اذکیا کے جگر چبانے کے عادی ہیں اور جس کا گوشت خون شہدا ہی
ساتھ پیدا ہوا ہے اور ہماری طرف بغض و کینہ کی نگاہ سے دیکھنے والا ہماری عداوت میں
کوتاہی کر سکتا ہے۔ پھر تو اے ابن خبیث بیچ بوڑھوں کے اشعار پڑھ کر یہ مطلب بیان کرتا ہے
اگر میرے گذشتہ آباؤ اجداد موجود ہوتے تو میرے اس فعل پر مرحبا کے نعرے کرتے ہوئے
دیتے کہ اے یزید تیرے دونوں ہاتھ کبھی بھی شل نہ ہوں حالانکہ اے خبیث اس مقام پر تجھ
مار رہا ہے جہاں رسول بوسے دیتے ہوئے تھکتے نہ تھے ...... اے ملعون تو اپنے
اجداد کو خوشی کے باعث پکار رہا ہے یقیناً تو بھی انکی طرح جہنم میں جا گزیں ہو گا اور
یہ خواہش کرے گا کہ دنیا میں میرے ہاتھ پاؤں شل ہوتے تاکہ کسی پر ظلم نہ کر سکتا اور
بھی ہوتا کہ کسی کو لسانی تکلیف نہ دیتا اور جو کچھ عالم دنیا میں کیا ہے نہ کیا ہوتا

لے۔ تو اسی دعویٰ یزید کے بھرے دربار میں یہ خطبہ ... کہ مسلمان وہ ہے
ہاتھ یا زبان سے کسی کو نقصان نہ پہنچے۔

تعجب کی بات ہے کہ لشکر شیطان نے لشکر خدا و بندگان عالم کو قتل کر دیا اور ان مجیبوں کے ہاتھوں سے خون کے قطرات گر رہے ہیں اور شہدا کی لاشیں بے گور و کفن تپتے ہوئے ریگستان میں موجود ہیں۔ اے ملعون! آج تو نے ہمارے مردوں کو قتل کرنا اور اموال کو لوٹ لینا اگرچہ غنیمت سمجھ رکھا ہے لیکن عنقریب تجھے اس کے عوض عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا تب تجھے پتہ چلے گا۔ بس ہم اللہ کی طرف شکایت کرتے ہیں اور اسی پر بھروسہ ہے۔ تجھے جتنی کوشش اور مکر کرنا ہے کر لے۔ اللہ ہمارے ذکر خیر اور وحی الٰہی کو آخر تک باقی رکھے گا اور تیرے اس عیب اور فعل قبیح کے باعث تجھ پر لعنت ہوتی رہے گی۔ اور تجھے غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ عنقریب تیری زندگی کے دن ختم ہو جائیں گے اور تیرا یہ لشکر کام نہیں آئے گا۔

عام بغاوت انقلاب کی لہریں کربلا کے ریگ زار سے لہراتی ہوئی اٹھیں اور قیامت تک اٹھتی ہوئی چلی جائیں گی۔ ایک فرد ہو یا پوری قوم، ایک شہر ہو یا پورا ملک، ایک ملک ہو یا پورا براعظم، مستبدہ حکومت ہو یا مشروط نظام، جمہوریت ہو یا اشتراکیت کسی نے بھی حسینی انقلاب کی لہر کو روکنے، کچلنے، دبانے یا دبانے کی کوشش کی اس کا انجام عبرتناک ہوا۔ اس کی تفصیل ایک ضخیم کتاب چاہتی ہے۔

ہر طرف یالثارات الحسین کے نعرے بلند ہونے لگے۔ کوفہ و حجاز میں انقلاب نے کروٹ لی۔ خود شام میں ایسے افراد پیدا ہو گئے جو قتل حسینؑ کو بدترین فعل سمجھ کر یزید اور بنی امیہ پر لعن کرنے لگے۔ اس وقت جو بھی خلافت کا دعویدار بن جاتا دنیا اس کا ساتھ دیتی۔ عبداللہ ابن زبیر نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا۔ خون حسینؑ کا انتقام لینے کے لئے اپنی خلافت کا اعلان کیا۔ حجاز، یمن، عراق اور مصر نے عبداللہ ابن زبیر کی خلافت کو تسلیم کر لیا۔ اگرچہ اس وقت حجاز، یمن، عراق کی فوجیں لیکر مشرق، مغرب اور جنوب کی جانب سے شام پر

حملہ کر دیتے تو سلطنت بنی اُمیہ کا اسی وقت خاتمہ ہو جاتا اور سلطنت اسلامیہ کے خلیفہ
سُنّی مؤرخ علامہ عمر ابو النصر مصری اپنی کتاب یزید بن معاویہ کے صفحہ ۹۱ پر لکھتے ہیں کہ

"شہادتِ حسینؑ سے ایک یہ بھی اثر ہوا کہ شیعیت ان اہلِ فارس میں بھی عام ہو گئی جن کا تعلق امام حسینؑ سے بطور دامادی کے قائم ہوا تھا اہلِ فارس امام حسینؑ اور ان کی اولاد کو اس لئے زیادہ مستحق خلافت سمجھتے تھے کہ امام حسینؑ کی اولاد میں خالص عربی خون اور خالص فارسی خون کی آمیزش ہو گئی تھی۔

اب حسینؑ کا نام انقلاب تھا۔ سلیمان ابن صرد خزاعی نے کوفہ میں انقلاب پیدا کر دیا۔ حضرت حسینؑ ابن علیؑ نے روز عاشور اپنے آخری خطبہ میں یہ تمنا کی تھی کہ امیر مختار یزیدیوں کو موت کے جام پلائے، وہ پوری ہوئی۔ امیر مختار نے قاتلان شہدائے کربلا کو چن چن کر موت کے جام پلائے۔ عمر ابن سعد کی بیوی امیر مختار کی حقیقی بہن تھی۔ اس مومنہ نے بجائے اپنے منحوس شوہر کی جان بخشی کی سفارش کرنے کے اپنے بھائی مختار سے کہا کہ مجھے جلدی اس منحوس کی زوجیت سے نجات دلائے۔

مدینہ پر بے نقاب

مدینہ کی بغاوت کو سنتے ہی یزید آگ بگولا ہو گیا۔ مسلم بن عقبہ جسے مؤرخ المری ایک جابر شیطان کہتا ہے کمانڈر مقرر کیا۔ یزید کے منادی نے دمشق کی گلیوں میں یہ آواز لگائی "لوگو! پورے عطایا لیتا ہوں تو جنگ کے لئے حجاز کا رُخ کرو۔ ہر شخص کو سو سو دینار تو اسی وقت بٹنے جائیں گے"۔ اس خبر کو سنتے ہی بارہ ہزار آدمی تو اسی وقت تیار ہو گئے۔ مدینہ پر مسلم نے حملہ کیا جس کی روداد اسی ملعون نے بذریعہ خط یزید کو روانہ کی۔ مسلم نے ایک ہزار سات سو تو صرف صحابی رسولؐ قریش، انصار، مہاجرین قتل کرائے اور دس ہزار عوام نہایت بیدردی سے موت کے گھاٹ اُتار دے۔ مساجد کی بے حرمتی کی اور ان کو گھوڑوں کا اصطبل بنایا اور مقدس مقامات کو تباہ کر کے ان کو لوٹا۔ جو کچھ قتل ہونے سے بچے اُن کو

یزید کا غلام بنایا۔ جنھوں نے یزید کی غلامی سے انکار کیا ان کو بے دردی سے ذبح کیا گیا۔ مدینہ کی جو علمی درسگاہیں، نبی و خلفائے راشدین کے زمانہ میں قائم کی گئیں تھیں اُن میں سے بعض کو منہدم کیا اور باقی کو بند کر دیا گیا۔ مسلم اپنے خط میں لکھتا ہے:

ہم نے خوب تلواریں چلائیں اور ان کے بڑے بڑے آدمیوں کو قتل کیا اور جو سامنے آیا قتل کیا۔ یہاں تک کہ شہر کو پاک و صاف کر دیا اور ان کی لاشوں پر گھوڑے دوڑائے۔ تین دن تک امیر المومنین کی ہدایت کے مطابق خوب لوٹ کھسوٹ کی۔ پس اس اللہ کا شکر ہے جس نے میرے دل کی پیاس کو بجھایا اب میں بیمار ہوں اور موت کا انتظار کر رہا ہوں۔"

جب یزید نے یہ خط اپنے بیٹے معاویہ کو پڑھ کر سنایا تو وہ زار و قطار چیخ چیخ کر رونے لگا یزید نے رونے کا سبب پوچھا تو اس نے کہا "جو لوگ اہل مدینہ سے مارے گئے اُن کے قتل پر رو رہا ہوں ان کو قتل کر کے ہم نے اپنے آپ کو قتل کر لیا ہے۔" اس پر یزید نے کہا تو نے بھی انکو قتل کر کے اپنی پیاس بجھائی ہے۔

مدینہ کے مظالم کی طویل داستان میں سے صرف ایک ہولناک کہانی سن لیجئے

یزیدی فوج کے ایک سپاہی نے ایک عورت سے کہا کہ جو کچھ تیرے پاس ہے وہ میرے سامنے لاکر رکھ دے ورنہ خدا کی قسم میں تیرے اس بچے کو قتل کر دوں گا۔ اس پر عورت نے جواب دیا "تیرا برا ہو۔ یہ ابن ابی کبشہ انصاری صحابی رسول کا پوتا ہے۔" پھر اپنے بچے کی طرف مخاطب ہوئی اور کہا "اے میرے پیارے بچے خدا کی قسم اگر میرے پاس کوئی چیز ہوتی تو تیری جان بچانے کے لئے میں اسے عوض میں دے دیتی۔ اس فوجی نے ماں کا دودھ پینے کی حالت میں اسکی ٹانگ پکڑی اور ماں کی گود سے گھسیٹ کر اس کو دیوار پر اس زور سے پٹخا کہ بچے کا بھیجا پھٹ کر زمین پر بکھر گیا۔ یہ فوجی جب اسکے گھر سے نکلا تو اسکا آدھا چہرہ کالا ہو چکا تھا۔

مدینہ کی تباہی کے بعد مکہ پر چڑھائی کی۔ راہ میں مسلم بن عقبہ مرا۔ اسے دفن کر کے فوج

فوج کی طرف بڑھی کچھ لوگوں نے قبر کھود کر اس ملعون کی لاش نکالی اور اسے
جلا کر خاک میں ملا دیا۔

شامی فوج ابن حصین کی سرکردگی میں تھی جس نے مدینہ پہنچتے ہی ۳ ربیع الاول
کو منجنیقوں کے ذریعے بیت اللہ پر پتھروں کی بارش شروع کر دی۔ اس طرح کعبہ منہدم ہو
اور اس کی بنیادیں تک ہل گئیں۔ اہل مدینہ مقابلہ کرتے رہے تھے کہ اگر اہل شام کی فوج
پر غالب ہو گئی تو ان کا انجام بھی ویسا ہی ہوگا جو اہل مدینہ کا ہوا تھا۔ ۲۰ ربیع الاول
کو یزید مر گیا۔ شامیوں نے مکہ کا محاصرہ ختم کیا اور شام کی طرف چلے گئے۔ اس طرح بے
اہل حجاز اور اہل مدینہ کے ہاتھوں قتل کر دئے گئے

دشمن کی امداد

حصین ابن نمیر اپنی فوج کو بچانے کی غرض سے غیر معروف
راستوں سے گزر رہا تھا کہ ایک ایسے مقام پر پہنچے
جہاں پانی نایاب تھا فوج نے شدت پیاس کی وجہ سے ڈیرے ڈال دئے اور گھوڑے
اپنی موت کا ہم آگے بڑھ نہیں سکے۔ رات کا وقت تھا حصین پانی کی تلاش میں چلا۔ تلاش
کرتے یہ مدینہ کے قریب پہنچ گیا رات ختم ہو رہی تھی اور اسے یہ پتہ نہ تھا کہ وہ کہاں جا
پریشانی کی حالت میں اسے بہت دور پر ایک اونٹ اور ایک آدمی چلتے ہوئے نظر آیا۔
اپنا گھوڑا دوڑا کر اسکے قریب جو پہنچا تو دیکھا کہ اونٹ پر پانی سے بھری ہوئی مشکیں لد
ہوئی ہیں۔ حصین نے زور کر پوچھا "اے شیخ یہ پانی ہمارے ہاتھ بیچے گا"۔ اس اجنبی نے جواب
کیا پانی بھی بیچنے کی چیز ہے؟ تجھے اگر ضرورت ہے تو یہ سب پانی بلا قیمت لے لے
حصین کو یہ سن کر حیرت ہوئی۔ گھبرا کر پوچھنے لگا "کیا آپ علی ابن الحسین ہیں"؟ فرمایا
ہاں میں حسینؑ ابن علیؑ کا فرزند ہوں۔ حصین نے کہا کیا آپ نے مجھے پہچانا؟ جناب سید سجاد
نے جواب دیا "ہاں تو وہی حصین ابن نمیر ہے جس نے روز عاشور کربلا میں میرے والد حسین

ی نے منہ پھیر لیا تھا ۔ اس نے کہا تھا کہ وہ ان لوگوں کی ندامت قبول نہ ہوگی ۔ حقیقت سے
ت کر کہا حسین آپ کو یہ خوشخبری سناتا ہوں کہ یزید مر گیا تخت شام خالی ہے ۔ اگر
چاہئے کہ میں بیعت کروں اور آپ کو تخت شام پر بٹھا دوں ۔ ایوب کربلا نے جواب دیا
یا اور ہو ۔ مجھے مال دولت و شاہت کی خواہش نہیں ہے ۔ ایم الحسن بنی ہاشم کے امام حسین ؑ
حسین اور اہل بیت کی رہائی فوج کو سامان رسد اور پانی دیا ۔ یہ وہی شامی فوج ہے جسے
ابن کربلا ۔ تا ادبی مدینہ اور کہ میں پیدا شت ۔ خون کیا تھا اور جو خون ناحق حسین کا انتقام
دوں سے پیچھے ہٹی شام کو واپس جا رہی تھی ۔ دشمن کے ساتھ نیکی کرنا بنی ہاشم کی
کی صفت تھی جس سے یہ نیز خود حسین ابن علی ؑ سے یزید کے حق میں بیعت لینے کی فکر میں تھا
یا وہ حضرت علی ؑ ابن حسین کی بیعت کیوں کرنا چاہتا تھا ۔ یہ انقلاب ذہنیت کیوں ہوا ؟
شہادت حسین ؑ ابن علی ؑ کا اثر عالمگیر ہوا ۔ خود یزید بھی اس سے متاثر ہوا

اشکِ ندامت

مسعودی اور مولف مرآۃ الظفر کی لکھتے ہیں : جب تھوڑے ہی دنوں
ے بعد یزید پر لعنت بھیجنے لگے اور اسکو محسوس ہوا کہ امام حسین کو قتل کر کے اس نے کیا برا کام
ہیں کیا چنانچہ کہنے لگا ۔ مجھے کیا ہو گیا تھا میں تکلیف برداشت کر لیتا اور امام حسین کو بلا کر اپنے
مکان میں ٹھہرا لیتا اور جو وہ چاہتے ویسا ہی ان کے ساتھ سمجھوتہ کر لیتا اسکے علاوہ رسولؐ کے حقوق
کی حفاظت کو وہ تنہا رہ گئے ہوں مجھے ایسا ہی کرنا چاہئے تھا لیکن ابن مرجانہ پر اللہ کی لعنت ہو
اس نے اس انجام کو پہنچایا ۔ میں نے اس سے کہا تھا کہ امام حسین کو چھوڑ دے اور ان کو واپس جانے
دے مگر اس نے ایسا نہیں کرنے دیا ۔ میں نے اس سے یہ بھی کہا تھا کہ امام حسین کو میرے ہاتھ پر
بیعت کر لینے دے یا انکو کسی سرحد پر چلا جانے دے جہاں وہ اپنی تمام زندگی گزار دیں
مگر ابن مرجانہ نے اسکو نہ مانا اور امام حسین کو قتل کروا دیا اور مسلمانوں کا بغض میرے لئے
پیدا کر دیا اور ان کے دلوں میں عداوت کا بیج بو دیا ۔

اس کے بعد بھی کسی نوع کی فتح کا حساب ... اگر یزید نے کوئی فیصلہ امام حسین کے بعد بھی
سے کوئی بات ایسی کی [illegible] کیا تھا پھر بھی لہو و لعب اور شراب نوشی کی محفلیں میں برابر شریک
اس سے پتہ چلتا ہے کہ امام حسین اس کی ایک ناخوشگوار [illegible] تھی تا کہ لوگوں کا غم و غصہ جب سے
کم ہو جائے اور دنیا اس قتل عام کو بھی بھول جائے۔ مقام کربلا میدان جنگ نہ تھا بلکہ وہ ایک
قربان گاہ تھا جہاں انتہائی بے دردی سے قتل عام کیا گیا جس میں بوڑھے بچے اور عورتیں شامل
تھیں اسلئے یہ بھی انسانی لوح حافظہ سے محو نہیں کیا جا سکتا۔

فتح و شکست

مقصد کا حاصل ہونا فتح ہے۔ مقصد میں ناکامی کا دوسرا نام شکست ہے۔ مقابلہ جب ایک [illegible] ہو [illegible] سے بھی جیت اسکی ہوتی ہے جسے اپنا مقصد حاصل ہو جاتا ہے اور ہار اس کی ہوتی ہے جو اپنے مقصد سے محروم رہ جاتا ہے۔ یزید کا مقصد امام حسین سے بیعت حاصل کرنا تھا اسے وہ ایک لاکھ بیس ہزار فوج، پانی بند کرنے اور ہزاروں سختیوں کے باوجود بھی حاصل نہ کر سکا۔ اسلئے اسکی یہ صریح شکست ہوئی۔ یہ تو مقصد میں ناکامی کی شکست ہوئی اس شکست کے ساتھ اور بہت سی شکستیں یزید پر وارد ہو گئیں۔ اُس پر لعنت۔ اس کو بغاوتیں خود اسکے گھر میں اسکے لڑکے معاویہ دوم کی بغاوت۔ خاندان کی فریب کاریوں کا پول کھلنا حلیفوں اور مددگاروں کے جان کا [illegible] ٹوٹنا۔ بنی امیہ کے سلطنت کے زوال کا آغاز۔ بنی امیہ سے نفرت کی دیوار کھڑی کر دیا۔ خود یزید کا مذکورہ حصہ اعتراف اور اسکی صفائی۔ یہ باتیں کیا ان پڑھے لکھوں کو نظر نہیں آتیں جو یزید کی ظاہری فتح کا اپنے بیانات اور مقالات میں تذکرہ کرتے ہیں۔ موت کا نام شکست نہیں ہے۔ مارنے والے یا قاتل کا نام فاتح نہیں ہوتا جنگ کا فیصلہ جسکے حق میں ہو بس فتح اسی کی ہوتی ہے۔ بہت سے طالبعلم امتحان کا نتیجہ آنے سے پہلے مر جاتے ہیں اور نتیجہ نکلنے پر کامیاب طلباء کی فہرست میں انکا نام شائع ہوتا ہے ان مردہ طالب علموں کو کون فیل کہہ سکتا ہے حکم سنائے جانے سے پہلے اگر جیتا ہوا فریق مر جائے تب بھی فیصلہ اسی کے حق میں رہے گا

کربلا کی جنگ میں یزید یا اس کی فوج کو کسی حیثیت سے بھی فاتح کہنا تاریخ، ادب، منطق، علم نفسیات کے لحاظ سے گناہ کبیرہ ہے۔ یزید اور اس کی ٹڈی دل فوج بھوک، پیاس، گرمی، خوف زدوں اور کمزوروں کی قربانیاں، عورتوں اور بچوں کی پریشانیاں ان سب نے مل کر حسینؑ ابن علیؑ پر حملہ کیا اور ان کے منہ سے بیعت کے لئے ہاں نہ کہلوا سکے تو پھر فتح کس چیز پر پائی۔ ایک فدک کی ریاست اگر تھی جسے اللہ کے اور رسول کے لئے چھوڑ دی تھی۔ اس پر ضرور فتح پائی تھی۔ لاشوں کی چادروں پر ضرور فتح پائی تھی۔ سکینہ کے گوشواروں پر بیشک فتح پائی۔ لاش فرزند رسولؐ پر سے کپڑے جوتے کپڑے اتارنے میں عظیم الشان فتح پائی۔ مظلوموں کی لاشوں کو پامال کرنے میں ضرور کامیاب ہوئے۔ آل رسولؐ کو شہر بشہر تشہیر کرانے میں تھوڑی کامیابی جو ری پیچھے ضرور حاصل کرلی۔ ان فتوحات کو بھی ہم قابل غور سمجھتے اگر امیر مختار کی تلوار ان کا انتقام نہ لیتی۔ اس سے کہنا پڑتا ہے کہ یزیدیوں کی یہ فتوحات ان کی عظیم الشان شکست کا پیش خیمہ بن گئے۔ اب رہی آخرت کی سزا تو اسے خدا جانے۔ بیکس سیدانیاں ہی یزید کو اپنا خلیفہ مان لیتیں تب بھی یہ کہا جا سکتا تھا کہ یزید نے بعد شہادت حسینؑ فتح پائی۔ حسین ابن علیؑ کے گلوئے مبارک سے خون ناحق کا گرنا تھا کہ انقلاب آگیا۔ اور ایسا انقلاب آیا کہ یزید کو مقید جناب سید سجادؑ سے بیعت لینے کا خیال تک نہ پیدا ہو سکا۔

جادو وہ جو سر پر چڑھ کے بولے

حسینؑ کی شہادت کی نوعیت کسی چیز پر پردہ نہیں پڑنے دیتی۔ اب بنی امیہ کی بدفعلیاں فسق و فجور، شراب نوشی، زناکاری، عیش پرستیاں، مخرب اخلاق بد اعمالیاں، ظلم جبر و تشدد داخل اسلام نہیں ہو سکتے۔ قوانین الٰہی۔ ہندو، مسلمان، نصاریٰ، یہود، سکھ، پارسی نہیں ہو سکتے حسینؑ کی شہادت سے جو کہ اخلاقی اور معاشرتی قوانین الٰہی کی بے لاگ اور کھری مثالیں ملتی ہیں اسلئے ہر ایک فرقہ اور قوم کو اپیل کرتی ہیں۔ حسینؑ کی شہادت صرف انکی باعزت موت

کا یقین ہے بلکہ اسلام کی عزت اور عباب ادھی ہے اور یزید کی ذلت کی دوری۔ ذلت کی موت
اور تاقیامت ذلت کی یاد ہے۔ قریب تھے سال بھر جب یزید مرا اور اس کو بیٹا تخت خلافت
پر بٹھایا تو اس نے یہ خطبہ دیا:

لوگو! میں تم پر حکومت کرنے کا خواہش مند نہیں ہوں کیونکہ اس عظیم امور کی وجہ سے جو مجھے ناپسند ہیں۔ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تم بھی مجھ کو ناپسند کرتے ہو کیونکہ ہم تو اسی طرح مبتلا ہو چکے ہیں اور تم ہمارے ہاتھوں۔ آگاہ ہو کہ میرے دادا معاویہ نے اس امر حکومت کے لئے اس سے جھگڑا کیا جو اُن سے اور ان کے علاوہ ہر ایک سے اس امر کے زیادہ حقدار تھے کیونکہ انھیں قرابت رسولؐ کا شرف حاصل تھا۔ ان کا فضل عظیم تھا۔ وہ تمام مہاجرین سے قدر و منزلت میں بزرگ تھے۔ ان کے سب سے زیادہ شجاع اور علم میں سب سے زیادہ تھے۔ ایمان میں سب اول۔ منزلت میں سب سے زیادہ باشرف۔ صحبت رسولؐ میں سب سے زیادہ قدیم۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ کے چچازاد بھائی ان کے داماد تھے جن کے ساتھ رسولؐ نے اپنی دختر کا نکاح کر دیا تھا۔ علیؑ کی پسند سے انکو فاطمہ کا شوہر بنا دیا تھا اور فاطمہ کی مرضی سے انھیں علیؑ کی زوجہ بنا دیا تھا۔ وہ نبی کے دونوں نواسوں کے باپ تھے جو دونوں جوانان جنت کے سردار تھے جو انکے فرزند تھے اور حسنینؑ کا تعلق تجزہ مبارکہ طیبہ طاہرہ سے تھا۔ ـــــ میرے دادا نے علیؑ کے ساتھ جو سلوک کیا تمہیں معلوم ہے اور خود تم نے انکے ساتھ کیا کیا اس سے بھی تم ناواقف نہیں ہو۔ یہاں تک کہ میرے دادا کے امور منظم ہو گئے جب انھیں موت آگئی تو وہ اپنی قبر میں تنہا اپنے اعمال کے ہاتھوں رہن ہو گئے انھیں نے وہ سب پا لیا جو وہ اپنے آگے بھیج چکے تھے اور وہ سب ان کے آگے آگیا جس کے وہ مرتکب ہوئے تھے اور جو کچھ انھوں نے زیادتیاں کی تھیں وہ سب دیکھ لیں۔ ـــــ پھر میرے باپ یزید کی طرف خلافت منتقل ہوئی اور اس نے تمہاری حکومت اختیار کی۔ اسی کی تمنا نے باپ کو بھی

تھی۔ میرا باپ بھی اپنی بداعمالیوں اور زیادتیوں کی وجہ سے خلافت کا اہل نہ تھا۔ وہ اپنی خواہشوں میں پڑ گیا۔ اور اپنی غلطیوں کو درست سمجھنے لگا۔ اس لیے بڑے اقدامات کیے۔ خدا پر جرأت کی۔ ان پر ظلم کیا جن کی عزت کرنے کے سبب مستحق تھے یعنی اولاد رسول۔ جس کے نتیجے میں اسکی مدت حیات کم ہو گئی اور اس کا نشان مٹ گیا اور اب اپنے اعمال کے ساتھ تنہا ہے۔ اپنے گڑھے میں پڑا ہے۔ اپنی خطاؤں کے ہاتھوں رہین ہے۔ اس کے گناہوں کا بوجھ اور انجام بد باقی رہ گیا ہے۔ جیسا اس نے کیا ویسا پایا۔ وہ اب نادم ہوا جبکہ ندامت اسے کوئی فائدہ نہ پہنچا سکتی ہم کو اسکے مرنے پر رنج کرنے کا موقع نہیں ملا کیونکہ ہم اس فکر و رنج میں مبتلا ہو گئے کہ اس کا انجام کیا ہوگا؟ کاش ہمیں معلوم ہو جاتا کہ اس سے کیا کیا سوالات کیے گئے اور اس نے جواب میں کیا کیا کہا؟ کیا اس پر اسکی بداعمالیوں کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہوگا؟ کیا وہ اپنے کیے کی سزا پا رہا ہوگا؟"

یہاں تک تقریر کرنے پایا تھا کہ اس پر رقت طاری ہو گئی وہ بہت دیر تک چیخیں مار مار کے روتا رہا ـــــ پھر اس نے کہا اب میں قوم کا تیسرا بنا ہوں پہلا معاویہ۔ دوسرا یزید اور تیسرا معاویہ ابن یزید۔ مجھ سے جو لوگ ناراض ہیں وہ زیادہ ہیں اور جو راضی ہیں وہ کم ہیں میں تمہارے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔ خدا مجھے اس حالت میں نہ دیکھے کہ میں تمہارے اعمال بد کا ذمہ دار ہوں اور ان کے انجام بد کے ساتھ بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوں۔ اب تم جانو اور تمہارے معاملات۔ تو اس حکومت کو لے لو اور جسے پسند کرو اسے اپنا حاکم بنا لو میں نے تمہاری گردنوں سے اپنی بیعت اتار لی۔ والسلام

مروان زیر منبر بیٹھا ہوا تھا اس نے آواز بلند کہا کیا عمری سنت یہی تھی۔ یہ سنکر معاویہ ابن یزید نے کہا "دور ہو جا" کیا تو مجھے میرے دین کے معاملہ میں دھوکا دینا چاہتا ہے خدا کی قسم میں نے تمہاری خلافت کی شیرینی کبھی کو نہیں چکھا۔ بھلا میں اسکی تلخی کیسے گوارا کر سکتا ہوں۔ اگر خلافت کوئی نفع کی چیز ہے تو جو میرے باپ کے تو صرف گھاٹا ہی گھاٹا ہاتھ

لگا۔ اور کہنے لگا کہ بیٹا۔ اور اگر خلافت بری چیز ہے تب بھی سب باپ کے لئے
اتنا ہی کافی ہے جتنا وہ اٹھا گیا ——— تقریر کے بعد معاویہ منبر سے اتر کر گھر میں چلا
گیا۔ اسکی ماں یزید کی بیوی نے اس سے خفگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا تو پیدا ہی نہ ہوا ہوتا اور
میں نے تیرا ذکر نہ سنا ہوتا۔ اس نے کہا خدا کی قسم میں بھی یہی چاہتا تھا۔

معاویہ بن یزید کے اس اقدام کے بعد بنی امیہ نے اس کے استاد عمر مقصوص کو
گھیر لیا اور کہنے لگے تو ہی نے اسکو یہ سب سمجھایا اور پڑھایا ہوگا۔ اور اسکے دل میں علیؑ اور
اولاد علیؑ کی محبت بٹھا دی ——— عمر مقصوص نے جواب دیا: خدا کی قسم میں نے
کچھ نہیں کیا۔ وہ خود ہی فطرتاً علیؑ اور اولاد علیؑ سے محبت رکھتا تھا۔ اور ان نے اسکے عذر
و معذرت کو قبول نہ کیا بلآخر پکڑ لے گئے اور انہیں زندہ دفن کر دیا اسی عالم میں وہ دنیا
سے رخصت ہو گیا۔ بنی امیہ کی شقاوت اس حد تک پہنچ چکی تھی۔

یزید نے تو بھرے دربار میں اسلام کا آنحضرتؐ کا ڈھونگ بنایا تھا۔ اب اسی جیسے
بیٹا خود یزید کے بیٹے معاویہ دوم نے اپنے باپ اور دادا کے ڈھونگ کا پول بر سرِ منبر
مسلمانوں کے ایک بڑے مجمع میں کھول کر رکھ دیا۔ جیسا کہ یہ ابن ... کے ایام گذر پرباد
کی طرح ظالم اور گنہگار باپ کا خدا ترس بیٹا تھا۔

مظلوم کی شہادت سے متاثر ہو کر معاویہ دوم نے اپنے ضمیر کی آواز مسلمانوں کے
بڑے مجمع کو سنا دی۔ یہ ہے اپنے مقصد میں حسینؑ کی کامیابی۔ کہ دشمن اسلام ابو سفیان کا پوتا
دشمن علی معاویہ کا پوتا۔ دشمن حسینؑ یزید کا بیٹا یعنی خود معاویہ دوم دمشق کے اموی دربار میں
سر بر سرِ منافقین اسلام کو ایمان اور اسلام حقیقی کی تعلیم دینے لگا۔

حق کا بول بالا

ظلم کسی کو بھی پسند نہیں۔ ایک زبردست ظالم بھی وہ سروں کی مظالم
پر نفرت کا اظہار کرتا ہے اس وقت جب ملک یونان تہذیب اور تمدن

گوارہ بنا ہوا تھا عظیم سقراط اسی جرم پر کہ وہ دنیا کو انسانی کردار کی بد اخلاقی اور بد اطواری سے متنبہ کر رہا تھا اور ان کو نیک ہدایات دے رہا تھا گرفتار کر لیا گیا۔ عدل وانصاف کی عدالت میں اس کا مقدمہ پیش کر دیا گیا۔ ہدایت کو اس عہد کے لوگ جرم سمجھتے تھے اسلئے گواہیوں سے وہ مجرم قرار دیا گیا۔ عدالت نے موت کی سزا دی۔ زہر پلا کر ختم کیا دو ہزار برس گزر گئے یونان کو ہوش آیا تو کہا سقراط کی سزائے موت یونانیوں کی عدالت پر ایک نہایت بدنما دھبہ ہے اس کا تدارک کرنا چاہیئے سقراط کو مرے ہوئے دو ہزار برس سے زیادہ گذر چکے ہیں اب کیا ہو سکتا ہے منصف مزاجوں نے کہا کہ ہاں وہ تو زندہ نہیں ہو سکتا لیکن ہم اعتراف گناہ تو کر ہی سکتے ہیں۔ چنانچہ سقراط کے مقدمہ کی پھر سے سماعت شروع ہوئی۔ گواہوں نے اسکی صفائی پیش کی اور عدالت نے سقراط کو بری کیا بیشک یہ یونانی عادل تھے اور سقراط کو زہر پلانے والے ظالم تھے۔

شہادت حسین نے ایسا ہی کام ایک بنی امیہ کے خلیفہ عمر ابن عبد العزیز میں کیا۔ آپ ستمبر ۷۱۷ء میں تخت نشین ہوئے آپ نے دیانت عدل اور سادگی میں شہرت پائی۔ آپ نے یہودیوں اور عیسائیوں کی چھینی ہوئی عبادت گاہیں واپس کر دیں۔ آپ نے فدک کی ریاست کو جسے خود ان کی والدہ کے دادا نے رسول کی بیٹی جناب فاطمہ کو محروم کرا دیا تھا اہلبیت کو بحال کر دی۔ حضرت علی پر تبرہ جسے ان کے سگے دادا معاویہ نے رائج کیا تھا اس کو حکماً بند کرا دیا معمولی سے ظلم پر بہت سخت سزائیں دیتے تھے ان کا حشر جسٹس امیر علی سے سنئے۔ وہ لکھتے ہیں:

"حضرت عمر بن عبد العزیز کی عام پسند حکومت سے اموی امیر بڑے نالاں تھے انھیں اندیشہ تھا کہ اس طرح سے سیاسی اقتدار ان کے ہاتھوں سے نکل جائے گا۔ چنانچہ انھوں نے خلیفہ عمر بن عبد العزیز کے خلاف سازش کی۔ آپ کو زہر دیا گیا۔"

یہ قیاس کہ بنو ہاشم اور بنو امیہ کے درمیان خاندانی عداوت تھی ایک گروہ کی حماقت ہے

بنو ہاشم کو بنو امیہ سے کوئی دشمنی نہ تھی۔ بنو امیہ کو سیاسی اقتدار حاصل کرنے کے لئے ہر اس شخص سے دشمنی تھی جس سے ان کو اپنے اقتدار کے زائل ہونے کا ذرا سا بھی گمان پیدا ہو جاتا تھا چاہے وہ بنی ہاشم میں سے کوئی فرد ہو یا خود ان کے خاندان امیہ میں سے کوئی فرد ہو۔ حتی کہ انہوں نے اپنے خاندان کے منصف مزاج خلیفہ معاویہ دوم اور خلیفہ عمر ابن عبد العزیز کو بھی زہر دے کر مار ڈالا۔

اسلام کیسے پھیلایا گیا

تعلق اور اقتدار کے دوام کے لئے بچاری بنو امیہ نے مسلمانوں کے حامی دین اسلام کو اپنے اپنے مسلک گیری میں لے لیا

حالت کفر میں بھی اقتدار کے لئے بنو امیہ نے نمائشی خیرات کی جب نسب میں بنی ہاشم سے مقابلہ کیا کفار کا سرغنہ بنایا۔ مسلمانان مدینہ پر چڑھ دوڑنے حملے کرائے آنحضرت سے احد۔ بدر۔ خندق وغیرہ کی لڑائیاں لڑوائیں۔ وہی اقتدار اسلام کو قبول کر لینے سے حاصل ہو گیا۔ اب وہ اسلام کے نام پر ملک فتح کرنے لگے۔ شام کا ملک فتح کر کے معاویہ اس کا گورنر بنا۔ ادھر عثمان نے ابو سفیان کے مشورے سے بنی امیہ کو اپنی خلافت کی ریڑھ بنایا۔ قتل عثمان کے بعد معاویہ نے خلیفہ وقت حضرت علی سے بغاوت کی آخر میں مسند رسول کا وارث اور حضرت محمد کا عزیز قریب اور جانشین بن بیٹھا۔ پھر حسین کے انکار بیعت سے یزید نے پنجتن کا خاتمہ کیا۔ اور نبی کو ناکام کرنے کے بعد بھرے دربار میں اعلان کر دیا کہ اسلام ایک ڈھونگ تھا۔ بنی امیہ سابقین اسلام اور ایمان لوگوں کے دشمن تھے۔ مسجدوں کے منبر پر حضرت علی پر تبرا کے لئے مخصوص کر دئیے تمام سلطنت کی آمدنی سے رعایا کی فلاح و بہبود کے لئے نہ کوئی قابل ذکر رفاہ عامہ کے کام کئے اور نہ علوم و فنون کی درسگاہیں قائم کیں جس سے ذرا بھی خطرہ کا اندیشہ ہوا اسکا زہر اور خنجر سے خاتمہ کیا۔ ان دشمنان عدل و انصاف۔ مخالفین رحم و رواداری نے خود اپنے خاندان کے دو نیک سیرت خلیفہ معاویہ دوم اور عبد العزیز کو زہر سے مار ڈالا۔ غرضیکہ ظلم جسے اسلام مٹانے آیا تھا اسی کو اسلام کا طرۂ امتیاز بنا دیا۔ تلوار سے بنی امیہ نے

اپنے اقتدار کو بڑھایا اور تمام بدنام ہوا اسلام کا۔ اسلام کی تعلیم اخوت، رواداری، مواسات، عدل و انصاف کو طاق نسیاں پر رکھ کر بربریت اور سفاکی کے مظاہرے کئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دوسری قوموں کی نظر میں آج اسلام نام ہے ظلم و تشدد، جنگ اور خونریزی کا۔ عیسائی مورخین، مستشرقین اور مبلغین نے غضب یہ کیا کہ اسلام کو بدنام کرنے کی غرض سے منافقین ہی کو مسلمانوں کی حیثیت سے پیش کر دیا جس سے غلط فہمی اور زیادہ ہو گئی۔ اب اسلام کو تلوار کا مذہب کہا جانے لگا۔

اسلام کا مشن

طاقت میں دنیا کی ہر قوم اور فرقہ کو متحد کرنا، کرۂ ارض کو امن کا گہوارہ بنانا، جیو اور جینے دو کا مسلک، اقلیتوں کی حفاظت، عدل و انصاف، مواسات، رواداری اور اخوت و محبت اسلام کا مشن ہے۔ اس مذہب کی تبلیغ بحکم خدا حضرت محمدؐ نے ملک عرب سے شروع کی جہاں ضروریات زندگی کمی اور ہزاروں بتوں کی پوجا ہوتی تھی اور جنگ و جدل شدت سے تھی۔ مسلمان وہ جس کے ہاتھ یا زبان سے کسی کو نقصان نہ پہنچے اس اصول کا پابند بنا کر وحشی عربوں کو متمدن اور مہذب بنایا۔ خود آنحضرت نے کبھی ابتداءً جنگ نہ کی۔ مدینہ کے مسلمانوں پر یورش کرنے والوں کا کبھی تعاقب نہ کیا۔ حدیبیہ میں دب کر صلح کی۔ فتح مکہ پر تمام ایذا رسانیوں کو بھلا دیا۔ یہودیوں، عیسائیوں وغیرہ کو مساوی حقوق دیئے۔ ان کی جان و مال، عورتوں اور عبادتگاہوں کی حفاظت کا مسلمانوں کو پورا ذمہ دار بنایا۔ اسی سیرت کی پابندی حضرت علیؑ نے بھی کی۔ ابوسفیان نے جب حق خلافت کے لئے آپ کو ورغلانے کے لئے ابھارا تو آپ نے اسے دھتکار دیا۔ تیسری مرتبہ جب شیخین کی ملک گیری کی سیرت پر عمل کرنے کی شرط پر آپ کو خلافت دی جانے لگی تو آپ نے اس پر عمل کرنے سے انکار کیا۔ اور خلافت ایسے منصب جلیلہ پر ٹھوکر مار دی کیونکہ آپ ذاتی مفاد کی خاطر دنیا کو جنگ کی بھینٹ چڑھانا نہیں چاہتے تھے۔ حضرت علیؑ کی وہی ذوالفقار جس نے زمانہ رسولؐ میں تمام دفاعی لڑائیوں کو سر کیا تھا وہ ملک گیری

حالات میں کبھی بھی یہ پیغام نہ ہوتی۔ بلکہ آپ اسی زمانے میں مدینہ میں باب آل اطہار حضرت علی علم کے دریا
جانتے تھے۔ شہادت کے وقت اپنے قاتل کو بھی شربت پلوایا۔ آپ کے بعد حضرت امام حسن نے صلح حدیبیہ
کے اصول پر معاویہ سے صلح کر لی۔ جب حضرت امام حسنؑ زہر دغا سے شہید کر دیئے گئے تو حضرت حسینؑ
ابن علیؑ نے دیکھا کہ معاویہ اور یزید نے نانا کی تعلیم کو باطل کیا تمام غیرت نابود کر دیا ہے اور یزید کی
کی تائید اور تصدیق کے لئے مجبوری کے حق میں بیعت حاصل کی جا رہی ہے اس وقت آپ
اہل بیت کی جانیں اور صحابیوں کی خون ریزی اور کوئی کوتاہی سے محفوظ رکھنے کی غرض سے
ارض کربلا پر تشریف لائے آپ نے سفر کی ہر منزل پر اپنے ہمراہیوں کو اپنی موت کا یقین دلایا
ہوا کہ پر اپنے مقصد کو صاف الفاظ میں واضح کیا کہ یزید کو مار کر اس سے ملک و تخت کو چھینا نہیں
ہے بلکہ اپنی شہادت کے ذریعہ اٹھے منافقین کو مومن مسلمانوں کو صراط مستقیم پر اور بیدینوں کو
دین دار بنانا ہے۔ فرزند رسولؐ اپنی مہم میں کامیاب ہوئے قلعۂ منافقت منہدم ہو گیا۔ خود یزید
نے اشک ندامت برسائے اور خود اسکے بیٹے معاویہ دوم نے منبر پر سے حق کا اعلان کیا۔ اور
اس خلافت پر تھوک کر دی جو سیرت شیخین پر قائم کی گئی تھی جس کا سلسلہ ہمارے یزید تک
نانا نے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو پہونچے انہوں نے اپنے دشمنوں اور قاتلوں کے ساتھ بھی اچھا برتاؤ کیا
جنگ صفین میں معاویہ نے حضرت علیؑ کے لشکر پر پانی بند کیا۔ لیکن حضرت علی نے گھاٹ پر قبضہ کرکے
معاویہ کی فوج پر پانی بند نہ کیا۔ فوج یزید نے فرزند رسولؐ اور انکے جنرل ساتھیوں کو تین دن کا بھوکا
پیاسا شہید کیا لیکن اس شامی فوج کو جو مدینہ کے قریب پیاسی تھی پانی کی مشکیں دینے والی تھی علی ابن حسینؑ
نے پانی اور رسد پہونچائی۔ اعلیٰ تربیت کردار۔ انسداد فساد اور قیام امن کی اس عظیم تعلیم کو منافق
مسلمانوں نے اسلام میں داخل ہو کر بالکل مسخ کر دیا۔

اگر حسین ابن علی بیعت کر لیتے تو کیا ہوتا

یزید کا یہ کہنا کہ اسلام حضرت محمد کا ڈھونگ تھا۔
بالکل سچ ہو کر رہتا۔ حضرت علیؑ پر تبرہ ہو رہا تھا اور سب لوگ ٹھنڈے دل سے سن بھی رہے تھے

یزیدی فی دہ چار پشتوں کے بعد جب اولاد اصحاب انصار رسول کا بھی خاتمہ ہو جاتا تو سب تحریر میں حضرت علی کیساتھ
حضرت محمد بھی شریک کرلئے جاتے۔ نہ شیعہ ہوتے اور نہ سنی۔ یزیدی مذہب ہوتا اور اسکے دو فرقے ہوتے
ایک یزید کو معبود اور دوسرا اسے نبی مانتا۔ ائمہ سب طاق نسیاں پر ہوتے اور انکی جگہ پر مہیات اور گر
بنجاتے۔ اور قرآن کی جگہ انجیل و دوسرے آسمانی صحیفے عام طور سے سمجھے جاتے۔ انھیں کے
حافظ اور مفسر ہوتے۔ آج تیرہ سو پندرہ برس بعد باوجود یزید پر لعنت کے قصبہ شیخاں میں تیس
ہزار آدمی یزید بن معاویہ کی پرستش کر رہے ہیں۔ حسین ابن علی کی بیعت کے بعد تو سب یزیدی ہی
ہوتے۔ بیشک حضرت حسین ابن علی نے انسانیت پر بالعموم اور مسلمانوں کے بہتر فرقوں پر بالخصوص
بڑا احسان کیا۔ پس ناجی وہ مبارک بندے جو فرزند رسول کو اپنا رہبر بنائے ہوئے ہو

امن عالم

اگر خلافت کے معنی ملک گیری اور بادشاہت کے تھے تو
خلافت شیخین کامیاب ہوئی۔ اگر خلافت کے معنی تبلیغ اسلام میں رسول کا ہاتھ بٹانے کے تھے تو
حضرت علی نے دعوت ذوالعشیرہ کے موقع پر جو وعدہ کیا تھا اسے پورا کیا اور اسکی تصدیق میں حضرت
عمر فرماتے ہیں کہ اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا۔ اگر جانشینئ رسول کے معنی اذکیا کو قتل کرنا اور
اسلام کو رسول کا ڈھونگ سمجھنا تھا تو بیشک یزید کامیاب ہو گیا۔ اور اگر نیابت رسول اور امامت کے
معنی گمراہوں کو صراط مستقیم پر لگانا تھے تو فی الحقیقت حضرت حسین ابن علی کامیاب ہوئے اور اسکی پہلی
تصدیق حضرت حر نے اپنی شہادت سے پیش کی اور خود یزید کے بیٹے نے بھرے دربار میں منبر یزید
پر سے اعلان حق کیا۔ دنیا والو! اولاد رسول کے سروں کو تاج شاہی سے خالی دیکھ کر انکو
ناکام نہ کہو ان کا فریضہ ہدایت خلق تھا کسی تخت شاہی پر بیٹھ کر جلوہ نمائی نہ تھی۔ انھوں نے اپنے
غرض خلقت کو بہادری سے پورا کیا۔ اسی لئے انکے سروں پر شہادت کے تاج ہیں۔ حضرت محمد دنیا میں
امن و شانتی اور معاشرتی نظام انھیں اصول پر قائم کرنا چاہتے تھے جن کے اساس پر [illegible]
قائم ہوئی تھی آنحضرت کی محنت کو بنی امیہ کی اقتدار پسندی کی سیاست نے تباہ و برباد کیا اور ایک

لیگ آف نیشنس کی قیام امن کی کوششوں کو ہٹلر اور مسولینی وغیرہ کی اقتدار پسندی نے تباہ کرکے دوسری ہولناک جنگ کے شعلے بھڑکا دیئے۔ اگر آنحضرت کے اصول برائے قیام امن کارآمد نہیں تھے تو پھر انھیں اصولوں پر آج حفاظتی کونسل کیوں قائم کی گئی ہے۔ بے شک یہ بھی بس اسی وقت تک عمدہ برآ رہے گی جب تک کہ دنیا کی لیڈری کا جنون جوش میں نہیں آتا ہے۔ اب اگر آپ دنیا کو تیسری ہولناک جنگ سے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں تو حسینؑ ابن علیؑ کی طرح دنیا کی لیڈری کے مجنونوں کی بیعت کسی قیمت پر نہ کریں۔ دنیا یقیناً اب بھی کربلا ہے اس وقت اسلحہ کی جنگ سے زیادہ مہلک اقتصادی جنگ کے شعلے بھڑکے ہوئے ہیں ان سب فسادات کے انسداد کی بس ایک ہی صورت ہے جسے ذبح ہوتے وقت حسینؑ ابن علیؑ نے سمجھے کہا تھا یعنی جس وقت دنیا کی ہر فرد میں یہ احساس پیدا ہو جائے گا کہ میرے ہاتھ یا زبان سے کسی کو نقصان نہ پہنچے تو اسی وقت بین الاقوامیت کا خواب شرمندۂ تعبیر ہوگا۔ یقیناً حضرت حسینؑ ابن علیؑ کے نقش قدم پر چل کر اس بلند اور اعلیٰ کردار کی تربیت ممکن ہو سکتی ہے جسے اہنسا کہا جاتا ہے۔ یہی کمال انسانیت ہے۔ تکمیل انسانیت کے بعد ایمان کی منزلیں اور مدارج شروع ہوتے ہیں جس کی راہ میں منارۂ ہدایت واقعات کربلا ہیں۔ **بے شک حسینؑ کی محبت سے ایمان پختہ ہوتا ہے جسکی ظاہری علامت گریہ و بکا ہے۔"**

آسان ہندی کو ہزاروں اردو داں حضرات از خود بغیر کسی پنڈت کی مدد کے ایک گھنٹہ روز پڑھ لکھ کر صرف دس ہی دن میں ہندی داں ہوگئے آپ بھی فائدہ اٹھائیں۔ قیمت صرف دو آنے ۲/
ملنے کا پتہ ...... سید علی اکبر شمیم۔ کنکر کنواں لکھنؤ

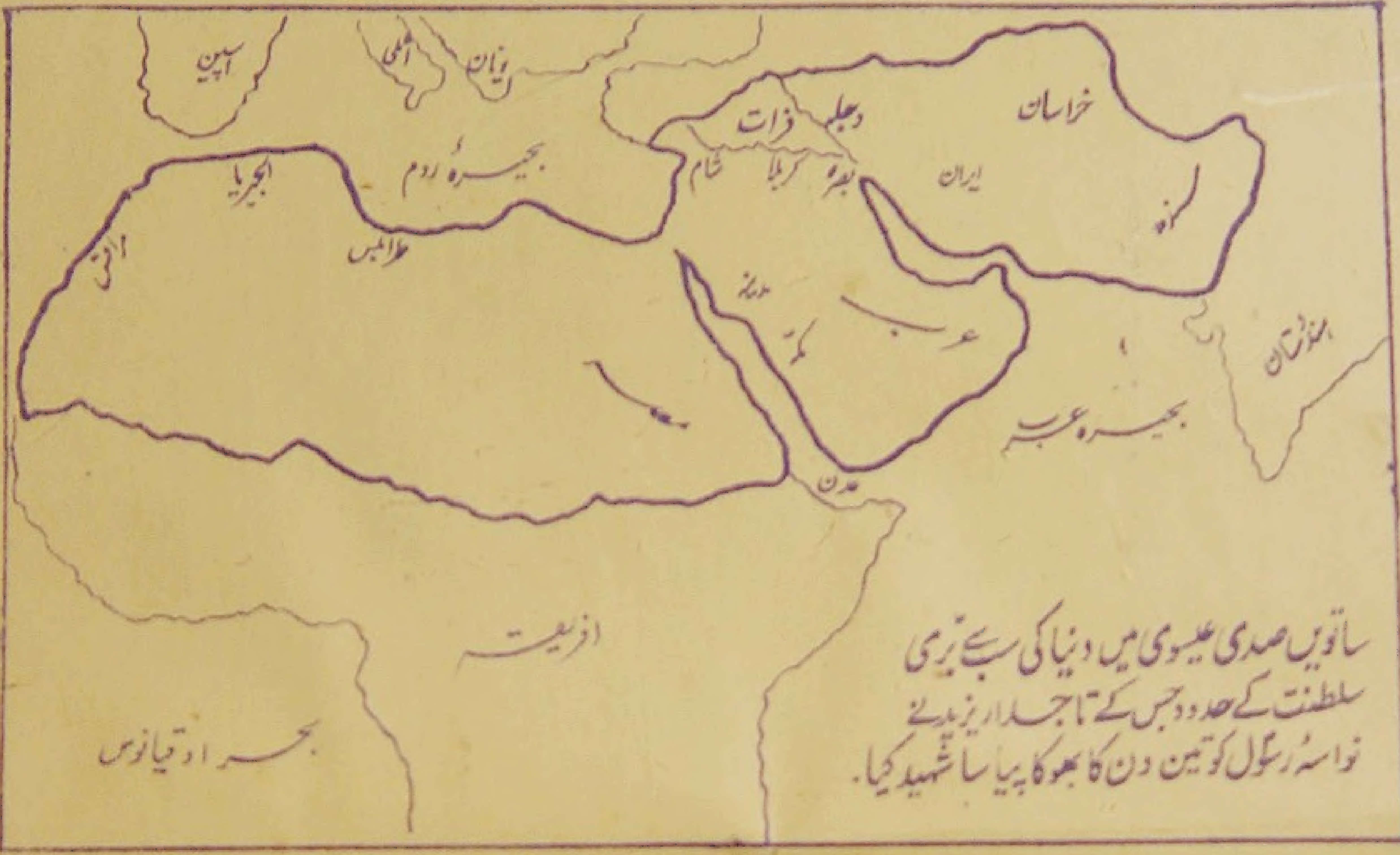

ساتویں صدی عیسوی میں دنیا کی سب سے بڑی
سلطنت کے حدود جس کے تاجدار یزید نے
نواسۂ رسولؐ کو تین دن کا بھوکا پیاسا شہید کیا۔